16

حضرت موسیٰ علیہ السلام
حضرت ہارون علیہ السلام

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاؑ

جلد۔۱۶

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراھیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ اجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَ اخۡفِضۡ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَۃِ وَ قُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡہُمَا
کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاؑء"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکرّیا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسٰے اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہو نگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ۙ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰۗىِٕثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ۙ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ۧ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰي مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ۚ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ۙ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۡ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ۙ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰي رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰي لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ۚۖ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰي فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ڰ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ۚۖ
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰي رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ڮ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کردیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کردیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کردیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کردیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے حالات

مورّخوں کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ موسیٰؑ عمران کے فرزند وہ یصہر کے بیٹے وہ فاہت کے وہ لاوی بن یعقوبؑ کے بیٹے تھے۔ منقول ہے کہ حضرت یوسفؑ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے اہلبیت آل یعقوبؑ اور شیعوں کو جمع کیا وہ اُس وقت اسی (۸۰) اشخاص تھے۔ یوسفؑ نے خدا کی حمد وثنا کی پھر اُن کو اُن سختیوں کی خبر دی جو پہنچے والی تھی کہ مرد مار ڈالے جائیں گے اور حاملہ عورتوں کے شکم کو چاک کر کے بچے ذبح کئے جائیں گے اور فرمایا کہ قبطی تم پر غالب ہوں گے اور تم کو سخت تکلیفیں پہنچائیں گے تم کو اُن سے نجات ایک مرد کے ذریعہ سے ہو گی جو فرزندان لاوی پسر یعقوبؑ میں سے ہو گا اور اُس کا نام موسیٰؑ پسر عمران ہو گا۔ پھر اُن کے صفات اُن سے بیان کئے کہ وُہ ایک گندمی رنگ بلند قامت انسان ہوں گے۔ اُس وقت سے بنی اسرائیل اپنے بعض فرزند کا نام عمران اور عمران اپنے فرزند کا نام موسیٰؑ رکھتے تھے کہ شاید وہی موسیٰؑ ہو جس کی خبر یوسفؑ نے دی ہے۔ روایت کے مطابق موسیٰؑ نے خروج نہیں کیا یہاں تک کہ اُن سے پہلے چالیس کذّاب بنی اسرائیل میں ہوئے اور ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ میں وہی موسیٰؑ بن عمران ہُوں جس کی یوسفؑ نے خبر دی ہے۔ بنی اسرائیل اس وصیّت پر متمسک ہوئے۔ اس کے بعد مصیبتیں ان پر ظاہر ہوئیں اور ان میں سے انبیاء اور اوصیاء غائب ہو گئے اور چار سو سال تک وہ لوگ قائم کے قیام کا انتظار کرتے رہے۔ فرعون کو بھی یہ خبر پہنچی کہ بنی اسرائیل ایک ایسے شخص کا چرچا کرتے ہیں جس کے ذریعہ سے تیرے ملک کی بربادی ہو گی اور وُہ اُس کی تلاش میں ہیں۔ فرعون کے کاہنوں اور ساحروں نے کہا کہ تیرے دین اور قوم کی ہلاکت اُس لڑکے کے ہاتھ

ترجمہ، اور ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب بخشے۔ (اور) سب کو ہدایت دی۔ اور پہلے نوح کو بھی ہدایت دی تھی اور ان کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی۔ اور ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں (۸۴) سورۃ الأنعام

سے ہو گی جو امسال بنی اسرائیل میں پیدا ہو گا۔ یہ سُن کر فرعون نے بنی اسرائیل کی عورتوں پر قابلہ عورتوں کو مقرر تھی اور حاملہ عورتوں کے شکم کو چاک کرکے بچوں کو نکالتا اور مار ڈالتا۔ یہاں تک کہ موسیٰؑ کی تلاش میں بیس ہزار سے زیادہ بنی اسرائیل کے بچوں کو مار ڈالا۔ جب بنی اسرائیل نے دیکھا کہ لڑکے مار ڈالے جاتے ہیں اور لڑکیاں زندہ چھوڑ دی جاتی ہیں تو کہا ہم سب ہلاک ہو جائیں گے اور ہماری نسل منقطع ہو جائے گی۔ لہٰذا عورتوں سے مقاربت نہ کرنا چاہیئے۔ عمران پدر موسیٰؑ نے اُن سے کہا بلکہ اپنی عورتوں سے مقاربت ضرور کرو کیونکہ خدا کا حکم ظاہر ہو گا اور وہ فرزند موعود ضرور پیدا ہو گا۔ ہر چند مشرکین نہ چاہیں پھر کہا جو چاہے عورتوں سے اپنے اوپر جماع حرام کرے۔ لیکن میں تو حرام نہیں کروں گا اور جو چاہے ترک کر دے میں تو ترک نہ کروں گا اور موسیٰؑ کی ماں سے جماع کیا اور وہ حاملہ ہُوئیں۔ تو اُن پر بھی قابلہ موکل کی گئ کہ اُن کی نگہبانی کرے۔ جب مادر موسیٰؑ اُٹھتی تھیں وہ بھی اُٹھتی تھی اور جب وہ بیٹھتی تھیں وہ بھی بیٹھتی تھی اور جب وُہ موسیٰؑ سے حاملہ ہوئیں اُن کی محبّت دلوں میں پیدا ہو گئ اور اسی طرح تمام حجتہائے خدا خلق پر ہوتے ہیں۔ قابلہ نے کہا کہ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح زرد ہوتی جاتی اور پگھلی جاتی ہو کہا مجھ کو اس حال پر ملامت نہ کرو کیونکہ ایسا نہ ہو حالانکہ جب میرا فرزند پیدا ہو گا وہ بھی مار ڈالا جائے گا۔ قابلہ نے کہا غمگیں نہ ہو کہ میں تمہارے فرزند کو اُن سے پوشیدہ رکھوں گی۔ مادر موسیٰؑ کو یقین نہ آیا۔ جب موسیٰؑ پیدا ہوئے آپ کی ماں بیچین ہونے لگیں اور خوف ہوا کہ فرعون کے چوبدار گھر میں آکر موسیٰؑ کو دیکھیں گے۔ قابلہ نے کہا میں نے تم سے نہیں کہا ہے کہ تمہارے فرزند کو چُھپا لوں گی۔ پھر اُس نے موسیٰؑ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر تہہ خانے میں چھپا دیا اور دوسری روایت کے مطابق ایک تنور میں جو گرم تھا ڈال دیا اور فرعون کے پاسبانوں کے

ترجمہ، اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے جاؤ۔ اور ان کو خدا کے دن یاد دلاؤ اس میں ان لوگوں کے لیے جو صابر و شاکر ہیں (قدرت خدا کی) نشانیاں ہیں ﴿۵﴾ سورۃ ابراھیم

پاس آئی۔ جو دروازہ پر جمع تھے اور کہا جاؤ کہ اُس کے شکم سے ایک ٹکڑا خون کا پیدا ہُوا اُس کے پیٹ میں لڑکا نہ تھا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد تنور کے پاس گیئں تو دیکھا کہ موسیٰؑ آگ سے کھیل رہے ہیں۔ پھر مادر موسیٰؑ نے اُن کو دُودھ پلایا لیکن خائف تھیں کہ ایسا نہ ہو کہ موسیٰؑ کی آواز بلند ہو اور فرعون کی قوم آگاہ ہو جائے۔ حق تعالیٰ نے اُن کو وحی کی کہ ایک صندوق بنائیں، دوسری روایت کے مطابق موسیٰؑ نے اُسی وقت گفتگو کی اور اپنی ماں سے بولے کہ مجھے ایک ضدوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دو۔ آپ کی ماں یہ عجیب حال دیکھ کر ڈریں اور کہا اے فرزند ڈرتی ہوں کہ تو غرق نہ ہو جائے۔ موسیٰؑ نے کہا خوف نہ کرو خداوند عالم مجھ کو تمہارے پاس جلد پہنچا دے گا۔ اُن کی ماں اس معاملہ میں متعجّب اور حیران تھیں یہاں تک کہ موسیٰؑ نے دوبارہ پھر کہا کہ مجھ کو ایک ضدوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دو۔ تب آپ کی ماں نے آپ کو اُس میں رکھ کر بند کر دیا اور رات کو دریائے نیل میں لے جا کر ڈال دیا۔ جب صندوق کو پانی میں ڈالا وُہ اُن کی طرف واپس آگیا۔ ہر چند ہاتھ سے اُس کو دھکیلتی اور دُور کرتی تھیں وُہ صندوق واپس آجاتا تھا۔ یہاں تک کہ روانی آب میں وُہ صندوق پہنچ گیا اور ہوا اُس کو لے چلی۔ یہ دیکھ کر وُہ بیتاب ہوئیں اور چاہا کہ فریاد کریں۔ حق تعالیٰ نے اُن کو صبر عطا کیا اور وُہ خاموش ہو گیئں۔ موسیٰؑ ایک مدّت تک ضدوق میں رہے اور نہ کچھ کھایا اور نہ کچھ پیا، یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے اُن کو کنارہ پر پہنچا دیا۔ اُدھر آسیہ زن فرعون نے جو تمام بنی اسرائیل کی عورتوں میں نیک تھیں۔ فرعون سے کہا کہ بہار کا زمانہ ہے مجھ کو باہر لے

ترجمہ، اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا نے جو تم پر مہربانیاں کی ہیں ان کو یاد کرو جب کہ تم کو فرعون کی قوم (کے ہاتھ) سے مخلصی دی وہ لوگ تمہیں بُرے عذاب دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور عورت ذات یعنی تمہاری لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی (سخت) آزمائش تھی ﴿۶﴾ اور جب تمہارے پروردگار نے (تم کو) آگاہ کیا کہ اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو (یاد رکھو کہ) میرا عذاب بھی سخت ہے ﴿۷﴾ اور موسیٰ نے (صاف صاف) کہہ دیا کہ اگر تم اور جتنے اور لوگ زمین میں ہیں سب کے سب ناشکری کرو تو خدا بھی بے نیاز (اور) قابل تعریف ہے ﴿۸﴾ سورۃ ابراھیم

چلو اور حکم دو کہ میرے لئے رود نیل کے کنارے ایک خیمہ نصب کریں تاکہ میں ان ایّام میں بہار کی سیر کروں۔ اُس نے حکم دیا اور ایک خیمہ اُن کے لئے رود نیل کے کنارے نصب ہوا۔ ایک روز وُہ اُس خیمہ میں بیٹھی تھیں ناگاہ دیکھا کہ ایک صندوق اُن کی طرف بہتا ہُوا آرہا ہے اپنی کنیزوں سے کہا کیا تم لوگ نہیں دیکھتی ہو جو میں پانی میں دیکھ رہی ہوں۔ سب نے کہا ہاں خدا کی قسم اے ہماری خاتوں اور سردار ہم ایک چیز دیکھ رہے ہیں۔ جب صندوق اُن کے پاس پہنچا وہ جلدی سے اُٹھیں اور پانی کے کنارے پہنچیں اور اُس کی طرف ہاتھ بڑھایا پھر اُس کے اور قریب ہوگئیں یہاں تک کہ پانی میں پہنچ گئیں اور بے قابو ہوگئیں تو فریاد کی اُن کی کنیزیں دوڑیں اور جس طرح ممکن ہوا اُن کو پانی سے نکالا اور کنارہ پر پہنچایا پھر اُس صندوق کو کھولا۔ اس میں ایک نہایت حسین و جمیل بچہ تھا۔ اس کو دیکھتے ہی بے اختیار ہوگئیں اور اُس کی محبت اُن کے دل میں جاگزیں ہوگئی۔ بچے کو گود میں لیا اور کہا میں اس کو اپنا لڑکا بناؤں گی۔ اُن کی کنیزوں نے کہا ہاں خدا کی قسم اے خاتوں آپ کے کوئی فرزند نہیں ہے اور نہ بادشاہ کے کوئی لڑکا ہے۔ اس خوش جمال فرزند کو اپنی فرزندی میں لے لیجئے۔ یہ سُن کر آسیہ اُٹھیں اور فرعون کے پاس جاکر بولیں۔ میں نے ایک لڑکا نہایت پاکیزہ اور خوش اندام پایا ہے۔ چاہتی ہوں کہ اس کو فرزندی میں لے لوں جو میری اور تمہاری آنکھوں کی روشنی کا سبب ہو۔ اُس کو قتل نہ کرنا۔ اُس نے پوچھا کہاں سے ملا۔ کہا یہ تو نہیں معلوم کہ کس کا لڑکا ہے۔ دریا میں بہتا ہُوا جارہا تھا وہیں سے نکالا ہے۔ پھر اس قدر اصرار والتماس کیا کہ فرعون راضی ہوگیا۔

ترجمہ، جب ہم نے تمہاری والدہ کو الہام کیا تھا جو تمہیں بتایا جاتا ہے ﴿۳۸﴾ (وہ یہ تھا) کہ اسے (یعنی موسیٰ کو) صندوق میں رکھو پھر اس (صندوق) کو دریا میں ڈال دو تو دریا اسے کنارے پر ڈال دے گا (اور) میرا اور اس کا دشمن اسے اٹھالے گا۔ اور (موسیٰ) میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی ہے (اس لئے کہ تم پر مہربانی کی جائے) اور اس لئے کہ تم میرے سامنے پرورش پاؤ ﴿۳۹﴾

سورة طه

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی فرعون کے گھر میں پرورش:

جب لوگوں نے سُنا کہ فرعون نے ایک لڑکے کو فرزندی میں لیا ہے۔ امراؤارا کین نے اپنی عورتوں کو بھیجا کہ موسیٰؑ کو دُودھ پلائیں اور پرورش کریں موسیٰؑ نے کسی کا دودھ منہ نہ لگایا تو زوجۂ فرعون نے کہا کہ ایک دایہ میرے بچے کے لئے تلاش کرو۔ کسی کو حقیر نہ سمجھو بلکہ جو ملے اُس کو لاؤ۔ جو عورت آتی تھی موسیٰؑ اُس کا دودھ قبول نہ کرتے تھے۔ موسیٰؑ کی ماں نے بھی سُنا۔ بیٹی سے کہا کہ جاؤ اور تحقیق کرو شاید موسیٰؑ کا پتہ چلے۔ موسیٰؑ کی بہن فرعون کے دروازے تک آئیں اور کہا میں نے سُنا ہے کہ تمہارے فرزند کو دُودھ پلائے گی اور اس کی اچھی طرح حفاظت اور پرورش کرے گی۔ یہ سُن کر زن فرعون کو لوگوں نے اطلاع دی کہا اُس کو حاضر کرو۔ موسیٰؑ کی بہن آسیہ کے پاس آئیں۔ پُوچھا کس گروہ کی لڑکی ہے۔ کہا بنی اسرائیل کی جماعت سے ہوں کہا لڑکی تو چلی جا مجھے تجھ سے کوئی کام نہیں ہے۔ عورتوں نے اُس سے کہا بی بی خدا آپ کو عافیت دے اُس کو بلا کر دیکھئے تو کہ بچّہ اس کی پستان قبول کرتا ہے یا نہیں۔ آسیہ نے کہا اگر بچّہ قبول کرلے گا تو کیا فرعون بھی راضی ہو جائے گا کہ لڑکا بنی اسرائیل کا اور دایہ بھی بنی اسرائیل کی ہو۔ وُہ ہرگز راضی نہ ہوگا۔ عورتوں نے کہا کیا حرج ہے اگر ہم اُس کا امتحان کرلیں کہ آیا اُس کا دُودھ پیتا ہے یا نہیں۔ آسیہ نے کہا اچھا جا اور اُس عورت کو بُلا لا۔ موسیٰؑ کی بہن اپنی ماں کے پاس آئیں اور کہا چلو کہ بادشاہ کی بیوی نے تم کو بُلایا ہے۔ وُہ آسیہ کے پاس آئیں اور جب موسیٰؑ کو گود میں لے کر دُودھ پلایا وُہ خوش ہو کر پینے لگے۔ موسیٰؑ اپنی ماں سے صرف تین روز تک جدا رہے تھے اور پھر خدا نے ان کو ملوا دیا۔ آسیہ یہ دیکھ کر فرعون کے پاس خوش خوش دوڑی گئیں اور کہا اپنے فرزند کے لئے

ترجمہ، جب تمہاری بہن (فرعون کے ہاں) گئی اور کہنے لگی کہ میں تمہیں ایسا شخص بتاؤں جو اس کو پالے۔ تو (اس طریق سے) ہم نے تم کو تمہاری ماں کے پاس پہنچادیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رنج نہ کریں۔ سورۃ طٰہٰ

مجھے دایہ مل گئی بچّہ دودھ اُس کا پینے لگا اس نے پُوچھا دایہ کس جماعت کی ہے۔ کہا بنی اسرائیل کی۔ فرعون نے کہا یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ بچّہ بھی بنی اسرائیل کا اور دایہ بھی۔ آسیہ نے کہا اس بچّہ سے تم کو کیا خوف ہے۔ اس لئے کہ یہ تو اب تمہارا پسر ہے تمہاری گود میں بڑا ہوگا اور اسی طرح کی بہت سے وجوہ بیان کئے اور کوشش کر کے فرعون کو اُس کی رائے سے پھیر دیا اور راضی کر لیا۔ غرض موسیٰؑ کی آل فرعون میں نشو ونما ہوئی اُن کی ماں بہن اور قابلہ نے اُن کے معاملہ کو پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ اُن کی ماں اور قابلہ کی وفات ہو گئی۔ بنی اسرائیل کو موسیٰؑ کی خبر نہ تھی وُہ لوگ اُن کی تلاش میں تھے اور لوگوں سے پوچھتے تھے اور حقیقت حال اُن سے پوشیدہ تھی جب فرعون کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ اُس فرزند کی تلاش و جستجو میں ہیں تو اُن پر تکلیفیں اور سختیاں زیادہ کر دیں۔ فرعون جب کسی کو سزا دینے کا اردہ کرتا حکم دیتا تو اُس کو منھ کے بل زمین پر یا تختہ پر لٹاتے اور اُس کے چاروں ہاتھ پیروں پر میخ ٹھونک کر اسی حال میں اُس کو چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ وہ مر جاتا تھا اسی لئے اُس کو ذی الاوتاد یعنی میخوں والا کہتے تھے۔ اور کبھی نبی اسرائیل لکڑی اور پتھر کے بار رکھتا، یا پھر اُن کے درمیان جُدائی ڈلوادی اور فرزندان بنی اسرائیل جو پیدا ہوتا تو فرعون ان کو مار ڈالتا تھا لیکن موسیٰؑ کی تربیت کر رہا تھا اور ان کو عزیز رکھتا تھا اور نہیں جانتا تھا کہ اُس پر اُن ہی کے ہاتھ ہے بلا آئے گی۔ ایک روز وہ فرعون کے پاس تھے کہ فرعون کو چھینک آئی۔ موسیٰؑ نے کہا الحمد اللہ ربّ العالمین۔ فرعون نے اس کلام کو اُن پر رو کیا اور اُن کے مُنہ پر طمانچہ مارا اور کہا یہ کیا ہے جو تو کہتا ہے۔ موسیٰؑ کود کر اُس کی داڑھی سے لپٹ گئے اور چند بال توڑ ڈالے۔ فرعون کی داڑھی لمبی تھی۔ یہ دیکھ کر فرعون نے اُن کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ آسیہ نے کہا کمسن بچہ ہے کیا

ترجمہ، ہم تمہیں موسیٰ اور فرعون کے کچھ حالات مومن لوگوں کو سنانے کے لئے صحیح صحیح سناتے ہیں ﴿۳﴾ کہ فرعون نے ملک میں سر اُٹھا رکھا تھا اور وہاں کے باشندوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اُن میں سے ایک گروہ کو (یہاں تک) کمزور کر دیا تھا کہ اُن کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا اور اُن کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا۔ بیشک وہ مفسدوں میں تھا ﴿۴﴾ اور ہم چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور کر دیئے گئے ہیں اُن پر احسان کریں اور اُن کو پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک کا) وارث کریں ﴿۵﴾ سورۃ القصص

جانے کہ کیا کہتا ہے اور کیا کرتا ہے۔ اُس نے کہا نہیں بلکہ دانستہ کہتا اور کرتا ہے۔ آسیہ نے کہا امتحان کرلو۔ ایک طبق میں خرمے اور ایک طبق میں آگ بھر کر اس کے سامنے رکھوا گر آگ اور خرمے میں تمیز کرلے تو تمہارا خیال درست ہے۔ جب اُن کے پاس دونوں چیزیں لائی گئیں موسیٰؑ نے چاہا کہ خرما کی جانب ہاتھ بڑھائیں۔ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور اُن کا ہاتھ آگ کی جانب کردیا۔ وُہ ایک انگارہ اُٹھا کر منہ میں لے گئے اور اُن کی زبان جل گئی۔ وُہ چلا اُٹھے اور رونے لگے۔ اُس وقت آسیہ نے فرعون سے کہا کہ میں نہ کہتی تھی کہ وُہ نادان ہے۔ یہ دیکھ کر فرعون نے معاف کیا۔ موسیٰؑ نہایت حرمت و عزّت کے ساتھ فرعون کے پاس رہے یہاں تک کہ بڑے ہو کر مردوں کی حد میں پہنچے۔ وہ فرعون سے توحید کے بارے میں جو کچھ گفتگو کرتے تھے فرعون اُس سے انکار کرتا تھا یہاں تک کہ اُن کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔

ترجمہ، اور ملک میں ان کو قدرت دیں اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر کو وہ چیزیں دکھادیں جس سے وہ ڈرتے تھے ﴿۶﴾ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلاؤ جب تم کو اس کے بارے میں کچھ خوف پیدا ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا اور نہ تو خوف کرنا اور نہ رنج کرنا۔ ہم اس کو تمہارے پاس واپس پہنچادیں گے اور (پھر) اُسے پیغمبر بنادیں گے ﴿۷﴾ تو فرعون کے لوگوں نے اس کو اُٹھا لیا اس لئے کہ (نتیجہ یہ ہونا تھا کہ) وہ اُن کا دشمن اور (ان کے لئے موجب) غم ہو۔ بیشک فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر چوک گئے ﴿۸﴾ اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ (یہ) میری اور تمہاری (دونوں کی) آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کو قتل نہ کرنا۔ شاید یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اُسے بیٹا بنالیں اور وہ انجام سے بے خبر تھے ﴿۹﴾ اور موسیٰ کی ماں کا دل بے صبر ہو گیا اگر ہم اُن کے دل مضبوط نہ کردیتے تو قریب تھا کہ وہ اس (قصّے) کو ظاہر کردیں۔ غرض یہ تھی کہ وہ مومنوں میں رہیں ﴿۱۰﴾ اور اس کی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے چلی جا تو وہ اُسے دور سے دیکھتی رہی اور ان (لوگوں) کو کچھ خبر نہ تھی ﴿۱۱﴾ اور ہم نے پہلے ہی سے اس پر (دائیوں) کے دودھ حرام کردیئے تھے۔ تو موسیٰ کی بہن نے کہا کہ میں تمہیں ایسے گھر والے بتاؤں کہ تمہارے لئے اس (بچے) کو پالیں اور اس کی خیر خواہی (سے پرورش) کریں ﴿۱۲﴾ تو ہم نے (اس طریق سے) اُن کو ان کی ماں کے پاس واپس پہنچادیا تاکہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائیں اور معلوم کریں کہ خدا کا وعدہ سچا ہے لیکن یہ اکثر نہیں جانتے ﴿۱۳﴾ سورۃ القصص

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی جوانی کے حالات:

غرضکہ ایک بار بنی اسرائیل چاندنی رات میں نکلے اور اپنے ایک بوڑھے عالم کو تلاش کا جس کی باتوں سے وہ مطمئن ہوتے تھے اور اُس کی خبروں سے راحت پاتے تھے وہ اُن سے پوشیدہ ہو گیا تھا تو اُس کے پاس مراسلے روانہ کئے کہ ہم نے ان تکلیفوں سے تمہاری باتوں کے سبب سے راحت پائی تو اُس نے اُن لوگوں سے کسی صحرا میں ملنے کا وعدہ کیا۔ وہ لوگ وہاں گئے اور اُس سے ملے اور اُس سے کہا کہ ان شدتوں اور بلاؤں میں ہم کو جو کچھ ملا وُہ صرف خبریں اور وعدے تھے کب تک اور کس حد تک ہم اس بلا میں گرفتار رہیں گے اُس نے کہا خدا کی قسم اُس وقت تک اس بلا میں مبتلا رہو گے جب تک کہ خدا فرزندان لاوی بن یعقوبؑ میں سے ایک فرزند کو نہ بھیجے جس کا نام موسیٰؑ بن عمران ہو گا وہ بلند قامت اور پیچیدہ بال والے ہوں گے پھر اُس نے حدیث قائم اُن سے بیان کی اور اُن کے صفات بتلائے اور اُن لوگوں کو خوشخبری دی کہ اُس کا خروج نزدیک ہے اور مُلاقات شب ماہ میں ہو گی۔ اسی گفتگو میں مشغول تھے کہ اسی اثناء میں موسیٰؑ ایک اونٹ پر سوار مثل آفتاب کے اُن کے پاس آ کر کھڑے ہوئے۔ اُس وقت آنحضرت کی جوانی کا آغاز تھا اور فرعون کے گھر سے سیر و تفریح کے بہانہ سے نکلے تھے اور اپنے لشکر اور غلاموں سے علیٰحدہ ہو کر تنہا اُن کے پاس آئے تھے وُہ ایک خچر پر سوار تھے اور ریشمی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اُس مرد پیر نے آنحضرت کو دیکھا اور ان میں وہ علامتیں مشاہدہ کیں جن کو سُنا اور کتابوں میں دیکھا تھا۔ اُن حضرت کو پہچانا اور اُن سے پُوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے۔ خدا تم پر رحم کرے۔ فرمایا موسیٰؑ پوچھا کس کے بیٹے ہو، کہا عمران کے۔ یہ سُن کر وُہ مرد پیر جست کر کے اُٹھا اور حضرت کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور آپ کے قدموں پر گر پڑا اور بوسہ دیا اور کہا اُس خدا کی حمد کرتا ہوں جس نے مجھ کو موت نہیں دی اور آپ کی زیادت کرا دی۔ بنی اسرائیل نے اُن کے

ترجمہ، اور جب موسیٰ جوانی کو پہنچے اور بھرپور (جوان) ہو گئے تو ہم نے اُن کو حکمت اور علم عنایت کیا۔ اور ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (۱۴) سورۃ القصص

چاروں طرف ہجوم کیااور سمجھے گئے کہ ان کے قائم موعود وہی ہیں تو سب زمین پر گر پڑے اور سجدہ شکر الٰہی بجالائے اور اُن کے پیروں کو بوسہ دیا۔ موسیٰؑ نے اُن لوگوں کو پہچانااور اُن لوگوں نے موسیٰؑ کو پہچانا۔ حضرت نے اُن لوگوں کو اپنا شیعہ بنایااور ان سے صرف اتنی بات کی کہ میں امیدوار ہوں کہ خدا تمہاری آسائش کا سامان جلد کرے گااور ان کی نگاہوں سے غائب ہوگئے۔ تو موسیٰؑ فرعون کے پاس سے چلے گئے اور پھر ایک مدّت کے بعد ایک روز موسیٰؑ روانہ ہُوئے اور فرعون کے ایک شہر سے گذر ہوا جس وقت کہ اس شہر کے رہنے والے نماز شام اور نماز شب کے وقت سے غافل تھے۔ ناگاہ دیکھا کہ اُن کے ایک شیعہ اور ایک قبطی میں جنگ ہو رہی ہے جو آل فرعون میں سے ہے۔ آپ کے شیعہ نے استغاثہ کیااور اُس قبطی سے جنگ کے لئے جو موسیٰؑ کا دشمن تھاامداد طلب کی۔ موسیٰؑ نے اُس قبطی کے سینہ پر ایک ہاتھ مارا تاکہ اُس کو دُور کریں، قبطی گر پڑااور مر گیا۔ موسیٰؑ نے کہا کہ یہ شیطانی فعل تھااور ان دونوں کی جنگ شیطان کا کام تھا نہ کہ موسیٰؑ کااس لئے کہ شیطان گمراہ کرنے والااور دشمنی ظاہر کرنیوالا دشمن ہے۔ پھر فرمایا کہ ظلم وضع شے ہے اپنے غیر مقام میں یعنی اپنے نفس کو اُس مقام سے میں نے ہٹا کر قائم کیا کہ اس شہر میں داخل ہُوا لہٰذا مجھے میرے دشمنوں سے پوشیدہ رکھ کہ وُہ مجھ پر قابو نہ پائیں تو خدا نے ان کو پوشیدہ رکھااور وہ یقیناً چھپانے والااور رحیم ہے۔ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کو جسم میں کشادگی اور عظیم ہیبت اور قوت عطا کی تھی۔ موسیٰؑ نے کہا خداوندا تو نے جو قوت مجھ کو عطا فرمائی جس سے میں نے ایک ہاتھ میں اُس شخص کو مار ڈالا تو میں کافرو مجرموں کا اُس کے ذریعہ سے معین و مددگار نہ ہوں گا۔ بلکہ ہمیشہ اُس قوت سے تیری رضا کے لئے تیرے دشمنوں سے جہاد کروں گا تاکہ تو مجھ سے راضی ہو۔ لوگوں نے آپس میں اس بات کا تذکرہ کیااور یہ خبر مشہور ہوگئی کہ موسیٰؑ نے فرعون

ترجمہ، اور تم نے ایک شخص کو مار ڈالا تو ہم نے تم کو غم سے مخلصی دی اور ہم نے تمہاری (کئی بار) آزمائش کی۔ پھر تم کئی سال اہل مدین میں ٹھہرے رہے۔ پھر اے موسیٰ تم (قابلیت رسالت کے اندازے پر آپہنچے (۴۰) سورۃ طٰہ

کے ایک مرد کو مار ڈالا۔ غرضیکہ موسیٰؑ کو اس شہر میں صبح ہوئی اس حال میں کہ خوفزدہ اور ہراساں تھے کہ دشمن اُن کو گرفتار نہ کرلیں۔ ناگاہ اُسی شخص نے جس نے موسیٰؑ سے مدد طلب کی تھی پھر دُوسرے کے بارے میں امداد چاہی۔ موسیٰؑ نے نصیحت کے طور پر اُس سے کہا یقیناً تو گمراہی کا ظاہر کرنے والا ہے کل ایک شخص سے منازعت کی اور آج پھر ایک شخص سے جنگ پر آمادہ ہے۔ میں تیری تادیب کروں گا تاکہ پھر ایسا نہ کرے اور جب اس کی تادیب پر آمادہ ہوئے اور ارادہ کیا کہ ہیبت اور غضب کا اظہار کریں اُس شخص پر جو دونوں کا دشمن تھا۔ اُس نے کہا اے موسیٰؑ تم چاہتے ہو کہ مجھ کو مار ڈالو جس طرح کل ایک شخص کو مار ڈالا تم زمین میں جبار ہونے کا ارادہ رکھتے ہو اور اصلاح کرنے والے نہیں ہونا چاہتے۔ فرعون کا خزانچی بھی موسیٰؑ پر ایمان کو چھپائے ہوئے تھا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ آل فرعون میں سے ایک مومن نے کہا جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا کہ کیا ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار وہ ہے جو تمام عالم کا پالنے والا ہے۔ جب فرعون کو اس کی اطلاع ہوئی کہ موسیٰؑ نے ایک شخص کو مار ڈالا تو موسیٰؑ کی تلاش و فکر میں ہوا کہ اُن کو قتل کرے۔ مومن آل فرعون نے موسیٰؑ کے پاس کہلا بھیجا کہ قوم فرعون کے رؤسا تمہارے مار ڈالنے کا مشورہ کر رہے ہیں لہٰذا یہاں سے باہر چلے جاؤ اور میں تو یقیناً تمہارا خیر خواہ ہوں۔ یہ معلوم کرکے وہ شہر سے باہر چلے گئے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ "خوفزدہ موسیٰؑ اس کے منتظر تھے کہ اب فرعون کے آدمی اُن کی گرفتاری کے لئے اُن کے پاس پہنچے ہیں اور وُہ داہنے اور بائیں دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ پالنے والے مجھے ظالموں سے نجات دے"

ترجمہ، اور وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوئے کہ وہاں کے باشندے بے خبر ہو رہے تھے تو دیکھا کہ وہاں دو شخص لڑ رہے تھے ایک تو موسٰی کی قوم کا ہے اور دوسرا اُن کے دشمنوں میں سے تو جو شخص اُن کی قوم میں سے تھا اس نے دوسرے شخص کے مقابلے میں جو موسٰی کے دشمنوں میں سے تھا مدد طلب کی تو اُنہوں نے اس کو مکا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا کہنے لگے کہ یہ کام تو شیطان سے ہوا بیشک وہ (انسان کا) دشمن اور صریح بہکانے والا ہے ﴿۱۵﴾ بولے کہ اے پروردگار میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تو خدا نے اُن کو بخش دیا۔ بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۶﴾ کہنے لگے کہ اے پروردگار تو نے جو مجھ پر مہربانی فرمائی ہے میں کبھی گنہگاروں کا مددگار نہ بنوں ﴿۱۷﴾ سورۃ القصص

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا مدین شہر کی طرف روانہ ہونا:

ایک شخص شہر کے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور کہا اے موسیٰؑ سرداران آل فرعون آپس میں مشورہ کررہے ہیں کہ تم کو مار ڈالیں لہٰذا شہر سے باہر چلے جاؤ میں تو یقیناً تمہارا خیر خواہ ہوں۔ یہ سُن کر موسیٰؑ شہر مصر سے بغیر کسی پشت پناہ اور سواری اور خادم کے نکلے جنگوں اور بیابانوں کو طے کرتے ہوئے شہر مدین میں پہنچے اور ایک درخت کے نیچے ٹھہرے اور تین روز سے کچھ نہ کھایا تھا۔ وہاں ایک کنواں تھا جس کے گرد آدمیوں کا ایک ہجوم تھا جو پانی کھینچ رہے تھے۔ ناگاہ دیکھا کہ دو لڑکیاں چند گوسفند کو لئے ہوئے آئیں تاکہ اُن کو پانی پلائیں اور دُور کھڑی ہوگئیں۔ موسیٰؑ نے پوچھا تم کس کام کے لئے آئی ہو کہا ہمارے باپ ایک بوڑھے آدمی ہیں اور ہم دو کمزور لڑکیاں ہیں اور مردوں سے مزاحمت کی قوت نہیں رکھتے۔ اسی لئے انتظار کرتے ہیں کہ جب لوگ پانی کھینچنے سے فارغ ہوجائیں اس کے بعد ہم اپنے گوشفندوں کو پانی پلائیں۔ موسیٰؑ کو اُن پر رحم آگیا اُن کی ڈول لے لی اور کہا اپنے گوسفندوں کو قریب لاؤ۔ پھر وہ کنویں کے قریب گئے اور اس شخص سے کہا جو کنویں پر استادہ تھا کہ مجھے اجازت دو کہ میں بھی پانی لے لوں۔ ایک ڈول

ترجمہ، الغرض صبح کے وقت شہر میں ڈرتے ڈرتے داخل ہوئے کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے) تو ناگہاں وہی شخص جس نے کل اُن سے مدد مانگی تھی پھر اُن کو پکار رہا ہے۔ موسیٰ نے اس سے کہا کہ تُو تو صریح گمراہ ہے ﴿۱۸﴾ جب موسیٰ نے ارادہ کیا کہ اس شخص کو جو ان دونوں کا دشمن تھا پکڑ لیں تو وہ (یعنی موسیٰ کی قوم کا آدمی) بول اُٹھا کہ جس طرح تم نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا اسی طرح چاہتے ہو کہ مجھے بھی مار ڈالو۔ تم تو یہی چاہتے ہو کہ ملک میں ظلم و ستم کرتے پھرو اور یہ نہیں چاہتے ہو کہ نیکو کاروں میں ہو ﴿۱۹﴾ اور ایک شخص شہر کی پرلی طرف سے دوڑتا ہوا آیا (اور) بولا کہ موسیٰ (شہر کے) رئیس تمہارے بارے میں صلاحیں کرتے ہیں کہ تم کو مار ڈالیں سو تم یہاں سے نکل جاؤ۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں ﴿۲۰﴾ موسیٰ وہاں سے ڈرتے ڈرتے نکل کھڑے ہوئے کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے) اور دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے۔ ﴿۲۱﴾ اور جب مدین کی طرف رخ کیا تو کہنے لگے اُمید ہے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا رستہ بتائے ﴿۲۲﴾ سورۃ القصص

تمہارے لئے کھینچوں گااور ایک اپنے واسطے۔اُن کے ڈول کو دس آدمی مل کر کھینچتے تھے موسیٰؑ نے تنہا ایک ڈول اُس کے لئے اور ایک ڈول دختران شعیبؑ کے لئے کھینچا اور اُن کے گوسفندوں کو پانی پلایا پھر جا کر سایہ میں بیٹھے اور کہا "رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر "یعنی خداوندا میرے لئے جو نیکی بھی تو بھیجے میں اُس کے لئے محتاج اور فقیر ہوں۔ روایت میں ہے کہ جس وقت آپ نے یہ دُعا کی نصف دانہ خرما کے لئے محتاج تھے اور آپ نے ایک روٹی کے علاوہ سوال نہ کیا کیونکہ اس مدت میں حضرت زمین کی گھاس کھاتے تھے اور اس کی سبزی ان کے شکم کی کھال سے دکھائی دیتی تھی کیونکہ وہ بہت لاغر ہو گئے تھے۔ جب وہ لڑکیاں اپنے باپ شعیبؑ کے پاس پہنچیں تو حضرت نے پوچھا کہ کیا باعث ہوا کہ تم اس قدر جلد واپس آگئیں۔اُن دونوں نے کہا ایک نیک رحیم اور مہربان مرد وہاں تھا جس نے ہمارے لئے پانی کھینچ دیا۔شعیبؑ نے ایک دختر سے کہا کہ جاؤ اور اُس مرد کو ہمارے پاس بُلا لاؤ تاکہ ہم اس کو پانی کھینچنے کی اجرت دیں۔ یہ سُن کر ایک لڑکی نہایت شرم و حیا کے ساتھ موسیٰؑ کے پاس آئی اور کہا میرے پدر بزرگوار آپ کو بُلاتے ہیں تاکہ پانی کھینچنے کا عوض آپ کو دیں۔ موسیٰؑ اُٹھے اور اس لڑکی کے ساتھ خانہ شعیبؑ کی جانب روانہ ہوئے چونکہ ہوا سے اُس لڑکی کے کپڑے اُڑنے لگے اور جسم دکھائی دیا تو موسیٰؑ نے اُس سے کہا کہ مجھ کو راستہ بتاؤ اور میرے پیچھے چلو کیونکہ ہم فرزندان یعقوبؑ عورتوں کے پیچھے نظر نہیں کرتے۔ غرض موسیٰؑ شعیبؑ کے پاس آئے اور اپنے حالات اُن سے بیان کئے۔ فرمایا خوف نہ کرو تم نے ظالموں سے نجات پائی۔ حضرت کی ایک لڑکی نے کہا اے پدر ان کو اجرت پر روک لیجئے

ترجمہ، اور جب مدین کے پانی (کے مقام) پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں لوگ جمع ہو رہے (اور اپنے چارپایوں کو) پانی پلا رہے ہیں اور ان کے ایک طرف دو عورتیں (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں۔ موسیٰ نے (اُن سے) کہا تمہارا کیا کام ہے۔ وہ بولیں کہ جب تک چرواہے (اپنے چارپایوں کو) لے نہ جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتے اور ہمارے والد بڑی عمر کے بوڑھے ہیں ﴿۲۳﴾ تو موسیٰ نے اُن کے لئے (بکریوں کو) پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف چلے گئے۔ اور کہنے لگے کہ پروردگار میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے ﴿۲۴﴾

کیونکہ یہ کسی دُوسرے شخص سے زیادہ قوی اور امین ہوں گے جس کو آپ اُجرت پر بُلائیں گے۔ توانائی اُس کی تو پانی کھینچنے سے ظاہر ہوئی اور امانت اس لئے کہ وہ راضی نہیں ہوئے کہ میں ان کے آگے چلوں تاکہ ایسا نہ ہو کہ اُس کی نظر میری پشت کے کسی حصّہ پر پڑے۔ پھر شعیبؑ نے موسیٰؑ سے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان لڑکیوں میں سے ایک کا تمہارے ساتھ نکاح کر دوں۔ اس شرط پر کہ تم آٹھ سال کے لئے اجیر بن جاؤ اور اگر دس سال پورے کر دو تو پھر یہ تمہاری ہے اور تم کو اختیار ہے اور میں تم پر دشواری ڈالنا نہیں چاہتا اور خدا نے چاہا تو تم مجھ کو شائستہ لوگوں میں سے پاؤ گے۔ موسیٰؑ نے کہا کہ میرے اور آپ کے مابین یہ شرط ہے کہ دو وعدوں میں سے کسی ایک کو پورا کروں تو میرے لئے کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ اگر میں چاہوں دس سال کی مدّت کو تمام کروں یا چاہوں آٹھ سال کی اور جو کچھ میں کہتا ہوں خدا اس پر وکیل اور گواہ ہے۔ روایت میں ہے کہ موسیٰؑ نے دس سال پورے خدمت میں گذارے اس لئے کہ پیغمبران خدا اختیار نہیں کرتے مگر وہ امر جو بہتر اور مکمل ہوتا ہے اور وعدہ کی مدّت ختم ہونے سے پہلے زفاف واقع ہوا۔ الغرض شعیبؑ نے اُسی لڑکی سے ان کا نکاح کیا جو اُن کو بُلا کر لائی تھی اور باپ سے ان کو اُجرت پر مقرر کروایا تھا۔

ترجمہ، (تھوڑی دیر کے بعد) ان میں سے ایک عورت جو شرماتی اور لجاتی چلی آتی تھی۔ موسیٰ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ تم کو میرے والد بلاتے ہیں کہ تم نے جو ہمارے لئے پانی پلایا تھا اس کی تم کو اُجرت دیں۔ جب وہ اُن کے پاس آئے اور اُن سے اپنا ماجرا بیان کیا تو اُنہوں نے کہا کہ کچھ خوف نہ کرو۔ تم ظالم لوگوں سے بچ آئے ہو ﴿۲۵﴾ ایک لڑکی بولی کہ ابّا ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ بہتر نوکر جو آپ رکھیں وہ ہے (جو) توانا اور امانت دار (ہو) ﴿۲۶﴾ اُنہوں نے (موسیٰ سے) کہا کہ میں چاہتا ہوں اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کو تم سے بیاہ دوں اس عہد پر کہ تم آٹھ برس میری خدمت کرو اور اگر دس سال پورے کر دو تو تمہاری طرف سے (احسان) ہے اور میں تم پر تکلیف ڈالنی نہیں چاہتا۔ مجھے انشاء اللہ نیک لوگوں میں پاؤ گے ﴿۲۷﴾ موسیٰ نے کہا کہ مجھ میں اور آپ میں یہ (عہد پختہ ہوا) میں جو نسی مدت (چاہوں) پوری کر دوں پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو۔ اور ہم جو معاہدہ کرتے ہیں خدا اس کا گواہ ہے ﴿۲۸﴾ سورة القصص

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا مدین سے واپسی:

جب موسیٰؑ نے وعدہ کو پُورا کر دیا تو شعیبؑ سے کہا کہ اب میں اپنی ماں اور رشتہ داروں کے پاس وطن جانا چاہتا ہوں، آپ مجھے کیا دینا چاہتے ہیں۔ شعیبؑ نے کہا ہر ابلق گوسفند جو اس سال میرے گوسفندوں سے پیدا ہوں گے وہ تمہارے ہیں۔ تو موسیٰؑ نے نر و مادہ گوسفندوں سے جوڑا لگایا اور اپنے عصا کو ابلق کر دیا۔ یعنی اُس کی کھال بعض مقامات سے چھیل دی اور بعض جگہ چھوڑ دی اور گوسفندوں کے درمیان نصب کر دیا اور ایک ابلق عبا اُس پر ڈال دی۔ اُس کے بعد نر و مادہ نے جوڑا کھایا تو اُس سال جتنے گوسفند کے بچے ہوئے سب ابلق تھے۔ جب سال ختم ہو گیا موسیٰؑ نے گوسفندوں کو لیا اور اپنی زوجہ کے ہمراہ شہر سے نکلے۔ شعیبؑ نے توشۂ سفر ساتھ کیا۔ روانگی کے وقت موسیٰؑ نے شعیبؑ سے کہا کہ وہ عصا جو آپ کے پاس ہے میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس رہے۔ شعیبؑ کو میراث میں پیغمبروں کے عصا ملے تھے اور گھر میں ایک جگہ رکھے ہُوئے تھے۔ شعیبؑ نے کہا جا کر ایک عصا لے آؤ۔ موسیٰؑ مکان میں گئے تو عصائے نوحؑ و ابراہیمؑ نے حرکت کی اور اُن کے ہاتھ میں آگیا۔ اُسے لے کر شعیبؑ کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا اس کو واپس لے جاؤ اور دُوسرا عصا لاؤ۔ موسیٰ اُس کو واپس لے گئے اور تمام عصاؤں میں ملا کر رکھ دیا اور چاہا کہ کوئی دوسرا عصا لائیں لیکن پھر اُس میں حرکت ہوئی اور وہی اُن کے ہاتھ میں آیا۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا تو شعیبؑ نے یہ مشاہدہ کر کے فرمایا کہ اسی کو لے جاؤ کیوں کہ خدا نے اس کو تم سے مخصوص کیا ہے۔ روایت کے مطابق وہ عصا جو شعیبؑ سے موسیٰؑ کے پاس آیا وہ آدمؑ کا تھا جو آپ بہشت سے ہمراہ لائے تھے۔ وہ بہشت کے درخت عوسج یا درخت مورو کا تھا اور اس میں دو شاخیں اوپر تھیں اور نیچے دو ٹیڑھی شاخیں۔ وہ اسی طرح سبز تھا جیسا کہ اس روز تھا جبکہ درخت سے علیٰحدہ کیا گیا تھا۔ موسیٰؑ کسی بیابان میں اس وقت جاتے تھے جبکہ سورج نکلا نہ ہوتا تو دونوں شاخوں سے ایک نور ساطع ہوتا اور جہاں تک نظر کام کرتی اُس کی روشنی معلوم ہوتی۔ جب اُن کو

پانی کی ضرورت ہوتی تو عصا کو کنویں میں داخل کرتے تھے۔ پانی کنویں کے اوپر کھنچ آتا تھا۔ اس کے سرے پر ایک ڈول پیدا ہو جاتا اور پانی نکل آتا۔ جب کھانے کی ضرورت ہوتی تو عصا کو زمین پر مارتے تو زمین سے اُس روز کی خوراک کے موافق کھانا باہر آجاتا۔ اگر میوے کی خواہش ہوتی تو زمین میں اُس کو گاڑ دیتے اُسی وقت وہ ایک درخت ہو جاتا اور اس سے میوہ حاصل ہوتا۔ جب دشمن سے جنگ کی نوبت آتی اُس کی دونوں شاخیں دو بڑے بڑے سانپ بن جاتے جو موسیٰؑ سے دشمن کو دفع کر دیتے۔ جب اُن کے راستہ میں کوئی پہاڑ یا جنگل پڑتا تو عصا کو مارتے اور راستہ اُن کے لئے کھل جاتا تھا۔ جب چاہتے تھے کہ کسی بڑی نہر کو عبور کریں تو عصا کو مارتے اور نہر ان کے واسطے پھٹ جاتی کبھی دوسری شاخ سے شہد جوش مارتا۔ جب راستہ چلنے سے عاجز ہوتے اُس پر سوار ہوتے اور جس جگہ وُہ چاہتے وُہ ان کے لے جاتا ہو اور اُن کی رہنمائی کرتا۔ اُن کے دشمنوں سے جنگ کرتا اُس میں سے ایسی خوشبو پیدا ہوتی کہ پھر دوسری خوشبو کی ضرورت نہ رہتی۔ جب اس کو معجزہ کے لئے زمین پر ڈال دیتے ایک اژدھا ہو جاتا کہ اُس سے زیادہ بڑا ہو نہیں سکتا۔ اُس کا رنگ نہایت سیاہ ہوتا اور چار پیر اُس کے لئے پیدا ہو جاتے اور دونوں شاخوں کے بجائے ایک بڑا سا دہن ہو جاتا جو چالیس ہاتھ کے برابر کھلتا۔ بارہ ڈنک اور بہت سے دانت اُس میں نکل آتے اور اُس کے دانتوں سے ایک ڈراؤنی آواز آتی اور اُس کے دہن سے آگ کی زبان باہر نکل آتی اور اس کجی کے بجائے، پر نکل آتے جس کے ہر بال مثل شہاب کے چمکنے لگتے اور اُس کی آنکھیں مثل برق کے چمکتیں اور اُس سے ایک ہوا مانند باد سموم کے نکلتی کہ جس کو لگتی اُس کو جلا دیتی جب کسی اتنے بڑے پتھر کے پاس پہنچتا جو اونٹ کے برابر ہوتا اُس کو بھی نگل جاتا اور اُس کے پیٹ میں پتھروں کی آواز معلوم ہوتی۔ بڑے بڑے درختوں کو جڑ سے اکھاڑتا اور کھالیتا۔ یہ عطا قائم آل محمدؐ کے لئے باقی رکھا گیا ہے اور وہ اس سے وہی کام لیں گے جو موسیٰؑ لیا کرتے تھے کہ جب چاہتے وہ حرکت کرتا اور جس چیز کے کھانے کو کہتے کھالیتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو آگ کا نظر آنا اور اللہ سے ہمکلام ہونا:

الغرض موسیٰؑ نے اپنی بیوی کو لے کر بیت المقدس کی جانب روانہ ہُوئے تو شب تاریک میں راہ بُھول گئے۔ اسی اثنا میں دُور سے ایک آگ نظر آئی۔ اپنی زوجہ سے کہا اسی جگہ انتظار کرو میں نے آگ دیکھا ہے شاید تمہارے لئے اُس میں سے کچھ لے آؤں یا راستہ کا پتہ معلوم ہو۔ جب آگ کے نزدیک پہنچے ایک ہرے درخت کو دیکھا جس کے نیچے سے اُوپر تک آگ ظاہر ہے جب اُس کے پاس پہنچے درخت اُن سے اور دُور ہو گیا تو موسیٰؑ واپس ہوئے اور اپنے نفس میں ایک قسم کا خوف محسُوس کیا۔ پھر درخت اُن کے قریب ہو گیا اور اس درخت کے بقعہ مبارکہ میں داہنی جانب کی وادی سے آواز آئی کہ اے موسیٰؑ بہ تحقیق کہ میں وہ خدا ہوں جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا اس کی دلیل کیا ہے حق تعالیٰ نے فرمایا اپنے عصا کو زمین پر ڈال دو۔ موسیٰؑ نے یہ سُن کر اپنا عصا زمین پر ڈالدیا تو وہ ایک اژدھا بن گیا اور جست کرنے لگا پھر وہ خرمے کے ایک درخت کے برابر بن گیا۔ اُس کے دہن سے ایک میب آواز نکل رہی تھی اور آگ کی ایک زبان سے شعلہ نکل رہا تھا۔ موسیٰؑ نے یہ حال مشاہدہ کیا تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اُن کو آواز آئی کہ واپس آؤ یہ سُن کر وہ واپس تو آئے مگر اُن کا تمام جسم کانپ رہا تھا اور زانو ایک دُوسرے سے ٹکرا رہے تھے۔ عرض کی پروردگار! یہ آواز جو میں سُنتا ہوں کیا تیری آواز ہے۔ فرمایا ہاں میری آواز

ترجمہ، جب موسیٰ نے مدت پوری کر دی اور اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر چلے تو طور کی طرف سے آگ دکھائی دی تو اپنے گھر والوں سے کہنے لگے کہ تم یہاں ٹھیرو۔ مجھے آگ نظر آئی ہے شاید میں وہاں سے (رستے کا) کچھ پتہ لاؤں یا آگ کا انگارہ لے آؤں تاکہ تم تاپو ﴿۲۹﴾ جب اس کے پاس پہنچے تو میدان کے دائیں کنارے سے ایک مبارک جگہ میں ایک درخت میں سے آواز آئی کہ موسیٰ میں تو خدائے رب العالمین ہوں ﴿۳۰﴾ اور یہ کہ اپنی لاٹھی ڈالدو۔ جب دیکھا کہ وہ حرکت کر رہی ہے گویا سانپ ہے، تو پیٹھ پھیر کر چل دیئے اور پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا۔ (ہم نے کہا کہ) وسٰی آگے آؤ اور ڈرو مت تم امن پانے والوں میں ہو ﴿۳۱﴾

سورۃ القصص

ہے لٰہذا ڈرو نہیں تم محفوظ ہو اور اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈالو جب نکالو گے تو سفید اور نورانی ہو گا بغیر کسی بیماری اور مرض کے کیونکہ موسیٰؑ سیاہ رنگ تھے جب ہاتھ گریبان سے نکالتے تھے اُس کی روشنی سے عالم منّور ہو جاتا تھا۔ خدا نے فرمایا کہ یہ دو معجزے تمہاری حقیقت کی دلیل ہیں۔

جب یہ خطاب اُن کو پہنچا واپس ہوئے اور پیر کو اژدھے کے دُم پر رکھا اور ہاتھ اُس کے دہن میں ڈالا وُہ پھر اپنی شکل میں واپس ہو کر عصا بن گیا جیسے کہ پہلے تھا۔ پھر خدا نے اُن کو نعلین اُتار دینے کا حکم دیا جیسی کی اوّل وجہ یہ تھی کہ کہ وہ گدھے کے چمڑے کی تھی۔ دوّم، دوسری روایت کے مطابق یہ گائے کے پاک کئے ہوئے چمڑہ کی تھی اور اس کے اُتارنے کا حکم دیا کہ آپکا پر وادی مقدس سے مس ہو۔ سوئم، یہ کہ تواضع اور عاجزی پاؤں کو برہنہ کرنے میں ہے اس لئے حکم دیا کہ پاؤں کو برہنہ کریں۔ چہارم، یہ کہ موسیٰؑ نے نعلین کو نجاسات سے بچنے اور اذیت دینے والے جانودوں سے محفوظ رہنے کے لئے پہنا تھا جبکہ خدا نے اُن کو حشرات الارض سے بے خوف کر دیا تھا اور اُس وادی کی طہارت سے آپ کو مطلع کر دیا تھا یعنی یہ کہ اس وادی مقدس میں نعلین اور کفش پہننے کی ضرورت نہیں ہے۔ پنجم، یہ کہ نعلین دنیا و آخرت سے کنایہ ہے، یعنی جب وادی میں تم میرے پاس پہنچ گئے تو دل کو دُنیا و عقبٰی کی محبت سے اٹھالو اور مخصوص ہماری محبت میں لگاؤ۔ ششم، یہ کو نعلین کنایہ ہے مال اور اہل کی محبت سے یا محبت اہل و عیال سے چونکہ موسیٰؑ اپنی زوجہ کے لئے آگ لینے آئے تھے اور آپ کا دل اُن کی جانب لگا ہوا تھا۔ لٰہذا ان کو وحی پہنچی کہ اُن کی محبت کو دلی سے نکال دو اور ہماری یاد کے سوا خانہ دل میں جو ہماری محبت کا حرم سرا اور ہمارے ذکر کا خلوت خانہ ہے۔ دوسرے کی یاد کو راہ نہ دو کیونکہ جب موسیٰؑ وادی مقدس میں پہنچے تو کہا خداوندا میں نے اپنی محبت کو تیرے لئے خالص کیا ہے اور اپنے دل کو تیرے غیر کی خواہش کے داغ

ترجمہ، اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو تو بغیر کسی عیب کے سفید نکل آئے گا اور خوف دور ہونے (کی وجہ) سے اپنے بازو کو اپنی طرف سیکڑ لو۔ یہ دو دلیلیں تمہارے پروردگار کی طرف سے ہیں (ان کے ساتھ) فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس جاؤ کہ وہ نافرمان لوگ ہیں ﴿۳۲﴾ سورۃ القصص

سے دھوکھاہے حالانکہ ابھی اُن کے دل میں زوجہ کی محبت تھی۔ خدانے فرمایا کہ اپنی نعلین کو اُتار دو یعنی اپنے دل سے اپنی بیوی کی محبّت دور کردو اور نکال دو۔ اگر تم سچ کہتے ہو کہ تمہاری محبت میرے لئے خالص ہے اور تمہارا دل میرے سوا کسی طرف مشغول نہیں ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ نعلین سے مراد دو خوف تھے جو اُن کے دل میں تھے ایک اپنی زرجہ کے ضائع ہونے کا تھا کیونکہ وہ ان کو زائیدگی کے درد میں چھوڑ گئے تھے اور آگ لینے آئے تھے۔ اور دوسرا خوف فرعون کا تھا یعنی وادی ایمن میں تم محفوظ ہو تو چاہئے کہ دُنیا کے خوف سے مطمئن ہو۔ غرض خدا نے اُن کو فرعون اور اُس قوم کے رئیسوں کی طرف دو نشانیوں دے کر ان کی طرف جانے کا حکم دیا۔ ایک نشانی یدبیضا تھی اور دُوسری عصا۔ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کو پیغمبری پر مبعوث کیا وہ ایک

ترجمہ، اور کیا تمہیں موسیٰ (کے حال) کی خبر ملی ہے ﴿۹﴾ جب انہوں نے آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم (یہاں) ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے (میں وہاں جاتا ہوں) شاید اس میں سے میں تمہارے پاس انگاری لاؤں یا آگ (کے مقام) کا رستہ معلوم کر سکوں ﴿۱۰﴾ جب وہاں پہنچے تو آواز آئی کہ موسیٰ ﴿۱۱﴾ میں تو تمہارا پروردگار ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دو۔ تم (یہاں) پاک میدان (یعنی) طویٰ میں ہو ﴿۱۲﴾ اور میں نے تم کو انتخاب کر لیا ہے تو جو حکم دیا جائے اسے سنو ﴿۱۳﴾ بے شک میں ہی خدا ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز پڑھا کرو ﴿۱۴﴾ قیامت یقیناً آنے والی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس (کے وقت) کو پوشیدہ رکھوں تاکہ ہر شخص جو کوشش کرے اس کا بدلا پائے ﴿۱۵﴾ تو جو شخص اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے (کہیں) تم کو اس (کے یقین) سے روک نہ دے تو (اس صورت میں) تم ہلاک ہو جاؤ ﴿۱۶﴾ اور موسیٰ یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے ﴿۱۷﴾ انہوں نے کہا یہ میری لاٹھی ہے۔ اس پر میں سہارا لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اور بھی کئی فائدے ہیں ﴿۱۸﴾ فرمایا کہ موسیٰ اسے ڈال دو ﴿۱۹﴾ تو انہوں نے اس کو ڈال دیا اور وہ ناگہاں سانپ بن کر دوڑنے لگا ﴿۲۰﴾ خدانے فرمایا کہ اسے پکڑ لو اور ڈرنا مت۔ ہم اس کو ابھی اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے ﴿۲۱﴾ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل سے لگا لو وہ کسی عیب (وبیماری) کے بغیر سفید (چمکتا دمکتا) نکلے گا۔ (یہ) دوسری نشانی (ہے) ﴿۲۲﴾ تاکہ ہم تمہیں اپنے نشانات عظیم دکھائیں ﴿۲۳﴾

پیراہن پہنے ہوئے تھے جس میں بند کی جگہ پر ایک خلال لگائے ہوئے تھے اور اُن کا جبہ اور جامہ اُون کا تھا۔

جب حق تعالیٰ اُن سے ہمکلام تھا اور کہتا تھا کہ میری رسالت کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کی جانب جاؤ کیونکہ وہ یقیناً فاسقوں کے گروہ ہیں۔ موسیٰؑ نے کہا، پالنے والے میں نے اُن کے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے۔ ڈرتا ہوں کہ وہ لوگ مجھے نہ ماڈالیں۔ حق تعالیٰؑ نے وحی فرمائی کہ اے موسیٰؑ اپنی عزّت کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر وہ شخص جس کو تم نے مار ڈالا۔ ایک چشم زون کے لئے بھی یہ اقرار کئے ہوتا کہ میں اُس کا پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا ہوں تو یقیناً اپنے عذاب کا مزہ میں تم کو چکھاتا لیکن اس لئے تم کو معاف کیا کہ اُس نے اقرار نہیں کیا تھا کہ میں اُس کا خالق اور رازق ہوں۔ اور میں تم کو دیکھتا ہوں اور تمہارے احوال سے مطلع ہوں میری قوت اور مدد تمہارے ساتھ ہے میں تم کو اپنی ضعیف مخلوق کی جانب بھیجتا ہوں جو میری نعمتوں کی زیادتی کے سبب مغرور اور میرے عذاب سے بیخوف ہو گئی ہے۔ دُنیا نے اُس کو مغرور بنا دیا ہے اس درجہ کہ میرے حق اور ربوبّیت سے انکار کرتی ہے اور گمان کرتی ہے کہ مجھ کو نہیں پہنچانتی۔ اپنے عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر ایسا نہ چاہتا کہ اپنی مخلوق پر اپنی حجت کو تمام کروں یقیناً اُس پر غضب ناک ہوتا ایسے جبّار کے غضب کی طرح جس کے غضب کے سبب سے زمین و آسمان، پہاڑ و دریا، درخت و چار پائے غضبناک ہوتے ہیں اگر آسمان کو اجازت دیتا اُس پر پتھروں کی بارش کرتا اگر زمین کو اجازت دیتا اُس کو نگل جاتی اگر پہاڑوں کو اجازت دیتا اُس کو پیس ڈالتے اگر دریاؤں کو حکم دیتا اُس کو غرق کرتے لیکن چونکہ میری عظمت و جلال کے مقابلہ میں حقیر و ذلیل ہے اس لئے

ترجمہ، تم فرعون کے پاس جاؤ (کہ) وہ سرکش ہو رہا ہے ﴿۲۴﴾ کہا میرے پروردگار (اس کام کے لئے) میرا سینہ کھول دے ﴿۲۵﴾ اور میرا کام آسان کر دے ﴿۲۶﴾ اور میری زبان کی گرہ کھول دے ﴿۲۷﴾ تاکہ وہ بات سمجھ لیں ﴿۲۸﴾ سورۃ طٰہٰ

اُس کو مہلت دی۔ میرا علم اُس کے شامل حال ہُوا اور میں تو اُس سے بلکہ تمام خلق سے بے نیاز ہوں اور میں ہی غنی و فقیر کا خلق کرنے والا ہوں۔ دُنیا میں کوئی غنی نہیں ہے سوائے اُس کے جس کو میں بے نیاز کر دوں اور کوئی فقیر نہیں ہے مگر یہ کہ میں اُس کو فقیر بنا دوں۔ لہٰذا میری رسالت اُس کو پہنچاؤ اور اس کو میری عبادت اور یکتائی کی جانب دعوت دو اور میرے عذاب و عقاب سے ڈراؤ اور قیامت کو یاد دلاؤ اور اُس کو بتادو کہ میرے غضب کی تاب کسی چیز کو نہیں لیکن نرمی سے گفتگو کرنا سختی نہ کرنا شاید اُس کی سمجھ میں آجائے یا اُس کو خوف ہو جائے اور اُس کو تعظیم کے ساتھ اس کی کنّیت سے خطاب کرنا۔ میں نے جو لباس دُنیا اس کو عطا کیا ہے اُس سے مرعوب نہ ہونا۔ یقیناً وہ میری قدرت کے اندر ہے اور اُس کی پیشانی میرے ہاتھ میں ہے اُس کی پلک نہیں جھپکتی اور نہ وُہ بات کرتا ہے نہ سانس لیتا ہے مگر میرے علم اور تقدیر کے ساتھ اُس کو آگاہ کرو کہ میں غضب و عقوبت کرنے سے عفو و مغفرت کے ساتھ زیادہ نزدیک ہوں اور اُس سے کہو کہ اپنے پروردگار کی اجابت کرے کہ اُس کی بخشش گنہگاروں کے لئے کھلی ہوئی ہے اور تجھ کو اس مدّت میں مہلت دے دی ہے باوجودیکہ تو نے خدائی کا دعویٰ کیا اور لوگوں کو اُس کی پرستش سے باز رکھا۔ پھر بھی اس مدّت میں اس نے تجھ پر بارش کی اور تیرے لئے زمین سے گھاس اگائی اور تجھ کو عافیت کا لباس پہنایا۔ اگر وہ چاہتا تو تجھ کو بہت جلد اپنی سزا میں گرفتار کرتا اور جو کچھ تجھ کو عطا کیا ہے تجھ سے سلب کر لیتا لیکن وہ صاحب حلم عظیم ہے۔ پھر موسیٰؑ نے فرمایا کہ میرے بھائی

ترجمہ، موسیٰ نے کہا اے پروردگار اُن میں کا ایک شخص میرے ہاتھ سے قتل ہو چکا ہے سو مجھے خوف ہے کہ وہ (کہیں) مجھ کو مار نہ ڈالیں ﴿۳۳﴾ اور ہارون (جو) میرا بھائی (ہے) اس کی زبان مجھ سے زیادہ فصیح ہے تو اس کو میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج کہ میری تصدیق کرے مجھے خوف ہے کہ وہ میری لوگ تکذیب کریں گے ﴿۳٤﴾ (خدا نے) فرمایا ہم تمہارے بھائی سے تمہارے بازو مضبوط کریں گے اور تم دونوں کو غلبہ دیں گے تو ہماری نشانیوں کے سبب وہ تم تک پہنچ نہ سکیں گے (اور) تم اور جنہوں نے تمہاری پیروی کی غالب رہو گے ﴿۳۵﴾ سورۃ القصص

ہارونؑ کی زبان مجھ سے زیادہ فصیح ہے لہٰذا اُن کو میرے ساتھ بھیجدے تا کہ وُہ رسالت کی تبلیغ میں میرے معین دیاور ہوں اور میری تصدیق کریں۔ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ میری تکذیب کریں گے۔

حق تعالیٰ نے فرمایا کہ عنقریب تمہارے بازو کو تمہارے بھائی ہارونؑ سے مضبوط کروں گا اور تمہارے لئے سلطنت قوت اور برہان قرار دوں گا۔ فرعون تم کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ اُن معجزات اور نشانیوں کے سبب سے جو میں نے تم کو عطا کی ہیں اور جو تمہاری متابعت کرے گا غالب ہو گا۔ منقول ہے کہ زمین کے ٹکڑوں نے آپس میں ایک دوسرے پر فخر کیا ہے اور کعبہ نے زمین کربلا پر فخر کیا۔ حق تعالیٰ نے اس پر وحی کی کہ خاموش ہو اور کربلا پر فخر نہ کر کیونکہ وہ ایک ایسا مُبارک ٹکڑا ہے جہاں میں نے درخت کے ذریعہ سے موسیٰؑ کو ندا کی۔ دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ وادی ایمن کی ایک نہر ہے جس کو خدا نے قرآن میں ذکر فرمایا ہے۔ وہ نہر فرات ہے اور وہ زمین کربلا کا ایک مُبارک ٹکڑا ہے اور وہ روشن درخت جس کو موسیٰؑ نے دیکھا تھا محمدؐ اور اُن کی آل کا نور تھا جو اُس وادی میں اُن پر ظاہر ہوا۔ ایک روایت کے مطابق اس وادی کو اس واسطے مقدس کہتے ہیں کہ روحوں کو اُس جگہ پاک کیا اور ملائکہ اُسی جگہ برگزیدہ کئے گئے اور خدا نے اُس جگہ موسیٰؑ سے کلام کیا۔

ترجمہ، تو دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم تمام جہان کے مالک کے بھیجے ہوئے ہیں ﴿۱۶﴾ (اور اس لئے آئے ہیں) کہ آپ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیں ﴿۱۷﴾ (فرعون نے موسیٰ سے کہا) کیا ہم نے تم کو کہ ابھی بچّے تھے پرورش نہیں کیا اور تم نے برسوں ہمارے ہاں عمر بسر (نہیں) کی ﴿۱۸﴾ اور تم نے وہ کام کیا تھا جو کیا اور تم ناشکرے معلوم ہوتے ہو ﴿۱۹﴾ (موسیٰ نے کہاں (ہاں) وہ حرکت مجھ سے ناگہاں سرزد ہوئی تھی اور میں خطاکاروں میں تھا ﴿۲۰﴾ تو جب مجھے تم سے ڈر لگا تو تم میں سے بھاگ گیا۔ پھر خدا نے مجھ کو نبوت و علم بخشا اور مجھے پیغمبروں میں سے کیا ﴿۲۱﴾ اور (کیا) یہی احسان ہے جو آپ مجھ پر رکھتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے ﴿۲۲﴾

سورۃ الشعراء

حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور ہارونؑ کا فرعون کی طرف جانا:

الغرض جب آپ فرعون کے پاس آئے اور چاہا کہ تبلیغ رسالت کریں تو اُس نے کہا۔۔۔۔(فرعون نے موسیٰؑ سے کیا کہا یہ حصّہ روایت میں نہیں ملتا اس لئے آگئے کا حصّہ بیان کیا جارہا ہے)۔ موسیٰؑ نے فرمایا، میں نے یہ فعل اُس وقت کیا جبکہ میں راستہ بُھول گیا تھا اور تیرے ایک شہر میں جا پہنچا تھا۔ پھر میں نے تم لوگوں سے گریز کی۔ جبکہ مجھے تم سے خوف ہوا پھر میرے پروردگار نے مجھے حکم عطا کیا اور پیغمبر مرسل قرار دیا۔ (موسیٰؑ کی اپنی قوم میں دو دفعہ غائب رہے ایک وہ غیبت جب وہ فرعون کے ساتھ تھے اور ان کی قوم کو معلوم نہ تھا اور دوسری وہ جب شعیبؑ کے پاس گئے)۔ بنی اسرائیل کے لئے دوسری غیبت پہلی غیبت سے زیادہ شدید تھی اور وہ پچاس سے چند سال زیادہ مقدر ہوئی تھی اور بنی اسرائیل پر بلائیں زیادہ سخت ہوئیں کہ فرعون ان لوگوں سے عمارات اور تعمیرات میں کام لیتا اور اس خوف سے کہ کام چھوڑ کر بھاگ نہ جائیں اُن کے پائیں اُن کے پیروں میں زنجیریں ڈلوادی تھیں۔ اور وہ زنجیر و طوق پہنے ہُوئے سیڑھیوں سے بالا خانوں پر جاتے تھے بہت دفعہ ایسا ہوتا کہ اُن میں سے کوئی سیڑھی پر سے گر پڑتا مر جاتا یا ہاتھ پیروں سے بیکار ہو جاتا تو اُس کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی تھی۔ وہ عالم بھی ان سے پوشیدہ ہو گیا (جو ان کو صبر کی تعلیم دیتا تھا)۔ ان لوگوں نے اس کے پاس کسی کو بھیجا کہ ہم کو آپ کے پوشیدہ ہونے سے صبر نہیں ہوتا۔ وہ عالم کسی صحرا میں ظاہر ہوا اور اُن کو طب کیا اور اُن کو تسلّی دے کر مسرور کیا اور بیان کیا کہ تم کو چالیس سال میں تکالیف سے نجات دے گا۔ سب نے کہا الحمد اللہ، تو حق تعالیٰ

ترجمہ، اور جب موسیٰ اُن کے پاس ہماری کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ کہنے لگے کہ یہ جادو ہے جو اُس نے بنا کھڑا کیا ہے دیکھا اور یہ باتیں ہم نے اپنے اگلے باپ دادا میں تو (کبھی) سنی نہیں ﴿٣٦﴾ اور موسیٰ نے کہا کہ میرا پروردگار اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی طرف سے حق لے کر آیا ہے اور جس کے لئے عاقبت کا گھر (یعنی بہشت) ہے۔ بیشک ظالم نجات نہیں پائیں گے ﴿٣٧﴾ سورۃ القصص

نے ان کے الحمدللہ کہنے سے اُن کی مدّت کم کر کے تیس سال کر دی۔ یہ بات عالم سے سُن کر سب نے کہا کہ تمام نعمتیں خدا کی جانب سے ہیں۔ پھر خدا نے بیس سال کی مدّت کر دی سب نے کہا کہ نیکی خدا کے سوا کسی کی جانب سے نہیں۔ خدا نے اب دس سال کی مدّت کر دی سب نے کہا خدا کے سوا کوئی بدی کو دور نہیں کرتا اُس وقت خدا نے ان کی اپنی جگہ سے حرکت نہ کریں کیونکہ میں نے اُن کے لئے بلاؤں سے نجات کی اجازت دے دی۔ ناگاہ خورشید جمال موسیٰؑ غیبت افق سے اُن پر طالع ہوا۔ اُن کے قریب آئے اور کھڑے ہو گئے اور سلام کیا۔ وہ ایک دراز گوش پر سوار تھے۔ اُس عالم نے چاہا کہ اُن لوگوں کو چند باتیں بتائے جو موسیٰؑ کے معاملہ میں اُن کے لئے بصارت اور بصیرت کا سبب ہو۔ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ پر وحی کی کہ ان لوگوں سے کہو کہ ہر کام کے شروع کرنے سے پہلے محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجیں تاکہ اُن کی مصیبتیں کم ہوں۔ اُن لوگوں نے یہ عمل کیا تو اُن پر بلائیں آسان اور سبک ہوتی جاتی تھیں۔ اُن کو یہ بھی بتا دیا کہ جو شخص صلوات بھول جائے اور سیڑھی پر سے گر کر بیکار ہو جائے تو محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجے اگر اُس سے ممکن نہ ہو تو کوئی دُوسرا اُس پر صلوات پڑھے تو اسی وقت صحت پائے گا۔ پھر جب بنی اسرائیل کی عورتیں سے کوئی بچّہ پیدا ہوتا تو اُس کو کسی صحرا یا غار وغیرہ میں ڈال دیتیں اور اُس پر دس مرتبہ صلوات پڑھتیں تو حق تعالیٰ ایک فرشتہ کو مقرر کرتا کہ اُس کی تربیت کرے اور بچّہ کے ایک انگلی

ترجمہ، اور ہم نے پہلی اُمتوں کے ہلاک کرنے کے بعد موسیٰ کو کتاب دی جو لوگوں کے لئے بصیرت اور ہدایت اور رحمت ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ﴿۴۳﴾ اور جب ہم نے موسیٰ کی طرف حکم بھیجا تو تم (طور کی) غرب کی طرف نہیں تھے اور نہ اس واقعے کے دیکھنے والوں میں تھے ﴿۴۴﴾ لیکن ہم نے (موسیٰ کے بعد) کئی اُمتوں کو پیدا کیا پھر ان پر مدت طویل گذر گئی اور نہ تم مدین والوں میں رہنے والے تھے کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے تھے۔ ہاں ہم ہی تو پیغمبر بھیجنے والے تھے ﴿۴۵﴾ اور نہ تم اس وقت جب کہ ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی طور کے کنارے تھے بلکہ (تمہارا بھیجا جانا) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے تاکہ تم اُن لوگوں کو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں آیا ہدایت کرو تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ﴿۴۶﴾ سورۃ القصص

سے دُودھ جاری ہوتا جس کو وہ پیتا تھااور دوسری انگلی سے نرم وہلکی غذا پیدا ہوتی جسے وہ کھاتا تھااسی طرح بنی اسرائیل کی نشوو نما ہوئی اور جو بچے ان کے بچ گئے وہ ان سے بہت زیادہ تھے جو مار ڈالے گئے۔ فرعون بنی اسرائیل کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور کنیزی میں لیتے تھے۔ موسیٰؑ سے اُن لوگوں نے فریاد کی کہ ہماری بہنوں اور بیٹیوں کو کنیز بنا لیتے ہیں اور اُن کی بکارت زائل کرتے ہیں۔ خدا نے وحی فرمائی کہ ان عورتوں سے کہو کہ جب لوگ اُن کے ساتھ ایسا ارادہ کریں تو محمدؐ اور ان کی آل طاہرہ پر صلوات بھیجیں۔ جب اُن عورتوں نے ایسا کیا تو قوم فرعون کے مظالم ان سے خدا نے دفع فرمایا۔ لہٰذا جب فرعونی ایسا ارادہ کرتے تو یا کسی دوسرے کام میں مشغول ہو جاتے یا بیمار ہو جاتے یا کسی سخت مرض میں گرفتار ہو جاتے تھے۔ خدا کے لطف و کرم سے کی ایک بنی اسرائیل کی عورت کی بے عزتی پر قادر نہ ہو سکتے تھے۔ بلکہ حق تعالیٰ نے محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات کی برکت سے اُن سے یہ بلائیں دفع کر دیتا تھا۔ قرآن میں خدا نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل یاد کرو اور سونچو کہ خدا نے جب تمہارے آباؤاجداد سے محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجنے کے سبب سے بلاؤں کو دفع کر دیا تو جب آنحضرتؐ کو دیکھو گے اور ان پر ایمان لاؤ گے تو تم پر خدا کا کس قدر فضل و کرم ہو گا اور اس کی نعمتیں تمام ہوں گی۔

یہاں پر ایک روایت حضرت صادقؑ سے ہے کہ آپ نے اپنے بعض اصحاب سے کہا انتظار کرو جس کی امید تم کو نہ ہو بہ نسبت اُس کے جس کی امید رکھتے ہو بہ تحقیق کہ موسیٰؑ اپنے اہل کے لئے آگ لینے کے واسطے گئے اور جب واپس ہوئے تو پیغمبر مرسل تھے اور خدا نے اُن کی پیغمبری کے معاملہ کو ایک رات میں درست کر دیا اور اسی طرح جس وقت خدا قائم آل محمدؐ کو ظاہر

ترجمہ، اور موسیٰ (کے حال) میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے ان کو فرعون کی طرف کھلا ہوا معجزہ دے کر بھیجا ﴿۳۸﴾ تو اس نے اپنی جماعت (کے گھمنڈ) پر منہ موڑ لیا اور کہنے لگا یہ تو جادو گر ہے یا دیوانہ ﴿۳۹﴾ تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور ان کو دریا میں پھینک دیا اور وہ کام ہی قابل ملامت کرتا تھا ﴿۴۰﴾ سورۃ الذاریات

کرنا چاہے گا ایک شب میں اُن کے امر کی اصلاح فرمادے گا اور غیبت اور حیرت سے اُن کو ظاہر فرمائے گا۔ روایت کے مطابق موسیٰؑ کی انگوٹھی پر دو کلمہ نقش تھا جسے توریت سے اشتقاق کیا تھا۔ "اصبر تو جر اصدق تنج" یعنی صبر کرو تاکہ اجر ملے اور سچ بولو تاکہ نجات پاؤ۔ حق تعالیٰ نے پیغمبر کو شمشیر اور جہاد کے لئے اختیار کیا۔ ابراہیمؑ و داؤدؑ و موسیٰؑ و محمدؐ اور خاندانوں میں سے چار خاندانوں کو اختیار کیا جیسا کہ قرآن میں فرمایا ہے کہ خدا نے آدمؑ، نوحؑ، آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو تمام عالم پر برگزیدہ کیا۔ ایک قول کے مطابق " جس روز کہ مرد اپنے بھائی، ماں، باپ اور زن و فرزند سے گریز کریگا" کی تفسیر میں منقول ہے کہ جو شخص اپنی ماں سے گریز کرے گا وہ موسیٰؑ ہیں اور وہ اپنی ماں سے اس خوف سے گریز کریں گے کہ ایسا نہ ہو کہ اُن کی کوئی خطا کی ہو۔ ممکن ہے کہ مجازی ماں مراد ہوں یعنی اُن عورتوں میں سے کوئی عورت جس نے خانۂ فرعون میں اُن کی تربیت کی تھی۔ حق تعالیٰ نے اُن پر شکم مادر میں تین سو ساٹھ برکتیں نازل کیں اور فرعون نے اُس صندوق کو جس میں موسیٰؑ تھے پانی اور درخت کے درمیان پایا تھا۔ اسی سبب سے اُن کا نام موسیٰؑ رکھا اس لئے کہ قبطی زبان میں پانی کو مو اور شجر کو سیٰ کہتے ہیں۔ معتبر سند سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ وحی الٰہی تیس یا چالیس روز تک جناب موسیٰؑ پر نازل نہیں ہوئی۔ تو موسیٰؑ شام کے ایک پہاڑ پر گئے جس کو اریحا کہتے تھے اور عرض کی خداوندا اگر تو نے بنی اسرائیل کے گناہوں کے سبب سے مجھ سے اپنی گفتگو اور وحی بند کر دی ہے تو میں تیری قدیم آمرزش تجھ سے طلب کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ آیا اے موسیٰؑ تم جانتے ہو کہ میں نے تم کو اپنی مخلوق میں سے کیوں اختیار کیا اور اپنے کلام کے لئے برگزیدہ کیا۔ کہا پالنے والے میں نہیں جانتا۔ خدا نے اُن کو وحی کی کہ میں اہل زمین پر اُن کے ظاہر و باطن سے مطلع ہوا اور اُن میں کسی کو ایسا نہ پایا جس کا نفس میرے لئے ذلیل اور اُس کی تواضع میرے لئے تم سے زیادہ ہو۔ اے موسیٰؑ میرے لئے جب نماز پڑھو اپنے

ترجمہ، اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے۔ اور عہد بھی اُن سے پکا لیا (۷) سورۃ الاحزاب

دونوں رخساروں کو خاک پر رکھو۔ اور دُوسری روایت میں یہ ہے کہ جب یہ وحی موسیٰؑ کو پہنچی
سجدہ میں گر پڑے اور اپنے چہرے کے دونوں پہلوؤں کو اپنے پروردگار کے لئے تذلل وانکساری
کے ساتھ خاک پر رکھے۔ اُس وقت خدا نے اُن کو وحی کی کہ اے موسیٰؑ اپنے سر کو اُٹھاؤ اور اپنا ہاتھ
اپنے چہرے پر اور سجدوں کے نشانات اور تمام بدن پر جہاں تک تمہارا ہاتھ پہنچ سکے ملو۔ اس عمل
سے تم کو ہر درد، بیماری اور آفت وغیرہ سے امان ملے گی۔ موسیٰؑ نے رملۂ بصرہ سے احرام باندھکر
ستر پیغمبروں کے ساتھ روحا کے درّوں سے گذرے وہ ایک سرخ اونٹ پر سوار تھے جس کی
مہار لیف خرما کی تھی اور وہ سب کے سب قطرانی یعنی کوفی عبائیں اوڑھے ہوئے تھے اور "لبّیک
وعبدک وابن عبدک لبّیک" کہتے تھے۔ موسیٰؑ نے خدا کی درگارہ میں ہاتھ بلند کیا اور کہا پروردگارا
جس جگہ جاتا ہوں تکلیف اُٹھاتا ہوں۔ وحی آئی کہ اے موسیٰؑ تیرے لشکر میں ایک غماز ہے۔
عرض کی خداوندا مجھے اُس کو پہنچوا دے، فرمایا میں غماز کو دشمن رکھتا ہوں میں خود کیونکر غمازی
کروں، دُوسری روایت میں کہ موسیٰؑ نے مناجات کی۔ پروردگارا ایسا انتظام کر کہ لوگ مجھ کو بُرا نہ
کہیں۔ حق تعالیٰ نے اُن کو وحی کی کہ اے موسیٰؑ میں نے یہ تو اپنے لئے نہیں کیا تیرے لئے کیوں
کر کروں۔ ایک روایت میں منقول ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ جب شب معراج مجھ کو
آسمان پنجم پر لے گئے تو میں نے ایک مرد کو سن کہولت میں نہایت عظمت کی حالت میں دیکھا جو
نہ جوان تھا نہ بالکل بڈھا۔ اُس کی آنکھیں بڑی تھیں اور اس کے گرد اُس کی اُمّت کے بہت سے
گروہ جمع تھے۔ میں نے جبرئیلؑ سے پُوچھا کہ یہ کون ہے کہا وہ ہیں جو اپنی قوم میں محبُوب تھے۔
یعنی ہارونؑ پسر عمران۔ یہ سُن کر میں نے اُن پر سلام کیا اُنہوں نے بھی مجھ پر سلام کیا۔ میں نے اُن

ترجمہ، اور میرے گھر والوں میں سے (ایک کو) میرا وزیر (یعنی مددگار) مقرر فرما ﴿۲۹﴾ (یعنی)
میرے بھائی ہارون کو ﴿۳۰﴾ اس سے میری قوت کو مضبوط فرما ﴿۳۱﴾ اور اسے میرے کام میں
شریک کر ﴿۳۲﴾ تاکہ ہم تیری بہت سی تسبیح کریں ﴿۳۳﴾ اور تجھے کثرت سے یاد کریں ﴿۳۴﴾
تو ہم کو (ہر حال میں) دیکھ رہا ہے ﴿۳۵﴾ سورۃ طٰہٰ

کے لئے استغفار کیا اُنھوں نے میرے لئے بھی استغفار کیا۔ پھر میں اوپر آسمان ششم پر گیا۔ اُس جگہ ایک بلند قامت گندمی رنگ انسان کو دیکھا کہ اگر وہ دو پیراہن پہنتا تو دونوں سے اُس کے جسم کے بال باہر آجاتے وُہ کہہ رہا تھا کہ بنی اسرائیل گمان کرتے ہیں کہ میں خدا کے نزدیک گرامی ترین فرزند آدمؑ ہوں حالانکہ گرامی تر خدا کے نزدیک یہ مرد (محمدؐ) ہے میں نے جبرئیلؑ سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے کہا تمہارے بھائی موسیٰؑ بن عمران ہیں میں نے اُن پر سلام کیا۔ اُنھوں نے مجھ پر اور میں نے اُن کے لئے استغفار کی اُنہوں نے میرے لئے۔

ترجمہ، فرمایا موسیٰ تمہاری دعا قبول کی گئی ﴿۳٦﴾ اور ہم نے تم پر ایک بار اور بھی احسان کیا تھا ﴿۳۷﴾، پھر اے موسیٰ تم (قابلیت رسالت کے) اندازے پر آپہنچے ﴿٤٠﴾ اور میں نے تم کو اپنے (کام کے) لئے بنایا ہے ﴿٤١﴾

فرعون کے دربار کا قصّہ:

منقول ہے کہ فرعون نے سات شہر اور سات قلعے تعمیر کئے تھے وہ اُن ہی میں موسیٰؑ کے خوف سے محصور تھا۔ ایک قلعہ سے دوسرے قلعہ تک جنگل بنوائے تھے۔ اُن میں درندہ شیروں کو چھوڑ رکھا تھا تاکہ جو شخص بغیر اس کی اجازت کے داخل ہو وہ اُس کو ہلاک کر ڈالیں۔ جب حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کو رسالت کے ساتھ اُس کی طرف بھیجا وہ دروازہ اوّل پر پہنچے اور اس پر عصا کو مارا وہ کھل گیا وہ اُس میں داخل ہوئے شیروں کی نظر اُن پر پڑی تو سب بھاگ گئے۔ اسی طرح جس دروازہ پر پہنچے تھے وہ کھل جاتا تھا اور تمام شیر ذلیل ہو کر بھاگ جاتے تھے اور عصا ہاتھ میں تھا۔ جب فرعون کا جو بدار جو لوگوں کے لئے اجازت طلب کرتا تھا باہر آیا۔ موسیٰؑ نے اُس سے کہا کہ میرے لئے مجلس فرعون میں آنے کی اجازت طلب کر۔ اُس نے توجہ نہ کی اور اجازت نہ دی۔ پھر اُس سے کہا اُس نے جواب دیا کہ پروردگار عالم کو کوئی اور نہ ملا جو اُس نے تم کو پیغمبری کے لئے بھیجا۔ موسیٰؑ کو غصّہ آیا اور عصا کو دروازہ پر مارا تو جتنے دروازے اُن کے اور فرعون کے درمیان تھے سب کھل گئے۔ فرعون نے موسیٰؑ کو دیکھا تو ان کو بلوایا۔ موسیٰؑ اُس کی مجلس میں آئے۔ وہ سب سے بلند درجہ پر بیٹھا ہوا تھا جو اسی (۸۰) ہاتھ اونچا تھا۔ موسیٰؑ و ہارونؑ فرعون کے پاس دو اُونی

ترجمہ، تو تم اور تمہارا بھائی دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا ﴿۴۲﴾ دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو رہا ہے ﴿۴۳﴾ اور اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ غور کرے یا ڈر جائے ﴿۴۴﴾ دونوں کہنے لگے کہ ہمارے پروردگار ہمیں خوف ہے کہ ہم پر تعدی کرنے لگے یا زیادہ سرکش ہو جائے ﴿۴۵﴾ خدا نے فرمایا کہ ڈرو مت میں تمہارے ساتھ ہوں (اور) سنتا اور دیکھتا ہوں ﴿۴۶﴾ (اچھا) تو اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپ کے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیجیئے۔ اور انہیں عذاب نہ کیجیئے۔ ہم آپ کے پاس آپ کے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں۔ اور جو ہدایت کی بات مانے اس کو سلامتی ہو ﴿۴۷﴾ ہماری طرف یہ وحی آئی ہے کہ جو جھٹلائے اور منہ پھیرے اس کے لئے عذاب (تیار) ہے ﴿۴۸﴾ سورة طه

لباس پہنے ہوئے آئے اور کمر میں لیف خرما کا پٹکا باندھے ہوئے اور گدھے کے چمڑہ کی نعلین پہنے ہوئے تھے۔ عصا اُن دونوں حضرات کے ہاتھ میں تھے اور انہوں نے ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے۔ اُن کے جسم پر بہت بال تھے اور حضرت گندمی رنگ کے تھے۔ فرعون نے اپنے امراء سے کہا کیا ان دونوں کی حالت انتہائی تعجب کے قابل نہیں کہ میرے لئے دوام عزّت اور بقائے ملک کی شرط کرتے ہیں اور خود ایسی فقرہ مذلت کی حالت میں ہیں کیوں ان کو سونے کے خزانے نہیں مل گئے۔ اُس کے نزدیک مال وزر جمع کرلینا ہی بہت دقیع تھا اور وہ بال کے بُنے ہوئے کپڑے پہننا بہت حقیر سمجھتا تھا۔ موسیٰؑ نے کہا میں عالموں کے پروردگار کا تیری طرف رسول ہوں اور یہ شرط کرکے آئے ہیں کہ اگر تو مسلمان ہوجائے گا تو تمہاری بادشاہی قائم اور عزّت باقی رہے گی۔ موسیٰؑ نے کہا کہ بنی اسرائیل کو میرے حوالے کردے میں ان کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ فرعون نے جب یہ حال دیکھا اپنے اہل دربار سے کہا کیا تم لوگوں نے کبھی ایسی کیفیت دیکھی تھی اور کہا کہ وہ تمہارے دین کو خراب کردے گا۔ فرعون نے اپنے اصحاب میں کسی سے کہا کہ اُٹھ کر موسیٰؑ کے ہاتھوں کو پکڑلے۔ اس غرض سے جو شخص بھی موسیٰؑ کے پاس آیا جبرئیلؑ نے اُس کو تلوار سے ہلاک کردیا۔ یہاں تک کہ چھ اشخاص قتل ہوئے۔ فرعون نے یہ دیکھ کر کہا کہ موسیٰؑ کو چھوڑدو۔ پھر فرعون نے کہا، کیا میں نے تمہاری تربیت نہیں کی جب تم بچّے تھے اور تم نے وہ کام کیا یعنی اس مرد کو مار ڈالا اور کافروں میں ہوگئے اور میری نعمتوں کو بھول گئے۔ موسیٰؑ نے کہا کہ ہاں میں نے کیا میں راستہ بھول گیا تھا پھر میں نے تم لوگوں سے گریز کی چونکہ مجھے خوف تھا پھر

ترجمہ، اور موسیٰ نے کہا اے ہمارے پروردگار تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں (بہت سا) سازوبرگ اور مال وزر دے رکھا ہے۔ اے پروردگار ان کا مال یہ ہے کہ تیرے رستے سے گمراہ کردیں۔ اے پروردگار ان کے مال کو برباد کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے کہ ایمان نہ لائیں جب تک عذاب الیم نہ دیکھ لیں ﴿۸۸﴾ خدا نے فرمایا کہ تمہاری دعا قبول کرلی گئی تو تم ثابت قدم رہنا اور بے عقلوں کے رستے نہ چلنا ﴿۸۹﴾

سورۃ یونس

میرے پروردگار نے مجھے علم و حکمت عطا کی اور اپنا پیغمبر بنایا اور وہ نعمت جس کا تو مجھ پر احسان رکھتا ہے کہ میری تربیت کی وہ اس سبب سے تھی کہ بنی اسرائیل کو تو نے غلام بنالیا تھا اور اُن کے فرزندوں کو ہلاک کرتا تھا۔ لٰہذا وہ تیری نعمت اُس بلا کے سبب سے تھی جس کا باعث تو خود تھا۔ فرعون نے پُوچھا پروردگار عالم کیا ہے اور کیا حقیقت رکھتا ہے؟ اُس کا مطلب خدا کی کیفیت معلوم کرنا تھا چونکہ وہ آثار سے پہنچانا جاتا ہے اس کی کنہ حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا اس لئے اس کے بارے میں کیونکر اور کیسے کا سوال غلط ہے، لٰہذا موسیٰؑ نے کہا کہ وہ آسمانوں اور زمینوں کا خالق ہے اور جو کچھ اُن کے درمیان میں ہے سب کا پالنے والا ہے اگر تم کو یقین آئے۔ فرعون نے تعجب کے ساتھ اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کیا نہیں سُنتے ہو میں کیفیت کے بارے میں پُوچھتا ہوں اور وہ خلق کے بارے میں جواب دیتا ہے۔ پھر موسیٰؑ سے کہا کہ اگر میرے سوا کسی اور خدا کے قائل ہوگے تو میں تم کو زندان میں بھیج دوں گا۔ موسیٰؑ نے کہا اگر ظاہری معجزہ لاؤں پھر بھی تو اعتقاد نہ کرے گا۔ فرعون نے کہا اگر سچّے ہو تو کوئی علامت اور معجزہ دکھاؤ۔ یہ سُنکر موسیٰؑ نے عصا کو زمین پر ڈال دیا۔ اُس کی دو شاخیں تھیں۔ وہ فوراً ایک زبردست اژدھا بن گیا اور اپنے منہ کو کھولا جس کا ایک حصّہ کو قصر کے اُوپر اور دوسرے کو قصر کے نیچے رکھا۔ اُس کے شکم سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں اور اُس نے فرعون کی جانب رُخ کیا۔ فرعون کا اُس کے خوف سے پیشاب خطا ہو گیا۔ چلایا اور فریاد کی کہ اے موسیٰؑ تم کو قسم دیتا ہوں اس دودھ کے حق کی جو تم نے ہمارے پاس رہ کر پیا ہے کہ اس کو پکڑ لو۔ جو لوگ اُس کی مجلس میں حاضر تھے سب کے سب بھاگ گئے۔ موسیٰؑ نے عصا کو

ترجمہ، پس انہوں نے اپنی لاٹھی ڈالی تو وہ اسی وقت صریح اژدہا بن گئی ﴿۳۲﴾ اور اپنا ہاتھ نکالا تو اسی دم دیکھنے والوں کے لئے سفید (براق نظر آنے لگا) ﴿۳۳﴾ فرعون نے اپنے گرد کے سرداروں سے کہا کہ یہ تو کامل فن جادوگر ہے ﴿۳۴﴾ چاہتا ہے کہ تم کو اپنے جادو (کے زور) سے تمہارے ملک سے نکال دے تو تمہاری کیا رائے ہے؟ ﴿۳۵﴾ انہوں نے کہا کہ اسے اور اس کے بھائی (کے بارے) میں کچھ توقف کیجیئے اور شہروں میں ہرکارے بھیج دیجیئے ﴿۳۶﴾ کہ سب ماہر جادوگروں کو (جمع کرکے) آپ کے پاس لے آئیں ﴿۳۷﴾

اُٹھالیااور اپناہاتھ گریبان سے نکالاجو آفتاب کے مانند روشن تھاجس کے نور کی روشنی سے آنکھیں خیرہ ہوگئیں۔ جب فرعون حیرت و وحشت سے ہوش میں آیااُس نے چاہاکہ موسیٰؑ کی تصدیق کرے اور اُن پر ایمان لائے۔ اُس کے وزیر ہامان نے کھڑے ہوکر کہااے اپنے وقت کے خداتو نے خدائی کی اور لوگوں نے تیری پرستش کی اب چاہتاہے کہ ایک بندہ کافرمانبردار ہوناچاہتاہے۔ اُس کے اُمراء ورؤساأس کے پاس جمع ہوئے اور کہنے لگے۔ کہ یہ مرد ساحراور بڑاچالاک ہے۔ تم کو زمین مصر سے جادو کے ذریعہ سے نکالناچاہتاہے لہٰذااس کے بارے میں تم کیاحکم دیتے ہواور تمہاری کیارائے ہے۔ اُن لوگوں نے کہاکہ موسیٰؑ اور اُن کے بھائی ہارونؑ کے معاملہ میں تامل کرو اور لوگوں کو مصر کے شہروں میں بھیجوکہ تمہارے پاس جادو گروں کو تلاش کرکے حاضر کریں اور ایک روز مقابلہ کے واسطے مقرر کیااور ساحروں کو جمع کیاکہ موسیٰؑ سے مقابلہ کریں۔ فرعون و ہامان خود بھی جادو جانتے تھےاور لوگوں پر سحر میں غالب ہوچکے تھے بلکہ فرعون تو جادو کے ذریعہ سے خدائی کادعویٰ کرتاتھا۔ روایت کے مطابق جب موسیٰؑ اور ہارونؑ فرعون کی مجلس میں داخل ہوئے تھے تو اُس کے حاضرین دربار حلال زادہ تھے اُن میں کوئی بھی ولدالزنا نہیں تھا، کیونکہ اگر اُن میں کوئی شخص زنازادہ ہوتاتو موسیٰؑ کے مارڈالنے کامشورہ دیتایہی سبب تھاکہ جس وقت فرعون نے موسیٰؑ کے بارے میں اُن لوگوں سے مشورہ کیاکسی ایک نے بھی نہ کہاکہ اُن کو مارڈالو بلکہ اُن کے بارے میں تاخیر غوروخوض اور دوسری تدبیروں کامشورہ دیا۔ (کسی نبی اور امام کو وہی قتل کرتا ہے جو ولدالزناہوتاہے)۔ غرض مصر کے شہروں سے ہزار ساحروں کو جمع کیا۔ ہزار میں سے ایک سواور سو میں سے اسی افراد کو انتخاب کیاجو سب سے زیادہ ماہر اور جاننے والے تھے۔ اُن

ترجمہ، کہنے لگاکہ موسیٰ تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ اپنے جادو (کے زور) سے ہمیں ہمارے ملک سے نکال دو ﴿۵۷﴾ تو ہم بھی تمہارے مقابل ایسا ہی جادو لائیں گے تو ہمارے اور اپنے ایک وقت مقرر کرلو کہ نہ تو ہم اس کے خلاف کریں اور نہ تم (اور یہ مقابلہ) ایک ہموار میدان میں (ہوگا) ﴿۵۸﴾ سورة طه

جادو گروں نے فرعون سے کہا کہ ہم سحر میں کمال رکھتے ہیں دُنیا میں ہم سے زیادہ جادو جاننے والا کوئی نہیں ہے اگر موسیٰؑ پر ہم غالب ہوں گے تو ہمیں کیا انعام ملے گا کہا اگر تم اُس پر غالب ہو جاؤ گے تو یقیناً میرے مقرب ہو جاؤ گے اور تم کو اپنی بادشاہی میں شریک کروگا۔ ساحروں نے کہا اگر موسیٰؑ ہم لوگوں کا سحر کو باطل کر دیا تو ہم سمجھ لیں گے کہ جو کچھ وہ لائے ہیں سحر کے قسم سے نہیں ہے نہ مکرو حیلہ ہے۔ ہم لوگ اُن پر ایمان لائیں گے اور اُن کی تصدیق کریں گے۔ فرعون نے کہا اگر موسیٰؑ تم پر غالب ہوں گے تو میں بھی اُن کی تصدیق کروں گا۔ لیکن اپنی تدبیر و کوشش کرو۔ غرضکہ ان لوگوں نے وعدہ کیا کہ عید کے روز جو اُن میں مقرر تھا موسیٰؑ میدان میں آئیں جب وہ دن آیا اور آفتاب بلند ہوا۔ فرعون کے تمام ساحر اور اُس کی تمام رعایا جمع ہوئی اور فرعون کے لئے ایک قبّہ بنایا گیا جس کی بلندی اسی گز تھی۔ اُس قبہ کو فولاد سے مڑ دیا گیا۔ اُس فولاد پر صیقل کیا گیا کہ جب آفتاب اُس پر چمکپتا اُس فولاد کی چمک سے کسی کو اُس کی طرف نظر کرنے کی تاب نہ تھی۔ فرعون وہامان آکر اُس فولاد کی چمک سے کسی کو اُس کی طرف نظر کرنے کی تاب نہ تھی۔ فرعون وہامان آکر اُس قصر میں بیٹھے تاکہ موسیٰؑ اور ساحروں کی جنگ دیکھیں۔ موسیٰؑ آسمان کی جانب دیکھتے تھے اور اپنے پروردگار کی وحی کے منتظر تھے۔ ساحروں نے موسیٰؑ کا یہ حال مشاہدہ کرکے فرعون سے کہا کہ ہم اس شخص کو آسمان کی جانب متوجہ دیکھتے ہیں اور ہمارا سحر آسمان پر نہیں پہنچ سکتا ہم تو تمہارے لئے اہل زمین کے سحر کے دفع کرنے کے ضامن ہوئے ہیں۔ ہم آسمانی معجزہ کا کوئی علاج نہیں کر سکتے۔ پھر ساحروں نے موسیٰؑ سے کہا کہ ابتداء تم کروگے یا ہم کریں۔ موسیٰؑ نے کہا کہ جو کچھ تم کو کرنا ہو کرو۔ یہ سُنکر ساحروں نے رسیوں اور لکڑیوں کو پھنکا اور کہا کہ فرعون کی عزّت کی قسم ہم لوگ غالب ہوں گے۔ وہ سب کے سب جادو کے ذریعہ

ترجمہ، موسیٰ نے کہا آپ کے لئے (مقابلے کا) دن نوروز (مقرر کیا جاتا ہے) اور یہ کہ لوگ اس دن چاشت کے وقت اکٹھے ہو جائیں ﴿۵۹﴾ تو فرعون لوٹ گیا اور اپنے سامان جمع کرکے پھر آیا ﴿۶۰﴾

سورۃ طٰہٰ

سے حرکت میں آئے تو لوگ ڈرے اور موسیٰؑ کے دل میں بھی خوف پیدا ہوا۔ اُن کو ربّ اعلیٰ کی جانب سے آواز آئی کہ مت ڈرو کیونکہ تم بلند تر ہو اور غالب آؤ گے۔ (موتف فرماتے ہیں کہ ساحروں کے جادو سے موسیٰؑ کے ڈرنے کے سبب میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ حضرت اس لئے ڈرے کہ مبادا معجزہ اور جادو کا معاملہ جاہلوں میں مشتبہ نہ ہو جائے اور وہ گمان کریں کہ جو کچھ موسیٰؑ کرتے ہیں وہ بھی اُن ہی ساحروں کے فعل کی طرح ہے)۔ خدا نے موسیٰؑ کو حکم دیا کہ اپنے عصا کو زمین پر ڈال دو تاکہ جو کچھ ان ساحروں نے بنایا ہے سب کو وہ اُچک لے اور کھا جائے کیونکہ اُن کا بنایا ہوا جادو ہے اور تمہارا فعل معجزۂ خداوند عالم ہے۔ تو پھر موسیٰؑ نے بھی اپنے عصا کو زمین پر ڈال دیا وہ قلعہ کے مانند بلند ہوا اور ایک بہت بڑا اژدھا ہو گیا اور زمین سے سر اُٹھایا اور اپنے دہن کو کھولا اور اپنے منہ کے اوپر کا سرا قصر فرعون کے اُوپر لے گیا اور نیچے کا سرا قصر کے نیچے رکھا۔ پھر واپس ہوا اور ساحروں کے تمام عصا اور رسیّوں کو کھا گیا۔ لوگ اُس کے خوف سے

ترجمہ، تو جادوگر ایک مقررہ دن کی میعاد پر جمع ہو گئے ﴿۳۸﴾ اور لوگوں سے کہہ دیا گیا کہ تم (سب) کو اکٹھے ہو کر جانا چاہیئے ﴿۳۹﴾ تاکہ اگر جادوگر غالب رہیں تو ہم ان کے پیرو ہو جائیں ﴿۴۰﴾ جب جادوگر آ گئے تو فرعون سے کہنے لگے اگر ہم غالب رہے تو ہمیں صلہ بھی عطا ہو گا؟ ﴿۴۱﴾ فرعون نے کہا ہاں اور تم مقربوں میں بھی داخل کر لئے جاؤ گے ﴿۴۲﴾ موسیٰ نے ان سے کہا کہ جو چیز ڈالنی چاہتے ہو، ڈالو ﴿۴۳﴾ تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور کہنے لگے کہ فرعون کے اقبال کی قسم ہم ضرور غالب رہیں گے ﴿۴۴﴾ پھر موسیٰ نے اپنی لاٹھی ڈالی تو وہ ان چیزوں کو جو جادوگروں نے بنائی تھیں یکایک نگلنے لگی ﴿۴۵﴾ تب جادوگر سجدے میں گر پڑے ﴿۴۶﴾ (اور) کہنے لگے کہ ہم تمام جہان کے مالک پر ایمان لے آئے ﴿۴۷﴾ جو موسیٰ اور ہارون کا مالک ہے ﴿۴۸﴾ فرعون نے کہا کیا اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے، بے شک یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔ سو عنقریب تم (اس کا انجام) معلوم کر لو گے کہ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں اطراف مخالف سے کٹوا دوں گا اور تم سب کو سولی پر چڑھوا دوں گا ﴿۴۹﴾ انہوں نے کہا کہ کچھ نقصان (کی بات) نہیں ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانے والے ہیں ﴿۵۰﴾ ہمیں امید ہے کہ ہمارا پروردگار ہمارے گناہ بخش دے گا۔ اس لئے کہ ہم اول ایمان لانے والوں میں ہیں ﴿۵۱﴾

سورۃ الشعراء

منہزم ہوئے۔ اُن کے بھاگنے میں دس ہزار مرد اور عورتیں اور بچّے پائمال ہو گئے۔ اُدھر سے واپس آکر اُس نے پھر فرعون اور ہامان کے قصر کا رُخ کیا۔ اُس کی دہشت سے ان دونوں کے پیشاب و پائخانے خطا ہو گئے کہ اُن کے کپڑے نجس ہو گئے اور سر کے بال سفید ہو گئے۔ موسیٰؑ بھی لوگوں کے ساتھ بھاگے تو خدا نے ان کو ندا کی کہ عصا کو اُٹھالو اور خوف نہ کرو کیونکہ میں اُس کو حالت اوّل میں پھیر دوں گا۔ حضرت نے اپنی چادر اپنے ہاتھ میں لپیٹ کر اُس کے دہن میں ڈالا اور اُس کی زبان کو پکڑا تو وہی عصا ہو گیا جو پہلے تھا۔ جب ساحروں نے اس ظاہر اور کھلے ہوئے معجزہ کو دیکھا تو سب کے سب سجدہ میں گر پڑے اور کہا ہم موسیٰؑ و ہارونؑ کے خدا پر ایمان لائے اور فرعون سے کہا کہ موسیٰؑ کا کام جادو نہیں ہے اگر جادو ہوتا تو چاہیئے تھا کہ ہماری رسیاں اور لکڑیاں باقی رہتیں۔ فرعون نے کہا جو لوگ اُس پر ایمان لائے ہیں اُن کے لڑکوں کو مار ڈالو اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دو اور کافروں کی تدبیر تو گمراہی کی ہے۔ قوم فرعون میں سے ایک مومن نے جو اپنا ایمان پوشیدہ رکھتا تھا اس نے کہا کہ کیا تم لوگ ایسے شخص کو مار ڈالنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار عالموں کا خدا ہے حالانکہ وہ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی جانب سے ظاہر معجزات لے کر آیا ہے۔ اگر وہ جھوٹ کہتا ہے تو اُس کا ضرر خود اُس پر عائد ہو گا اور اگر سچ کہتا ہے تو اُن نیکیوں میں سے جس کا وُہ تم سے وعدہ کرتا ہے کچھ تم کو ضرور پہنچے گی۔ اس لئے کہ خدا اُس کی ہدایت نہیں کرتا جو گناہ میں زیادتی کرنے والا اور بہت جھوٹ بولنے والا ہوتا ہے۔ اے میری قوم کے لوگو آج تم کو ملک اور بادشاہی حاصل ہے اور تم زمین مصر میں سب پر غالب ہو (لیکن یہ تو

ترجمہ، موسیٰ نے ان (جادوگروں) سے کہا کہ ہائے تمہاری کمبختی۔ خدا پر جھوٹ افتراء نہ کرو کہ وہ تمہیں عذاب سے فنا کر دے گا اور جس نے افتراء کیا وہ نامراد رہا ﴿٦١﴾ تو وہ باہم اپنے معاملے میں جھگڑانے اور چپکے چپکے سرگوشی لگے ﴿٦٢﴾ کہنے لگے یہ دونوں جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ اپنے جادو (کے زور) سے تم کو تمہارے ملک سے نکل دیں اور تمہارے شائستہ مذہب کو نابود کر دیں ﴿٦٣﴾ تو تم (جادو کا) سامان اکٹھا کرلو اور پھر قطار باندھ کر آؤ۔ آج جو غالب رہا وہی کامیاب ہوا ﴿٦٤﴾

سورة طه

بتلاؤ) اگر خدا کا عذاب ہماری جانب آئے تو کون ہماری مدد کرے گا۔ فرعون نے کہا میں تم کو وہی سمجھاتا ہوں جو خود سمجھے ہوئے ہوں اور تمہاری ہدایت نیکی اور صلاح کی طرف ہی کرتا ہوں۔

ترجمہ، بولے کہ موسیٰ یا تم (اپنی چیز) ڈالو یا ہم (اپنی چیزیں) پہلے ڈالتے ہیں ﴿٦٥﴾ موسیٰ نے کہا نہیں تم ہی ڈالو۔ (جب انہوں نے چیزیں ڈالیں) تو ناگہاں ان کی رسیاں اور لاٹھیاں موسی کے خیال میں ایسی آنے لگیں کہ وہ (میدان) میں ادھر اُدھر دوڑ رہی ہیں ﴿٦٦﴾ (اُس وقت) موسیٰ نے اپنے دل میں خوف معلوم کیا ﴿٦٧﴾ ہم نے کہا خوف نہ کرو بلاشبہ تم ہی غالب ہو ﴿٦٨﴾ اور جو چیز (یعنی لاٹھی) تمہارے داہنے ہاتھ میں ہے اسے ڈال دو کہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے اس کو نگل جائے گی۔ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے (یہ تو) جادو گروں کے ہتھکنڈے ہیں اور جادو گر جہاں جائے فلاح نہیں پائے گا ﴿٦٩﴾ (القصہ یوں ہی ہوا) تو جادو گر سجدے گر پڑے (اور) کہنے لگے کہ ہم موسیٰ اور ہارون کے پروردگار پر ایمان لائے ﴿٧٠﴾

حزبیل مومن اور بی بی آسیہ علیٰ کا ایمان لانا:

روایت کے مطابق وہ شخص حزبیل مومن تھے جو فرعون کے خزانچی تھے اور در پردہ ایمان لا چکا تھا اور سو سال تک اپنا ایمان پوشیدہ رکھا۔ وہ ایک مرض میں مبتلا تھے جس سے ان کی انگلیاں کر گئی تھیں اور اُن ہی ہاتھوں سے اُن کی طرف اشارہ کرتے تھے اور کہتے تھے اے قوم میری اطاعت کرو تاکہ میں راہ حق کی ہدایت کروں تو خدا نے اُن کے مکر سے اُن کو محفوظ رکھا۔ اے میری قوم والو یقیناً میں تمہارے لئے بھی روز بد سے دوسری جماعت کی طرح ڈرتا ہوں جس نے اگلے زمانہ میں پیغمبروں کی تکذیب کی اور اُن پر قوم نوح و عاد ثمود کی طرح عذاب نازل ہوا تھا۔ اور اُس جماعت کی طرح جو اُن کے بعد ہوئی اور خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا ۔اے میری قوم والو میں تمہارے لئے قیامت کے روز سے ڈرتا ہوں جس روز کہ جہنم کی طرف جاؤ گے اور کوئی تم کو عذاب خدا سے بچانے والا نہ ہو گا اور جس کو خدا چھوڑ دے اُس کی کون ہدایت

ترجمہ ،(فرعون) بولا کہ پیشتر اس کے میں تمہیں اجازت دوں تم پر ایمان لے آئے۔ بے شک وہ تمہارا بڑا (یعنی استاد) ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔ سو میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں (جانب) خلاف سے کٹوادوں گا اور کھجور کے تنوں پر سولی چڑھوادوں گا (اس وقت) تم کو معلوم ہو گا کہ ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیر تک رہنے والا ہے ﴿۷۱﴾ انہوں نے کہا جو دلائل ہمارے پاس آگئے ہیں ان پر اور جس نے ہم کو پیدا ہے اس پر ہم آپ کو ہر گز ترجیح نہیں دیں گے تو آپ کو جو حکم دینا ہو دے دیجیئے۔ اور آپ (جو) حکم دے سکتے ہیں وہ صرف اسی دنیا کی زندگی میں (دے سکتے ہیں) ﴿۷۲﴾ ہم اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور (اسے بھی) جو آپ نے ہم سے زبردستی جادو کرایا۔ اور خدا بہتر اور باقی رہنے والا ہے ﴿۷۳﴾ جو شخص اپنے پروردگار کے پاس گنہگار ہو کر آئے گا تو اس کے لئے جہنم ہے۔ جس میں نہ مرے گا نہ جیئے گا ﴿۷۴﴾ اور جو اس کے روبرو ایماندار ہو کر آئے گا اور عمل بھی نیک کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے لئے اونچے اونچے درجے ہیں ﴿۷۵﴾ (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اور یہ اس شخص کا بدلہ ہے جو پاک ہوا ﴿۷٦﴾ سورة طه

کرنے والا ہے اور بیشک تمہارے پاس پہلے معجزات اور واضح حجتوں کے ساتھ یوسفؑ آئے اور تم
برابر ان کی رسالت میں شک کرتے رہے۔ یہاں تک کہ وُہ دنیا سے چلے گئے اور تم نے کہا کہ خدا
اُن کے بعد ہر گز کوئی پیغمبر نہ بھیجے گا۔ اسی طرح خدا اس کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے جو بہت زیادہ
گناہ کرنے والا اور شک کرنے والا ہے۔ پھر اُس نے کہا جو ایمان لایا تھا کہ اے میری قوم کے لوگو
میری پیروی کرو تاکہ میں تمہاری ہدایت خیر وصلاح کی راہ تر کروں اے قوم والو اس دُنیا کی زندگی
میں بہت تھوڑا نفع ہے لیکن آخرت ہمیشہ کا مستقر اور مقام ہے۔ اے قوم والو میں تم کو نجات کے
راستہ پر بلاتا ہوں اور تم مجھ کو جہنم کی دعوت دیتے ہو اور چاہتے ہو کہ میں کافر ہو جاؤں اور خدا کا
اُس چیز کو شریک قرار دوں جس کا مجھے کوئی علم نہیں اور میں تم کو غالب اور بخشنے والے خدا کی
طرف بلاتا ہوں اور تم مجھ کو جن کی طرف بلاتے ہو اُن کی طرف دعوت کا کوئی حق نہیں ہے اس
لئے کہ ہماری بازگشت خدا کی طرف ہے اور یقیناً زیادہ نافرمانی کرنے والے اصحاب جہنم ہیں اور
بہت جلد میری باتوں کو یاد کرو گے اور میں تو اپنے کام خدا کو سپرد کرتا ہوں اور اُس پر چھوڑتا ہوں۔
یقیناً وہ بندوں کے حالات سے بخوبی واقف ہے تو خدا نے اُس کو بدی کے نقصانات سے جو اُس کے
لئے وہ لوگ کرتے تھے محفوظ رکھا۔ حزبیل آل فرعون اور قوم فرعون کو خدا کی یگانہ پرستی اور

ترجمہ، اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک مومن شخص جو اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتا تھا کہنے لگا کیا
تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار خدا ہے اور وہ تمہارے پروردگار (کی
طرف) سے نشانیاں بھی لے کر آیا ہے۔ اور اگر وہ جھوٹا ہو گا تو اس کے جھوٹ کا ضرر اسی کو ہو گا۔ اور
اگر سچا ہو گا تو کوئی سا عذاب جس کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے تم پر واقع ہو کر رہے گا۔ بے شک خدا اس
شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو بے لحاظ جھوٹا ہے ﴿۲۸﴾ اے قوم آج تمہاری ہی بادشاہت ہے اور تم
ہی ملک میں غالب ہو۔ (لیکن) اگر ہم پر خدا کا عذاب آگیا تو (اس کے دور کرنے کے لئے) ہماری مدد
کون کرے گا۔ فرعون نے کہا کہ میں تمہیں وہی بات سُجھاتا ہوں جو مجھے سوجھی ہے اور وہی راہ بتاتا
ہوں جس میں بھلائی ہے ﴿۲۹﴾ تو جو مومن تھا وہ کہنے لگا کہ اے قوم مجھے تمہاری نسبت خوف ہے
کہ (مبادا) تم پر اور اُمتوں کی طرح کے دن کا عذاب آجائے ﴿۳۰﴾

موسیٰؑ کی پیغمبری کی طرف دعوت دیتے تھے اور فرعون کی خدائی سے بیزار رہنے کی تبلیغ کرتے تھے۔ چغلخوروں نے فرعون سے جاکر کہا کہ حزبیل لوگوں کو تیری مخالفت پر آمادہ کرتے ہیں اور تیرے دشمنوں کی تیری دشمنی میں امداد کرتے ہیں۔ فرعون نے کہا کہ وُہ میرے چچا کالڑکا ہے۔ میری مملکت پر میرا خلیفہ اور میرا ولی عہد ہے۔ اگر جیسا کہ تم لوگ کہتے ہو اُس نے کیا ہوگا تو میرے عذاب مستحق ہوگا۔ اس لئے کہ پھر اُس نے میری نعمتوں کو ضائع کیا اور اگر تم لوگوں نے جھوٹ کہا ہے تو میرے بدترین عذاب کے مستحق ہوئے ہو کیونکہ تم نے اُس پر افترا کیا۔ پھر حکم دیا کہ اُن لوگوں کے ساتھ حزبیل کو حاضر کیا اور دو شخصوں کو حزبیل کو بلانے کے لئے بھیجا۔ اُن دونوں نے حزبیل کو پہاڑوں میں پایا اور وہ نماز میں مشغول تھے اور صحرا کے جانور ان کے گرد جمع تھے۔ جب اُن دونوں نے ارادہ کیا کہ اثنائے نماز میں اُن کو گرفتار کریں حق تعالیٰ نے ایک جانور کو حکم دیا جو اونٹ کے مانند بڑا تھا وہ حزبیل اور اُن دونوں کے درمیان حائل ہو گیا اور اُن دونوں کو دفع کیا یہاں تک کہ حزبیل نماز سے فارغ ہوئے۔ اُن کی نظر اُن دونوں پر پڑی۔ ڈرے اور کہا خداوندا مجھ کو فرعون کے شر سے پناہ دے اس لئے کہ تو میرا خدا ہے اور تجھ پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور تجھ پر ایمان لایا ہوں اور تیری ہی طرف میری بازگشت ہے اے میرے مالک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اگر یہ دونوں میرے ساتھ بدی کا ارادہ کریں تو ان پر جلد فرعون کو مسلط کر اور نیک ارادہ رکھتے ہوں تو ان کی ہدایت کر۔ اُن کو دیکھ کر وہ دونوں واپس ہوئے اثنائے راہ میں ایک نے دوسرے سے کہا کہ میں تو فرعون سے اُس کا حال پوشیدہ رکھوں گا۔ اگر وہ مارا جائے تو ہم کو کیا فائدہ ہوگا۔ دوسرے نے کہا کہ فرعون کی عزّت کی قسم میں تو ضرور کہوں گا۔ جب دربار میں

ترجمہ، (غرض موسیٰ اور ہارون فرعون کے پاس گئے) اس نے کہا کہ موسیٰ تمہارا پروردگار کون ہے؟ ﴿۴۹﴾ کہا کہ ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی شکل وصورت بخشی پھر راہ دکھائی ﴿۵۰﴾ کہا تو پہلی جماعتوں کا کیا حال؟ ﴿۵۱﴾ کہا کہ ان کا علم میرے پروردگار کو ہے (جو) کتاب میں (لکھا ہوا ہے)۔ میرا پروردگار نہ چوکتا ہے نہ بھولتا ہے ﴿۵۲﴾

آیا لوگوں کے سامنے جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا اور دوسرے نے پوشیدہ کیا۔ جب حزبیل فرعون کے پاس آئے تو اُس نے حزبیل کے روبرو کہا کہ تو فرعون کی خدائی سے انکار اور اس کی نعمتوں کو پامال کرتا ہے۔ حزبیل نے کہا اے بادشاہ کیا آپ نے کبھی مجھ سے جھوٹ سُنا ہے۔ اُس نے کہا نہیں، انہوں نے کہا تو ان لوگوں سے دریافت کیجئے کہ اُن کا خدا کون ہے کہا فرعون ہمارا پروردگار ہے کہا ان سے پوچھئے کہ کس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اُن لوگوں نے کہا فرعون نے۔ کہا ان سے پوچھئے کہ کون ان کا روزی دینے والا اور ان کی ضروریات کا کفالت کرنے والا ہے اور کون برائیوں کو ان سے دفع کرتا ہے۔ اُن لوگوں نے کہا فرعون۔ حزبیل نے کہا اے بادشاہ میں آپ کو اور تمام حاضرین کو گواہ کرتا ہوں کہ ان کا پروردگار میرا پروردگار ہے ان کا خالق میرا خالق ہے ان کا رازق میرا رازق ہے۔ ان کی معیشت کی اصلاح کرنے والا میری معیشت کی بھی اصلاح کرنے والا ہے اور میرا پالنے والا، پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا ان کے پروردگار، خالق اور روزی دینے والے کے سوا اور کوئی دوسرا نہیں ہے اور اے بادشاہ تجھ کو اور کل حاضرین کو میں گواہ کرتا ہوں کہ ہر پروردگار، خالق اور رازق جو ان لوگوں کے پروردگار خالق اور رازق کے علاوہ ہے میں اُس سے بیزار ہوں اور اُس کی پروردگاری سے بھی اور اُس کی خدائی سے انکار کرتا ہوں۔ حزبیل کی غرض اُن کے واقعی خالق ورازق اور پروردگار سے تھی جو تمام جہانوں کا خدا ہے۔ اس لئے یہ نہیں کہا کہ وہ پروردگار جس کی یہ لوگ کہتے ہیں بلکہ یہ کہا کہ ان کا پروردگار۔ یہ مفہوم فرعون اور اس کے دربار کے حاضرین پر پوشیدہ تھا۔ اُن لوگوں نے سمجھا کہ وہ کہتے ہیں کہ فرعون میرا پروردگار،

ترجمہ، وہ (وہی تو ہے) جس نے تم لوگوں کے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے لئے رستے جاری کئے اور آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس سے انواع واقسام کی مختلف روئید گیاں پیدا کیں ﴿۵۳﴾ کہ (خود بھی) کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو بھی چراؤ۔ بے شک ان (باتوں) میں عقل والوں کے لئے (بہت سی) نشانیاں ہیں ﴿۵۴﴾ اسی (زمین) سے ہم تم کو پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے دوسری دفعہ نکالیں گے ﴿۵۵﴾ اور ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں مگر وہ تکذیب و انکار ہی کرتا رہا ﴿۵۶﴾

خالق ورازق ہے۔ غرض کہ فرعون نے اُس جماعت پر عتاب کیااور کہااے بد کرداروں میرے اور میرے ابن عم اور میرے یاور کے درمیان فساد کرنے والو تم لوگ میرے عذاب کے مستحق ہوئے۔ کیونکہ تم لوگ چاہتے ہو کہ میرے معاملہ کو خراب کرو اور میرے ابن عم کو ہلاک کرو اور میری بادشاہی میں رخنہ ڈالو پھر حکم دیا کہ ان لوگوں کو لٹاکے اُن کے زانوؤں کو سینہ پر رکھ کے کیلیں ٹھونک دیں اور آرے چلانے والوں کو بلا کر حکم دیا تو ان لوگوں نے ان کے گوشت کو آرے سے ہڈی سے جدا کیا۔ یہ ہے جو خدا فرماتا ہے کہ حق تعالیٰ نے اُس کو اُن کے بُرے فریبوں سے محفوظ رکھا جبکہ اُس کی بُرائی فرعون سے لوگوں نے بیان کی تاکہ وہ اُس کو ہلاک کرے لیکن بجائے اُس کے آل فرعون پر بدترین عذاب نازل ہوا یعنی اُس جماعت کو جس نے فرعون سے اُس کی بُرائی بیان کی زمین پر میخوں سے سی دیا اور ان کے گوشت کو آرے سے ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ بس آل فرعون نے اُس مومن پر غلبہ کیا اور اُس کو پارہ پارہ کیا لیکن خدا نے اُس کو محفوظ رکھا اس سے کہ وہ دین حق سے برگشتہ ہو۔ بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ پیغمبروں کی بخوبی تصدیق کرنے والے صدیق تین ہیں، مومن آل فرعون، مومن آل یاسین اور اُن میں سب سے افضل علیؑ بن ابیطاب صلوات اللہ علیہ ہیں۔ منقول ہے کہ بہترین زنان بہشت چار عورتیں ہیں جن کے نام خدیجہؑ بنت خویلد، فاطمہؑ زہراؑ بنت محمدؐ، مریمؑ بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زن

ترجمہ، اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور دلیل روشن دے کر بھیجا ﴿۲۳﴾ (یعنی) فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے کہا کہ یہ تو جادوگر ہے جھوٹا ﴿۲۴﴾ غرض جب وہ ان کے پاس ہماری طرف سے حق لے کر پہنچے تو کہنے لگے کہ جو اس کے ساتھ (خدا پر) ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دو۔ اور کافروں کی تدبیریں بے ٹھکانے ہوتی ہیں ﴿۲۵﴾ اور فرعون بولا کہ مجھے چھوڑو کہ موسیٰ کو قتل کر دوں اور وہ اپنے پروردگار کو بلالے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ (کہیں) تمہارے دین کو نہ بدل دے یا ملک میں فساد (نہ) پیدا کر دے ﴿۲۶﴾ موسیٰ نے کہا کہ میں ہر متکبر سے جو حساب کے دن (یعنی قیامت) پر ایمان نہیں لاتا۔ اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ لے چکا ہوں ﴿۲۷﴾ سورۃ مومن

فرعون۔ ایک روایت کے مطابق حزبیل جو مومن تھے اور فرعون کے خزانچی تھے۔ انہوں نے ہی مادر موسیٰؑ کے لئے تابوت بنایا تھا۔ انہوں نے اپنے ایمان کو سو سال تک پوشیدہ رکھا۔ یہاں تک کہ جس روز موسیٰؑ ساحروں پر غالب ہوئے اس روز اپنا ایمان ظاہر کیا اور ساحروں کے ساتھ قتل کئے گئے۔ حزبیل کی زوجہ فرعون کی لڑکیوں کی مشاطہ تھی اور مومنہ تھی۔ ایک روز کنگھی اُس کے ہاتھ سے گر پڑی کہا بسم اللہ۔ فرعون کی دختر نے کہا کیا میرے باپ کے لئے کہا نہیں بلکہ اس کے بارے میں کہتی ہوں جو میرا اور تیرا اور تیرے باپ کا پروردگار ہے اُس نے کہا میں اپنے باپ سے بیان کروں گی اُس نے کہہ دینا۔ لڑکی نے وہ قصہ فرعون سے بیان کیا۔ اُس نے اُس مومنہ کو مع اُس کے بچوں کے طلب کیا اور پوچھا تیرا پروردگار کون ہے۔ جواب دیا میرا پروردگار اور تیرا وہی ہے جو تمام جہانوں کا خدا ہے تو اُس نے ایک تانبے کا تنور منگایا اور اُس میں آگ روشن کر کے اُس مومنہ کو مع اُس کے بچّوں کے طلب کیا۔ اُس عورت نے کہا میری خواہش ہے کہ میری اور میرے بچوں کی ہڈیاں جمع کر کے زمین میں دفن کرا دینا۔ اُس نے کہا چونکہ ہم پر تیرا حق ہے لٰہذا ایسا ہی کروں گا پھر حکم دیا تو اُس کے ایک ایک فرزند کو آگ میں ڈالا۔ جب آخری بچّہ کو جو شیر خوار تھا۔ آگ میں ڈالا وہ بحکم خدا گویا ہوا کہ اے مادر مہربان صبر کیجئے کیونکہ آپ حق پر ہیں پھر اُس مومنہ کو بھی تنور میں ڈال دیا۔ آسیہ کے بارے میں یہ ہے کہ وہ بنی اسرائیل سے تھیں اور مومنہ مخلصہ تھیں۔ فرعون کے محل میں پوشیدہ طور پر خدا کی عبادت کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ فرعون

ترجمہ، کہ تمام ماہر جادوگروں کو آپ کے پاس لے آئیں ﴿۱۱۲﴾ (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) اور جادوگر فرعون کے پاس آپہنچے اور کہنے لگے کہ اگر ہم جیت گئے تو ہمیں صلہ عطا کیا جائے ﴿۱۱۳﴾ (فرعون نے) کہا ہاں (ضرور) اور (اس کے علاوہ) تم مقربوں میں داخل کر لیے جاؤ گے ﴿۱۱۴﴾ (جب فریقین روزِ مقررہ پر جمع ہوئے تو) جادوگروں نے کہا کہ موسیٰ یا تو تم (جادو کی چیز) ڈالو یا ہم ڈالتے ہیں ﴿۱۱۵﴾ (موسیٰ نے) کہا تم ہی ڈالو۔ جب انہوں نے (جادو کی چیزیں) ڈالیں تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا (یعنی نظر بندی کر دی) اور (لاٹھیوں اور رسیوں کے سانپ بنا بنا کر) انہیں ڈرا دیا اور بہت بڑا جادو دکھایا ﴿۱۱۶﴾

نے زن حزبیل کو قتل کیا۔ اُس وقت آسیہ نے دیکھا کہ اُس مومنہ کی روح فرشتے آسمان پر لے جاتے ہیں اُن کا یقین اور بھی زیادہ ہو گیا اسی اثنا میں فرعون اُن کے پاس آیا اور اس مومنہ کا قصہ آسیہ سے بیان کیا۔ آسیہ نے کہا اے فرعون تجھ پر وائے ہو یہ کیا جرات ہے جو خدا کے مقابلہ میں تو کر رہا ہے۔ فرعون نے کہا تو بھی اُسی عورت کی طرح دیوانی ہو گئی ہے۔ آسیہ نے کہا نہیں بلکہ میں اُس خدا پر ایمان لائی ہوں جو میرا اور تیرا اور تمام عالم کا پروردگار ہے۔ یہ سُن کر فرعون نے مادر آسیہ کو طلب کیا اور کہا کہ تیری لڑکی دیوانی ہو گئی ہے اُس سے کہہ دے کہ موسیٰؑ کے خدا سے انکار کرے ورنہ موت کا مزہ اُس کو بھی چکھاتا ہوں۔ ماں نے ہر چند سمجھایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا تو فرعون کے حکم سے اُن کو جلادوں نے دھوپ میں عذاب کیا اور چار میخوں پر کھینچا۔ حق تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا انہوں نے اُن پر سایہ کیا۔ جس وقت اُن پر عذاب کیا جا رہا تھا اُن کے پاس حضرت موسیٰؑ کا گذر ہوا آپ نے دُعا کی تو خدا نے سزا کی تکلیف اُن سے زائل کر دی۔ یعنی فرعون کے عذاب کی اُن کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ اُس حال میں آسیہ نے کہا خدایا میرے لئے بہشت میں ایک مکان بنا

ترجمہ، (اس وقت) ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ تم بھی اپنی لاٹھی ڈال دو۔ وہ فوراً (سانپ بن کر) جادوگروں کے بنائے ہوئے سانپوں کو (ایک ایک کر کے) نگل جائے گی ﴿۱۱۷﴾ تو حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ فرعونی کرتے تھے، باطل ہو گیا ﴿۱۱۸﴾ اور وہ مغلوب ہو گئے اور ذلیل ہو کر رہ گئے ﴿۱۱۹﴾ (یہ کیفیت دیکھ کر) جادوگر سجدے میں گر پڑے ﴿۱۲۰﴾ اور کہنے لگے کہ ہم جہان کے پروردگار پر ایمان لائے ﴿۱۲۱﴾ یعنی موسیٰ اور ہارون کے پروردگار پر ﴿۱۲۲﴾ فرعون نے کہا کہ پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے؟ بے شک یہ فریب ہے جو تم نے مل کر شہر میں کیا ہے تاکہ اہلِ شہر کو یہاں سے نکال دو۔ سو عنقریب (اس کا نتیجہ) معلوم کر لو گے ﴿۱۲۳﴾ میں (پہلے تو) تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹوا دوں گا پھر تم سب کو سولی چڑھوا دوں گا ﴿۱۲۴﴾ وہ بولے کہ ہم تو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ﴿۱۲۵﴾ اور اس کے سوا تجھ کو ہماری کون سی بات بری لگی ہے کہ جب ہمارے پروردگار کی نشانیاں ہمارے پاس آ گئیں تو ہم ان پر ایمان لے آئے۔ اے پروردگار ہم پر صبر و استقامت کے دہانے کھول دے اور ہمیں (ماریو تو) مسلمان ہی ماریو ﴿۱۲۶﴾ سورۃ الأعراف

توخطاب ہوا کہ اُوپر نگاہ کرو۔ جب دیکھا اپنی جگہ بہشت میں نظر آئی تو خنداں ہوئیں۔ فرعون نے کہا دیکھو اس کے جنون کو کہ میں اُسی کو عذاب کرتا ہوں اور وہ ہنستی ہے۔ غرضکہ وہ رحمت الٰہی سے واصل ہوئیں۔ خدا نے سورۃ تحریم میں فرمایا ہے کہ خدا نے ان عورتوں کی مثال جو ایمان لائی ہیں زن فرعون سے دی ہے جس وقت کہ اُس نے دُعا کی کہ پروردگارا میرے لئے اپنے نزدیک بہشت میں ایک مکان بنا اور فرعون اور اُس کے عمل سے نجات دے اور ظالموں کے گروہ سے مجھ کو محفوظ رکھ۔

ترجمہ، اور فرعون نے حکم دیا کہ سب کامل فن جادوگروں کو ہمارے پاس لے آؤ (۷۹) جب جادوگر آئے تو موسیٰ نے ان سے کہا تم کو جو ڈالنا ہے ڈالو (۸۰) جب انہوں نے (اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو) ڈالا تو موسیٰ نے کہا کہ جو چیزیں تم (بنا کر) لائے ہو جادو ہے خدا اس کو بھی نیست و نابود کردے گا۔ خدا شریروں کے کام سنوارا نہیں کرتا (۸۱) اور خدا اپنے حکم سے سچ کو سچ ہی کردے گا اگرچہ گنہگار برا ہی مانیں (۸۲) تو موسیٰ پر کوئی ایمان نہ لایا۔ مگر اس کی قوم میں سے چند لڑکے (اور وہ بھی) فرعون اور اس کے اہل دربار سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں وہ ان کو آفت میں نہ پھنسادے۔ اور فرعون ملک میں متکبر و متغلب اور (کبر و کفر) میں حد سے بڑھا ہوا تھا (۸۳) سورۃ یونس

بنی اسرائیل کا موسیٰؑ پر ایمان لانا:

روایت کے مطابق ساٹھ ہزار بنی اسرائیل موسیٰؑ پر ایمان لائے اور ان کے مطیع ہوئے۔ فرعون اُن پر غضبناک ہوا کہ اس پر ایمان لاتے ہو قبل اس کے میں اجازت دوں۔ کیا موسیٰؑ تمہارا بزرگ ہے اُس نے تم کو جادو سکھایا ہے تم کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کروں گا۔ یقیناً تمہارے ہاتھ پیروں کو ایک دوسرے کے مخالف جانب سے قطع کروں گا اور سب کو خرمے کے درختوں پر سولی دُوں گا۔ ان لوگوں نے کہا کہ تیری کوشش سے ہم کو کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے کہ ہم اپنے پروردگار کی جانب واپس ہوئے ہیں اور ہم کو اُمید ہے کہ وہ ہمارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اس سبب سے کہ ہم پہلے گروہ ہیں جو اُس کے پیغمبر پر ایمان لائے ہیں۔ جس وقت بنی اسرائیل موسیٰؑ پر ایمان لائے فرعون کی قوم کے رؤسا نے اس سے کہا تو موسیٰؑ اور اس کی قوم کو چھوڑے دیتا ہے تا کہ زمین میں فساد پھیلائیں اور تجھ کو اور تیرے خداؤں کو ترک کر دیں۔ (کیونکہ فرعون پہلے بتوں کی پرستش کرتا تھا اور بعد میں خدائی کا دعویٰ کرنے لگا)۔ یہ سُن کر فرعون نے کہا کہ عنقریب اُن کے لڑکوں کو قتل کر دوں گا اور اُن کی لڑکیوں کو قید کروں گا اور ہم لوگ تو اُن پر مسلط ہیں۔ فرعون نے بنی اسرائیل سے بدلہ لینے کے لئے ایک تدبیر یہ کی کہ بنی اسرائیل کے بعام میں زہر ملوا دیتا تھا اور ان کو ہلاک کرتا تھا۔ اُس نے ایک مرتبہ یکشنبہ

ترجمہ، پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ گنہگار لوگ تھے ﴿۷۵﴾ تو جب ان کے پاس ہمارے ہاں سے حق آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے ﴿۷۶﴾ موسیٰ نے کہا کیا تم حق کے بارے میں جب وہ تمہارے پاس آیا یہ کہتے ہو کہ یہ جادو ہے۔ حالانکہ جادوگر فلاح نہیں پانے کے ﴿۷۷﴾ وہ بولے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ جس (راہ) پر ہم اپنے باپ دادا کو پاتے رہے ہیں اس سے ہم کو پھیر دو۔ اور (اس) ملک میں تم دونوں کی ہی سرداری ہو جائے اور ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۷۸﴾ سورۃ یونس

کے دن جو فرعون کی عید کا دن تھا۔ بنی اسرائیل کو ضیافت کے لئے طلب کیا اور دستر خوان بچھوایا۔ اُس کے حکم سے تمام کھانوں میں زہر ملادیا گیا۔ اس وقت موسیٰؑ کو خدا نے وحی کی کہ فلان دوا ان لوگوں کو کھلادو تاکہ فرعون کا زہر اُن پر اثر نہ کرے موسیٰؑ چھ سو بنی اسرائیل کے ساتھ فرعون کے ضیافت خانہ میں تشریف لائے۔ عورتوں اور بچوں کو واپس کر دیا اور بنی اسرائیل کو تاکید کر دی کہ جب تک فرعون خود اجازت نہ دے ہاتھ کھانے کی طرف نہ بڑھانا اور اُس دوا کو تمام لوگوں کو کھلادیا اُس کی خوراک اسی قدر تھی جتنی کہ سوئی کے ناکہ میں آسکتی ہے۔ جب بنی اسرائیل نے کھانے کے خوانوں کو دیکھا اُن پر جمع ہو گئے اور جس قدر ممکن ہوا کھایا۔ فرعون نے مخصوص طعام موسیٰؑ و ہارونؑ اور یوشعؑ بن نون اور تمام نیک لوگوں کے لئے ایک خاص مقام پر ترتیب دیا تھا۔ اُن میں زیادہ زہر ملایا تھا۔ جب اُن لوگوں کو بُلایا کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ سوا اپنے اور اپنے بڑے بڑے امراء کے کسی کو تم لوگوں کی خدمت کی اجازت نہ دوں گا۔ پھر خود کھلانے پر آمادہ ہوا اور ہر لحظہ کھانے میں تازہ زہر ملایا جاتا تھا۔ جب وُہ لوگ کھانے سے فارغ ہوئے۔ موسیٰؑ نے کہا ہم بنی اسرائیل کی عورتوں اور اُن کے بچوں کو اپنے ساتھ نہیں لائے۔ اُس نے کہا ہم اُن لوگوں کے لئے بھی کھانا دیتے ہیں جب وہ لوگ بھی کھانے سے فارغ ہو گئے۔ موسیٰؑ اپنی قوم کے ساتھ اپنے لشکر گاہ کو واپس گئے۔ فرعون نے اپنے لشکر والوں کے لئے بغیر زہر کا کھانا تیار کرایا تھا۔ لیکن جس نے بھی وُہ کھانا کھایا اُسی وقت آہ کی اور مر گیا۔ غرضکہ اس سبب سے ستر ہزار مرد اور ایک لاکھ ساٹھ ہزار عورتیں قوم فرعون کی ہلاک ہوئیں۔ علاوہ چوپایوں اور

ترجمہ، اور ان سے پہلے ہم نے قوم فرعون کی آزمائش کی اور ان کے پاس ایک عالی قدر پیغمبر آئے ﴿۱۷﴾ (جنہوں نے) یہ (کہا) کہ خدا کے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں ﴿۱۸﴾ اور خدا کے سامنے سرکشی نہ کرو۔ میں تمہارے پاس کھلی دلیل لے کر آیا ہوں ﴿۱۹﴾ اور اس (بات) سے کہ تم مجھے سنگسار کرو اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں ﴿۲۰﴾ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ ﴿۲۱﴾ تب موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ نافرمان لوگ ہیں ﴿۲۲﴾

حیوانات کے۔ لیکن موسیٰؑ کی قوم کا ایک آدمی بھی ہلاک نہ ہوا۔ یہ واقعہ فرعون اور اُس کے اصحاب کے انتہائی تعجب کا سبب ہوا لیکن پھر بھی وہ لوگ ایمان نہ لائے۔ ہامان نے فرعون سے کہا کہ جو لوگ موسیٰؑ پر ایمان لائے ہیں اُن کی جستجو کر اور جو تجھ کو مل جائے اُس کو قید کر دے۔ یہ سُن کر فرعون نے اُن لوگوں کو قید کر دیا۔ بنی اسرائیل نے موسیٰؑ سے عرض کی کہ آپ کے آنے سے قبل ہمارے لڑکوں کے قتل سے ہم کو اذیت پہنچتی تھی اور آپ کے آنے کے بعد ہم کو یہ آزار پہنچتا ہے کہ ہم قید کئے جاتے ہیں۔ موسیٰؑ نے کہا کہ نزدیک ہے کہ خدا تمہارے دشمن کو ہلاک کریگا اور تم کو زمین میں اُس کا جانشین قرار دے گا۔ لہٰذا غور کرو کہ اُس کا شکر کیونکر ادا کرو گے۔ پھر حق تعالیٰ نے قوم فرعون پر طوفان ٹڈی جوں اور مینڈک اور خون مسلّط کیا اور متواتر علامتیں اس پر ظاہر ہوئیں۔ اور جب کوئی نعمت اُن کو ملتی تو کہتے تھے کہ ہماری برکت کے سبب سے ہے اور جب کوئی بلا اُس پر نازل ہوتی تو کہتے کہ یہ موسیٰؑ اور اُس کی قوم کی نحوست کے سبب سے ہے۔ غرض جب قحط اور میوؤں کی کمی اور طرح طرح کی بلاؤں میں گرفتار ہوئے پھر بھی بنی اسرائیل کی تکلیف سے باز نہیں آئے۔ موسیٰؑ نے فرعون کے پاس جا کر کہا کہ بنی اسرائیل سے دست بردار ہو جا، مگر اس نے قبول نہ کیا تو موسیٰؑ نے ان لوگوں پر نفرین کی۔ حق تعالیٰ نے طوفان آب اُن پر بھیجا۔ جس نے قبطیوں کے تمام مکانات و عمارات کو برباد کر دیا اور سب نے جنگلوں میں جا کر خیمے نصب کئے۔ قبطیوں کے مکانات برباد ہو گئے لیکن ایک قطرہ پانی بنی اسرائیل کے مکانوں میں داخل نہ ہوا۔ پانی ان کی زمینوں میں جمع ہو گیا کہ زراعت بھی وہ نہ کر سکتے تھے تو فرعون نے موسیٰؑ سے کہا کہ اپنے پروردگار سے دُعا کرو کہ اس طوفان کو ہم سے دفع کر دے تو ہم تم پر ایمان

ترجمہ، اور قوم فرعون میں جو سردار تھے کہنے لگے کہ کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دیجیے گا کہ ملک میں خرابی کریں اور آپ سے اور آپ کے معبودوں سے دست کش ہو جائیں۔ وہ بولے کہ ہم ان کے لڑکوں کو قتل کر ڈالیں گے اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیں گے اور بے شک ہم ان پر غالب ہیں

لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ بھیج دیں گے۔ حضرت نے دُعا کی اور اُن سے طوفان دُور ہو گیا لیکن وہ لوگ ایمان نہ لائے۔ حق تعالیٰ نے اُس سال اُن کو کافی غلہ اور بیحد میوے عطا کئے ان لوگوں نے کہا کہ یہ طوفان ہمارے لئے ایک نعمت تھا۔ پھر اُن کی سرکشی میں اور زیادتی ہو گئی۔ روایت کے مطابق دوسرے مہینے یا دوسرے سال حق تعالیٰ نے موسیٰؑ پر وحی کی تو آپ نے عصا سے مشرق و مغرب کی جانب اشارہ کیا۔ دونوں طرف سے ٹڈیاں ابر سیاہ کے مانند ان لوگوں کی جانب آئیں اور اُن کی تمام زراعتوں، پھلوں اور درختوں کو کھا گئیں۔ اُس کے بعد اُن کے کپڑے، سامان، دروازوں، جالیوں، لکڑیوں اور آہنی میخوں کو کھایا، پھر اُن کے جسموں پر حملہ آور ہوئیں اور اُن کی داڑھی اور سروں کے بال کھا گئیں لیکن بنی اسرائیل اور راحیل کے مکانوں میں داخل نہ ہوئیں اور اُن کے اموال کو کوئی نقصان نہ پہنچایا۔ پس فرعون کی قوم اُس کے پاس فریاد کے لئے آئی۔ اُس نے موسیٰؑ کے پاس سب کو بھیج دیا کہ اس بلا کو ہم سے دُور کر دو ہم تم پر ایمان لائیں اور بنی اسرائیل کو قید سے رہا کر دیں۔ موسیٰؑ صحرا کی جانب گئے اور آپ نے اپنے عصا سے مشرق کی جانب اشارہ کیا اُسی وقت وہ ٹڈیاں جس طرف سے آئی تھیں واپس چلی گئیں اور ایک بھی باقی نہ رہی۔ پھر ہامان نے فرعون کو بہکایا اور بنی اسرائیل کی رہائی سے باز رکھا پھر تیسرے مہینے یا تیسرے سال قمل کو اُن پر مسلط کیا، بعض قمل کو بڑی جوئیں کہتے ہیں اور بعض چھوٹی ٹڈیاں بتلاتے ہیں جن کے پر نہ تھے وہ اُن کی زراعتوں پر مسلط ہوئیں اور جڑ سے اُکھاڑ ڈالا۔ اور بعض روایتوں میں یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کو حکم دیا تو وہ مصر کے ایک شہر کے ایک سفید

ترجمہ، موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا سے مدد مانگو اور ثابت قدم رہو۔ زمین تو خدا کی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا مالک بناتا ہے۔ اور آخر بھلا تو ڈرنے کا ہے ﴿۱۲۸﴾ وہ بولے کہ تمہارے آنے سے پہلے بھی ہم کو اذیتیں پہنچتی رہیں اور آنے کے بعد بھی۔ موسیٰ نے کہا کہ قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور اس کی جگہ تمہیں زمین میں خلیفہ بنائے پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو ﴿۱۲۹﴾

ٹیلہ پر گئے جس کو عین الشمس کہتے تھے اور اپنے عصا کو زمین پر مارا۔ خدا کے حکم سے زمین سے اس
قدر جوئیں نکلیں کہ فرعونیوں کے تمام کپڑوں اور ظروف میں بھر گئیں اور اُن کے کھانوں میں
داخل ہوئیں جو چیز بھی وہ لوگ کھاتے تھے۔ اُس میں وہ جوئیں مخلوط تھیں ان کے جسموں کو
مجروح کرتی تھیں۔ دُوسروں کی روایت کی بناء پر وہ چھوٹے کیڑے تھے جو گیہوں اور تمام غلہ میں
پڑ جاتے تھے اور اُن کو خراب کرتے تھے۔ لہٰذا دس جریب گیہوں اگر چکی میں پیسے جاتے تو تین
قفیر واپس نہ نکلتے (ایک قفیر بارہ صاع اور ایک صاع چار سیر کے برابر ہوتا ہے)۔ بہر حال اُن کے
لئے کوئی بلا اس سے زیادہ سخت نہ تھی۔ وُہ ان کی داڑھی سر کے بال ابرو اور پلک کے بال تک
کھا گئیں۔ اُن کے جسم آبلوں سے بھر گئے۔ اُن کے لئے نیند حرام ہو گئی اور بنی اسرائیل کو کوئی
گزند نہ پہنچا۔ قبطیوں نے فرعون سے فریاد کی۔ اُس نے پھر موسیٰؑ سے استدعا کی کہ اگر یہ بلا ہم نے
بر طرف ہو جائے تو بنی اسرائیل کو رہا کر دوں گا۔ موسیٰؑ نے دُعا کی اور وہ بلا بھی اُن سے دُور ہو گئی
اُس کے بعد ایک ہفتہ تک موسیٰؑ اُن کے پاس رہے اور وہ لوگ ایمان نہ لائے اور نہ بنی اسرائیل کو
رہا کیا۔ پھر چوتھے مہینے یا چوتھے سال موسیٰؑ دریائے نیل کے کنارے آئے اور خدا کے حکم سے
دریا کی جانب اشارہ کیا۔ ناگاہ بہت سے مینڈک دریا سے نکلے اور قبطیوں کے مکانوں کی جانب
متوجہ ہوئے اور اُن کے کھانے پینے کی چیزوں میں داخل ہو گئے۔ تمام مکانوں میں بھر گئے۔ اس
طرح کہ جس کپڑے کو اُٹھاتے اور جس برتن کو دیکھتے اُس میں مینڈک بھرے ہوئے تھے۔ اُن

ترجمہ، اور ہم نے فرعونیوں کو قحطوں اور میووں کے نقصان میں پکڑا تاکہ نصیحت حاصل کریں ﴿۱۳۰﴾ تو جب ان کو آسائش حاصل ہوتی تو کہتے کہ ہم اس کے مستحق ہیں۔ اور اگر سختی پہنچتی تو موسیٰ اور ان کے رفیقوں کی بد شگونی بتاتے۔ دیکھو ان کی بد شگونی خدا کے ہاں مقرر ہے لیکن ان میں اکثر نہیں جانتے ﴿۱۳۱﴾ اور کہنے لگے کہ تم ہمارے پاس (خواہ) کوئی ہی نشانی لاؤ تاکہ اس سے ہم پر جادو کرو۔ مگر ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۱۳۲﴾ تو ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون کتنی کھلی ہوئی نشانیاں بھیجیں۔ مگر وہ تکبر ہی کرتے رہے اور وہ لوگ تھے ہی گنہگار ﴿۱۳۳﴾

کے دیگوں میں داخل ہوتے اور کھانے کو خراب کرتے۔ یہاں تک کہ ہر شخص اپنی ٹھڈی تک مینڈکوں میں ڈوبا رہتا جب وہ گفتگو کا ارادہ کرتے مینڈک اُن کے منہ کے اندر داخل ہو جاتے اور کھانا کھانے کا قصد کرتے تو لقمہ سے پہلے دہن میں پہنچ جاتے تھے۔ آخر وہ روتے ہوئے موسیٰؑ کی خدمت میں آئے اور اس بلا کے دور کرنے کی استدعا کی اور عہد و پیمان کئے کہ جب یہ بلا اُن سے دُور ہو جائے گی۔ موسیٰؑ پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو رہا کر دیں گے۔ لہٰذا موسیٰؑ اس بلا کے سات روز بعد نیل کے کنارے گئے اور اپنے عصا سے اشارہ کیا تو وہ تمام مینڈک ایک ہی دفعہ دریا کے اندر چلے گئے۔ ان لوگوں نے پھر اپنی انتہائی شقاوت کی وجہ سے اپنے عہد پر وفا نہ کی۔ پھر پانچویں مہینے یا پانچویں سال موسیٰؑ نیل کے کنارے آئے اور بحکم خدا اپنے عصا کو پانی پر مارا۔ اُسی وقت وہ تمام دریا اور نہریں قبطیوں کے لئے خون کے رنگ کی ہو گئیں یعنی اُن کو خون دکھائی دیتا تھا اور بنی اسرائیل کو پانی نظر آتا تھا۔ جب بنی اسرائیل پیتے تھے پانی ہوتا تھا اور جب قبطی پیتے تھے خون ہوتا تھا۔ قبطیوں نے بنی اسرائیل سے کہا کہ پانی اپنے منہ سے ہمارے منہ میں ڈال دیا کرو۔ اُن لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن جب تک بنی اسرائیل کے دہن میں رہتا پانی ہوتا تھا اور جب وہ پانی قبطیوں کے دہن میں داخل ہوتا تو خون ہو جاتا۔ فرعون پیاس سے اس درجہ بیقرار تھا کہ درختوں

ترجمہ، اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اتارا تو وہ ایسے لوگوں کے پاس جا پہنچے جو اپنے بتوں (کی عبادت) کے لیے بیٹھے رہتے تھے۔ (بنی اسرائیل) کہنے لگے کہ موسیٰ جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں۔ ہمارے لیے بھی ایک معبود بنا دو۔ موسیٰ نے کہا کہ تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو ﴿۱۳۸﴾ یہ لوگ جس (شغل) میں (پھنسے ہوئے) ہیں وہ برباد ہونے والا ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں سب بیہودہ ہیں ﴿۱۳۹﴾ (اور یہ بھی) کہا کہ بھلا میں کے سوا تمہارے لیے کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تم کو تمام اہل عالم پر فضیلت بخشی ہے ﴿۱۴۰﴾ (اور ہمارے ان احسانوں کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعونیوں (کے ہاتھ) سے نجات بخشی وہ لوگ تم کو بڑا دکھ دیتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو قتل کر ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے سخت آزمائش تھی ﴿۱۴۱﴾ اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کی میعاد مقرر کی۔ اور اس دس (راتیں) اور ملا کر اسے پورا (چلہ) کر دیا تو اس کے پروردگار کی چالیس رات کی میعاد پوری ہو گئی سورۃ الاعراف

کی سبز پتیاں پانی کے عوض چوستا تھا اور اُن پتیوں کا عرق اُس کے منہ میں جمع ہو کر خون ہو جاتا اور
قطب راوندی کی۔ دُوسری روایت کے موافق آب شور ہو جاتا تھا۔ روایت کے مطابق سات روز
یا چالیس روز اسی حال پر گذرے کہ اُن کا کھانا اور پینا سب خون تھا۔ آخر موسیٰؑ سے شکایت کی اور
یہ بلا بھی اُن سے زائل ہوگئی لیکن اُن کا کفر و غرور زیادہ ہی ہوتا گیا۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے رجز
یعنی سرخ برف ان پر برسائی جس کو کبھی اُن لوگوں نے نہ دیکھا تھا اور اُن کی کثیر جماعت اس سے
ہلاک ہوئی۔ پھر اُن لوگوں نے فریاد کی اور موسیٰؑ سے کہا کہ اپنے پروردگار سے ہمارے لئے دُعا
کرو اُس بارہ میں جو اُس نے تم سے عہد کیا ہے کہ ہم قسم کھاتے ہیں کہ اگر رجز کو ہم سے برطرف
کردو گے تو یقیناً ہم تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ بھیج دیں گے۔ پھر موسیٰؑ
نے دُعا کی تو حق تعالیٰ نے اُس برف کو اُن سے برطرف کردیا۔ اُن کی سرکشی میں اور اضافہ ہوا
حضرت موسیٰؑ نے درگاہ خدا میں مناجات کی کہ خداوند تو نے فرعون اور اُسکی قوم کے رئیسوں کو
مال و دولت دُنیاوی زندگی کے لئے عطا کی ہے جس کے سبب سے وہ لوگوں کو گمراہی کرتے ہیں۔
خداوندا اُن کے مالوں کو زائل و متغیر کردے۔ حق تعالیٰ نے اُن کے تمام اموال کو پتھر بنا دیا حتیٰ کہ
گندم و جو اور تمام غلّہ اور کپڑے اور اسلحے جو کچھ بھی اُن کے پاس تھا سب پتھر ہو گیا جس کی وجہ
سے کسی چیز کو کام میں نہ لا سکتے تھے جب اس تبنیہہ سے بھی متنبہ نہ ہوئے خدا نے موسیٰؑ کو وحی
کی کہ آج رات آل فرعون کی باکرہ لڑکیوں پر طاعون بھیجتا ہوں بلکہ ہر مادہ جو اُن میں ہوں گی خواہ
انسان ہوں یا حیوان سب ہلاک ہو جائیں گی۔ جب موسیٰؑ نے یہ خوشخبری اپنی قوم کو دی فرعون

ترجمہ، اور جب ان پر عذاب واقع ہوتا تو کہتے کہ موسیٰ ہمارے لیے اپنے پروردگار سے دعا کرو۔ جیسا اس نے تم سے عہد کر رکھا ہے۔ اگر تم ہم سے عذاب کو ٹال دو گے تو ہم تم پر ایمان بھی لے آئیں گے اور اسرائیل کو بھی تمہارے ساتھ جانے (کی اجازت) دیں گے ﴿۱۳۴﴾ پھر جب ہم ایک مدت کے لیے جس تک ان کو پہنچنا تھا ان سے عذاب دور کر دیتے تو وہ عہد کو توڑ ڈالتے ﴿۱۳۵﴾ تو ہم نے ان سے بدلہ لے کر ہی چھوڑا کہ ان کو دریا میں ڈبو دیا اس لیے کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے اور ان سے بے پروائی کرتے تھے ﴿۱۳۶﴾ سورۃ الاعراف

کے جاسوسوں نے یہ خبر فرعون کو بھی پہنچادی۔ اُس نے کہا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو لاؤ اُن میں سے ہر ایک کو ہم اپنی عورتوں کے ساتھ قید کردیں تاکہ جب رات کو موت آئے بنی اسرائیل کی عورتوں کو تمہاری عورتوں سے نہ پہچان سکے اس تدبیر سے تمہاری کی عورتیں بچ جائیں۔ غرض جب رات آئی حق تعالیٰ نے اُن پر طاعون بھیجا تو اُن کی عورتیں اور مادہ حیوانات سب ہلاک ہوگئیں۔ صبح کو آل فرعون کی عورتیں تمام مردوں اور متعفن تھیں اور بنی اسرائیل کی عورتیں صحیح وسالم تھیں۔ اُس رات علاوہ چوپایوں کے اسی (۸۰) ہزار جائیں ضائع ہوئیں تو فرعون نے اُن کو رہا کیا اور کہا کہ میری قوم کے سردار میں تمہارے لئے بجز اپنے کوئی خدا نہیں جانتا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک کسی کی عقل اس درجہ خراب نہیں ہوجاتی وہ جناب مقدس الٰہی کے مقابلہ میں خدائی کا دعویٰ نہیں کرتا۔ فرعون اور اس کی قوم کی عورتوں کے پاس مالِ دُنیا زر و جواہرات وغیرہ اس قدر زیادہ تھے کہ بغیر خدا کے کوئی احصا نہیں کرسکتا تھا۔ پھر حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ میں چاہتا ہوں کہ آل فرعون کے اموال بنی اسرائیل کو میراث میں دوں۔ بنی اسرائیل سے کہو کہ اُن کے زیورات اور زینت کی چیزیں عاریت طلب کریں کیونکہ وہ لوگ بلاؤں کے خوف سے اور جو کچھ عذاب ان پر نازل ہوچکا ہے اُس کے سبب سے دینے میں مضائقہ نہ کریں گے جب اُن کے تمام مال عریتاً لے چکے تو حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو مصر سے باہر نکال لے جائیں۔

ترجمہ، اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا نے جو تم پر مہربانیاں کی ہیں ان کو یاد کرو جب کہ تم کو فرعون کی قوم (کے ہاتھ) سے مخلصی دی وہ لوگ تمہیں بُرے عذاب دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور عورت ذات یعنی تمہاری لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی (سخت) آزمائش تھی (۶) سورۃ ابراھیم

خدا کا پتہ لگانے کے لئے فرعون کا آسمان کی طرف جانا:

فرعون نے کہا، اے ہامان مٹی سے اینٹ بنا کر آگ میں پختہ کرو اور میرے لئے ایک قصر بلند تیار کرو شاید اُس پر جا کر موسیٰؑ کے خدا کا پتہ لگاؤ اور میں تو اُس کو دروغ گو سمجھتا ہوں۔ بیان کیا گیا ہے کہ ہامان نے ایک قصر اس قدر بلند تیار کیا کہ اُس پر کوئی ہوا کی زیادتی کے سبب ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ اُس نے فرعون سے کہا کہ اس سے زیادہ بلند قصر نہیں بنایا جاسکتا۔ وہ قصر تیار ہوا تو خدا نے ایک ہوا بھیجی جس نے قصر کو جڑ سے اُکھیڑ پھینکا تو فرعون نے ایک صندوق بنوایا اور چار گدھ کے چوزے لے کر اُن کی تربیت کی جب وُہ بڑے ہو گئے صندوق کے ہر طرف لکڑیاں جوڑی گیئں۔ ہر لکڑی کے سرے پر گوشت کے ٹکڑے باندھے گئے اور گدھوں کو بہت بھوکا رکھا پھر ہر گدھ کے پیر کو اُن لکڑیاں سے باندھا اور فرعون اور ہامان اُس صندوق میں بیٹھے۔ وہ گدھ اُس گوشت کی خواہش میں اُڑے اور ہوا میں بلند ہوئے۔ تمام دن اُڑتے رہے۔ فرعون نے ہامان سے کہا کہ آسمان کی جانب نظر کرو اور دیکھو کہ ہم آسمان پر پہنچ گئے۔ ہامان نے دیکھا اور کہا کہ آسمان کو

ترجمہ، پھر ان (پیغمبروں) کے بعد ہم نے موسیٰ کو نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے اعیانِ سلطنت کے پاس بھیجا تو انہوں نے ان کے ساتھ کفر کیا۔ سو دیکھ لو کہ خرابی کرنے والوں کا انجام کیا ہوا ﴿۱۰۳﴾ اور موسیٰ نے کہا کہ اے فرعون میں رب العالمین کا پیغمبر ہوں ﴿۱۰۴﴾ مجھ پر واجب ہے کہ خدا کی طرف سے جو کچھ کہوں سچ ہی کہوں۔ میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں۔ سو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جانے کی رخصت دے دیجیے ﴿۱۰۵﴾ فرعون نے کہا اگر تم نشانی لے کر آئے ہو تو اگر سچے ہو تو لاؤ (دکھاؤ) ﴿۱۰۶﴾ موسیٰ نے اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈال دی تو وہ اسی وقت صریح اژدھا (ہو گیا) ﴿۱۰۷﴾ اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو اسی دم دیکھنے والوں کی نگاہوں میں سفید براق (تھا) ﴿۱۰۸﴾ تو قوم فرعون میں جو سردار تھے وہ کہنے لگے کہ یہ بڑا علامہ جادوگر ہے ﴿۱۰۹﴾ اس کا ارادہ یہ ہے کہ تم کو تمہارے ملک سے نکال دے۔ بھلا تمہاری کیا صلاح ہے؟ ﴿۱۱۰﴾ انہوں نے (فرعون سے) کہا کہ فی الحال موسیٰ اور اس کے بھائی کے معاملے کو معاف رکھیے اور شہروں میں نقیب روانہ کر دیجیے ﴿۱۱۱﴾ سورۃ الأعراف

اتنی ہی دور دیکھتا ہوں جتنا کہ زمین سے دیکھتا تھا۔ کہا اچھا زمین کی جانب نظر کرو اُس نے دیکھا اور کہا زمین تو نہیں مگر دریا اور پانی دکھائی دیتا ہے۔ پھر اس قدر پرواز کی کہ آفتاب غروب ہو گیا اور دریا بھی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ جب آسمان کو دیکھا اتنی ہی دُور نظر آیا جتنا کہ پہلے دکھائی دیتا تھا۔ جب رات ہو گئی۔ ہامان نے آسمان کو دیکھا۔ فرعون نے پوچھا کیا ہم آسمان پر پہنچ گئے۔ اُس نے کہا ستاروں کو اُسی دُوری پر دیکھتا ہوں جیسے کہ زمین سے دیکھتا تھا اور زمین پر سیاہی اور تاریکی کے سوا کچھ نہیں دکھائی دیتا پھر وہ واپس ہو کر نیچے زمین پر آئے۔ فرعون کی سرکشی اور گمراہی پہلے سے بھی زیادہ ہو گئی اور جب فرعون اور اس کی قوم کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ موسیٰؑ کے ساتھ مکر و حیلہ کریں اور اذیت پہنچائیں سب سے پہلے فرعون نے یہ تدبیر کی کہ ایک بلند عمارت تیار کرنے کا حکم دیا تا کہ عوام کو دکھائے کہ میں آسمان پر جا کر موسیٰؑ کے خدا سے جنگ کرنا چاہتا ہوں لہٰذا ہامان کو قصر تیار کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ پچاس ہزار کاریگرون کو اُس نے جمع کیا علاوہ ان لوگوں کے جنہوں نے اینٹیں بنائیں اور لکڑیاں تراشیں اور دروازے بنائے اور میخیں تیار کیں اور اتنی بلند عمارت بنائی کہ ابتدائے دُنیا سے اُس وقت تک کوئی عمارت اُس کے برابر بلند نہیں بنائی گئی تھی۔ اُس عمارت کی بنیاد ایک پہاڑ پر رکھی گئی تھی۔ جب وہ تیار ہو گئی تو حق تعالیٰ نے پہاڑ میں زلزلہ پیدا کیا اور وُہ عمارت بنانے والوں اور کام کرنے والوں اور تمام موجود لوگوں پر منہدم ہو گئی

ترجمہ، اور فرعون نے کہا کہ اے اہلِ دربار میں تمہارا اپنے سوا کسی کو خدا نہیں جانتا تو ہامان میرے لئے گارے کو آگ لگوا (کر اینٹیں پکوا) دو پھر ایک (اُونچا) محل بنادو تا کہ میں موسیٰ کے خدا کی طرف چڑھ جاؤں اور میں تو اُسے جھوٹا سمجھتا ہوں ﴿۳۸﴾ اور وہ اور اس کے لشکر ملک میں ناحق مغرور ہو رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ وہ ہماری طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے ﴿۳۹﴾ تو ہم نے اُن کو اور اُن کے لشکروں کو پکڑ لیا اور دریا میں ڈال دیا۔ سو دیکھ لو ظالموں کا کیسا انجام ہوا ﴿۴۰﴾ اور ہم نے ان کو پیشوا بنایا تھا وہ (لوگوں) کو دوزخ کی طرف بلاتے تھے اور قیامت کے دن اُن کی مدد نہیں کی جائے گی ﴿۴۱﴾ اور اس دنیا سے ہم نے اُن کے پیچھے لعنت لگا دی اور وہ قیامت کے روز بھی بد حالوں میں ہوں گے ﴿۴۲﴾ سورۃ القصص

اور سب ہلاک ہوگئے۔ اس وقت فرعون نے موسیٰؑ سے کہا کہ تم کہتے ہو کہ تمہارا پروردگار عادل ہے اور ظلم نہیں کرتا۔ یہ اُس کی عدالت تھی کہ اتنے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ بس ہمارے پاس سے دُور ہوا اپنے ساتھیوں کو لے جاؤ اور اپنے پروردگار کی رسالت انہیں کو پہنچاؤ۔

بنی اسرائیل کا فرعون سے علیٰحدہ ہونا:

حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ اُس سے علیٰحدہ ہو جاؤ اور اُس کو اُس کے حال پر چھوڑ دو۔ کیونکہ وہ تمہارے واسطے لشکر جمع کرنا چاہتا ہے تاکہ تم سے جنگ کرے۔ لہٰذا اُس سے ایک مدّت طے کر لو اور اپنے لشکر کو اُس سے الگ کر لو کہ تمہاری امان میں رہیں اور عمارتیں بناؤ اور اپنے مکانات ایک دُوسرے کے پاس تیار کرو یا قبیلہ کے موافق بناؤ۔ خدا نے ہر ایک کو حکم دیا کہ اپنے مکانوں میں نمازیں پڑھیں۔ موسیٰؑ نے فرعون سے چالیس روز کی مدّت طے کی۔ خدا نے وحی فرمائی کہ فرعون تمہارے لئے لشکر جمع کرتا ہے مگر تم خوف نہ کرو۔ میں اُس کا مکر و ضرر تم سے دفع کر دوں گا۔ پھر موسیٰؑ فرعون کے دربار سے نکلے۔ اُس وقت تک عصا اُسی طرح ایک خوفناک اژدہا بنا ہوا تھا۔ موسیٰؑ اس کے پیچھے دوڑتے اور چلاتے اور اُس سے بھاگتے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے لشکر میں داخل ہوئے اور عصا کو اُٹھالیا۔ وہ اپنی اصلی صورت میں ہو گیا۔ حضرت نے اپنی قوم کو جمع کیا اور ایک مسجد بنائی۔ جب چالیس روز کی مہلت ختم ہوگئی حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کو وحی کی رات

ترجمہ، فرعون نے کہا کہ تمام جہان مالک کیا ﴿۲۳﴾ کہا کہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم لوگوں کو یقین ہو ﴿۲۴﴾ فرعون نے اپنے اہالی موالی سے کہا کہ کیا تم سنتے نہیں ﴿۲۵﴾ (موسیٰ نے) کہا کہ تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا مالک ﴿۲۶﴾ (فرعون نے) کہا کہ (یہ) پیغمبر جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے باؤلا ہے ﴿۲۷﴾ موسیٰ نے کہا کہ مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک، بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو ﴿۲۸﴾ (فرعون نے) کہا کہ اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تمہیں قید کر دوں گا ﴿۲۹﴾ (موسیٰ نے) کہا خواہ میں آپ کے پاس روشن چیز لاؤں (یعنی معجزہ) ﴿۳۰﴾ فرعون نے کہا اگر سچے ہو تو اسے لاؤ (دکھاؤ) ﴿۳۱﴾ الشعراء

کو میرے بندوں کو لے کر مصر سے نکل جاؤاور حضرت یوسفؑ کے جسد مبارک کو مصر سے نکال لے جائیں تاکہ فرعون پر عذاب نازل ہو۔فرعون اور اس کے لشکر والے تمہارے پیچھے آئیں گے۔اس روز چاند نکلنے میں تاخیر ہوئی تو موسیٰؑ نے سمجھا کہ چونکہ یوسفؑ کے جسد مبارک کر مصر سے باہر نہیں کیا گیااس لئے عذاب میں دیر ہو رہی ہے۔اُن کا جسد کس مقام پر مدفون ہے لوگوں نے کہاایک ضعیفہ جانتی ہے۔اُس کو حاضر کیا گیاوُہ ایک نہایت بوڑھی نابینااور کمزور عورت تھی۔ موسیٰؑ نے اُس سے پوچھا کہ یوسفؑ کے قبر کی جگہ تو جانتی ہے۔اُس نے کہاہاں مگر بتاؤں گی نہیں۔ جب تک کہ چار چیزیں آپ مجھے نہ دیں گے اور دوسری روایت کے بموجب اُس نے کہا کہ اپنے درجہ میں بہشت میں مجھے جگہ دیجئے۔اُن حضرت پر اُس کے سوالات دشوار معلوم ہوئے۔ حق تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے موسیٰؑ جو وہ چاہتی ہے اُس کو عطا کرو جو کچھ تم دے دوگے میں اُس کو مرحمت کروں گا۔ حضرت نے اُس وقت دُعا کی اور اُس کی حاجتیں پُوری ہوئیں تو اُس نے دریائے نیل کے کنارے یوسفؑ کی قبر کی جگہ بتائی۔اُن حضرت کا جسد مبارک سنگ مرمر کے ایک صندوق میں تھا۔اُس کو نکال لیا تو اُسی وقت چاند طلوع ہوا۔پھر یوسفؑ کے جسم اقدس کو شام کی جانب لے گئے اور اُسی جگہ دفن کیا۔اسی سبب سے اہل کتاب اپنے مردوں کو شام میں منتقل کرتے ہیں۔آخر کار موسیٰؑ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے روانہ ہوئے اور بنی اسرائیل کو لے کر دریائے نیل کے کنارے آئے تاکہ دریا سے گذریں۔موسیٰؑ نے کہاخداوندادریاان کے درمیان حائل ہے کیونکہ دریا کو عبور کریں گے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں دریا کو حکم دیتا ہوں وہ تمہارا مطیع ہو جائے گااور تمہارے لئے شگافت ہو گا۔موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو جمع کیااور رات ہی میں

ترجمہ،اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو راتوں رات نکال لے جاؤ پھر ان کے لئے دریا میں (لاٹھی مار کر) خشک رستہ بنادو پھر تم کو نہ تو (فرعون کے) آپکڑنے کا خوف ہو گا اور نہ (غرق ہونے کا) ڈر ﴿۷۷﴾ پھر فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا تعاقب کیا تو دریا (کی موجوں) نے ان پر چڑھ کر انہیں ڈھانک لیا (یعنی ڈبو دیا) ﴿۷۸﴾ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور سیدھے رستے پر نہ ڈالا ﴿۷۹﴾ سورۃ طٰہ

ساحل کو روانہ ہو گئے۔ جب اُن کے چلے جانے کی خبر فرعون کو ہوئی۔ اُس نے اپنا لشکر جمع کیا اور اُن کے تعاقب میں روانہ ہوا اور جب وہ لوگ دریا کے کنارے پہنچے۔ ایک مقدمہ لشکر بنا کر آگے بھیجا اور خود ایک لاکھ سواروں کے ساتھ روانہ ہوا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے اُن لوگوں کو باغوں، چشموں اور خزانوں اور عمدہ منزلوں سے نکالا اور ان چیزوں کو بنی اسرائیل کو عطا کیا۔ وہ لوگ طلوع آفتاب کے وقت موسیٰؑ کے تعاقب میں روانہ ہوئے جب موسیٰؑ دریا کے کنارے پہنچے اور فرعون اُن کے نزدیک ہوا۔ اصحاب موسیٰؑ نے کہا کہ یہ لوگ ہمارے قریب آ گئے۔ موسیٰؑ نے کہا اُن کو ہم پر قابو نہیں ہو سکتا ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وہ ہم کو دشمنوں کے شر سے نجات دے گا۔ پھر موسیٰؑ نے دریا سے خطاب کیا کہ شگافتہ ہو جا دریا سے آواز آئی کہ اے موسیٰؑ تکبّر کرتے ہو کہ مجھ کو حکم دیتے ہو کہ تمہارے لئے شگافتہ ہو جاؤں حالانکہ میں نے یک چشم زون کے لئے کبھی خدا کی معصیت نہیں کی ہے اور تمہارے پاس بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے بہت معصیت کی ہے موسیٰؑ نے کہا اے دریا خدا کی نافرمانی سے پرہیز کر اور تو جانتا ہے کہ آدمؑ نافرمانی کی وجہ سے بہشت سے نکالے گئے اور شیطان خدا کی معصیت کے سبب ملعون ہوا۔ دریا نے کہا میرا پروردگار بہت بلند ہے اور اُس کا حکم قابل اطاعت ہے اور کسی چیز کو مناسب نہیں ہے کہ اس کی نافرمانی کرے اگر وہ فرمائے تو میں اطاعت کروں۔ اسی اثنا میں فرعون کے لشکر کا طلیعہ نمودار ہوا جو کے مقدمۂ لشکر میں چھ لاکھ اور ساقۂ لشکر میں ایک لاکھ سپاہی تھے۔ بنی اسرائیل نے موسیٰؑ سے کہا کہ تم نے ہم کو فریب دیا اور ہلاک کیا۔ اگر چھوڑ دیتے تو آل فرعون ہم

ترجمہ؛ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو رات کو لے نکلو کہ (فرعونیوں کی طرف سے) تمہارا تعاقب کیا جائے گا ﴿۵۲﴾ تو فرعون نے شہروں میں نقیب راونہ کئے ﴿۵۳﴾ (اور کہا) کہ یہ لوگ تھوڑی سی جماعت ہے ﴿۵۴﴾ اور یہ ہمیں غصہ دلا رہے ہیں ﴿۵۵﴾ اور ہم سب باساز و سامان ہیں ﴿۵۶﴾ تو ہم نے ان کو باغوں اور چشموں سے نکال دیا ﴿۵۷﴾ اور خزانوں اور نفیس مکانات سے ﴿۵۸﴾ (ان کے ساتھ ہم نے) اس طرح (کیا) اور ان چیزوں کا وارث بنی اسرائیل کو کر دیا ﴿۵۹﴾ تو انہوں نے سورج نکلتے (یعنی صبح کو) ان کا تعاقب کیا ﴿۶۰﴾ سورۃ الشعراء

کو صرف غلام بناتے تو وہ بہتر تھا اس سے کہ اب ہم اُن کے ہاتھ سے مارے جائیں گے۔ موسیٰؑ نے کہا ایسا نہیں ہے۔ یقیناً میرا پروردگار میرے ساتھ ہے اور نجات کے راستہ پر میری رہبری کرتا ہے۔ موسیٰؑ کو قوم کی بیوقوفی ناگوار معلوم ہوئی۔ وہ لوگ کہتے تھے کہ اے موسیٰؑ تم نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ دریا ہمارے لئے شگافتہ ہو جائے گا۔ اب فرعون اور اس کے لشکر والے ہمارے پاس آن پہنچے اور قریب ہو گئے۔ پھر موسیٰؑ نے دُعا کی تو حق تعالیٰ نے اُن کو وحی فرمائی کہ میری توحید کے اقرار کی تجدید کریں اور اپنے دلوں میں محمدؐ کو یاد کریں جو میرے تمام بندوں میں سب سے زیادہ بہتر ہیں اور برادر محمدؐ و آل محمدؐ کی جو قدر و منزلت تیرے نزدیک ہے۔ موسیٰؑ نے کہا کہ ہم اُسی کی تجھ کو قسم دیتے ہیں کہ ہم کو پانی سے گذار دے۔ اس کے بعد موسیٰؑ نے اپنی قوم سے یہ کہا کہ اگر ایسا کہدوگے تو خداوند عالم تمہارے لئے پانی کو زمین کے مانند سخت کر دیگا تاکہ اُس پر سے تم لوگ گذر جاؤ۔ بنی اسرائیل نے کہا کہ ہمیشہ تم ہم لوگوں پر چند چیزیں وارد کرتے ہو جسے ہم نہیں پسند کرتے۔ ہم فرعون کے خوف سے بھاگے اور تم کہتے ہو کہ یہ کلمات کہو اور بے پایاں دریا میں پیر رکھو اور چلو حالانکہ ہم نہیں جانتے کہ اگر ایسا کریں تو ہمارے سر پر کیا گذرے گی۔ اُس وقت قالب بن یوقنا موسیٰؑ کے پاس ایک گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ اُس نے کہا اے پیغمبر خدا کیا آپ کو خدا نے یہ حکم دیا ہے کہ ہم لوگ ان کلمات کو زبان پر جاری کریں اور دریا میں داخل ہوں۔ موسیٰؑ نے کہا ہاں، اُس نے کہا کیا آپ حکم دیتے ہیں کہ ہم ایسا کریں فرمایا ہاں۔ یہ سُن کر وہ

ترجمہ، جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو موسیٰ کے ساتھی کہنے لگے کہ ہم تو پکڑ لئے گئے ﴿۶۱﴾ موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے رستہ بتائے گا ﴿۶۲﴾ اس وقت ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو۔ تو دریا پھٹ گیا۔ اور ہر ایک ٹکڑا (یوں) ہو گیا (کہ) گویا بڑا پہاڑ (ہے) ﴿۶۳﴾ اور دوسروں کو وہاں ہم نے قریب کر دیا ﴿۶۴﴾ اور موسیٰ اور ان کے ساتھ والوں کو تو بچا لیا ﴿۶۵﴾ پھر دوسروں کو ڈبو دیا ﴿۶۶﴾ بے شک اس (قصے) میں نشانی ہے۔ لیکن یہ اکثر ایمان لانے والے نہیں ﴿۶۷﴾ اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے ﴿۶۸﴾

سورۃ الشعراء

کھڑا ہوا اور توحید کا اقرار کیا اور محمدؐ کی پیغمبری اور علیؑ اور اُن کی آل طاہرہ کی ولایت کا دل میں اعادہ کیا جس طرح کہ مامور ہوا تھا اور کہا خداوند اُن کے مرتبہ کی تجھ کو قسم دیتا ہوں کہ مجھ کو اس پانی سے عبور کرادے پھر اپنے گھوڑے کو پانی میں ڈالا تو پانی گھوڑے کے پیروں تلے نرم زمین کی طرح ہو گیا اور آخر خلیج تک پہنچا جو کہ وہاں سے چار فرسخ تھی اور پھر وہاں سے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا واپس آیا اور بنی اسرائیل کی جانب رُخ کر کے بولا کہ موسیٰؑ کی اطاعت کرو یہ دُعا نہیں ہے بلکہ بہشت کے دروازوں کی کنجی اور جہنم کے دروازوں کا قفل ہے اور روزیوں کے نازل ہونے کا سبب اور خدا کے بندوں اور کنیزوں کے لئے رضائے الٰہی حاصل کرنے کی ضامن ہے۔ لیکن بنی اسرائیل نے انکار کیا اور کہا ہم تو زمین ہی پر چلیں گے تو خدا نے موسیٰؑ پر وحی بھیجی کہ اپنے عصا کو دریا پر مارو اور کہو بحق محمدؐ و آل محمدؐ ہمارے لئے دریا کو شگافتہ فرما۔ جب ایسا کیا تو دریا کی زمین آخر تک ظاہر ہو گئی۔ موسیٰؑ نے کہا اب چلو اُن لوگوں نے کہا کہ دریا کی زمین میں کیچڑ ہے ہم کو خوف ہے کہ کیچڑ میں کہیں پھنس نہ جائیں۔ تو خدا نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ کہو خداوندا محمدؐ اور اُن کی آل طاہرہ و پاکیزہ کی عزّت کی تجھ کو قسم کہ دریا کی زمین کو خشک کردے۔ اسی وقت خدا نے باد صبا کو بھیجا اُس نے دریا کی زمین کو خشک کر دیا۔ موسیٰؑ نے کہا اب داخل ہو اُن لوگوں نے کہا کہ ہم بارہ اسباط ہیں یعنی بارہ باپ کی اولاد، اگر دریا میں ایک ہی راستہ سے چلیں گے تو ہر سبط ایک دوسرے

ترجمہ، اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا کہ میں پروردگار عالم کا بھیجا ہوا ہوں ﴿۴۶﴾ جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لے کر آئے تو وہ نشانیوں سے ہنسی کرنے لگے ﴿۴۷﴾ اور جو نشانی ہم ان کو دکھاتے تھے وہ دوسری سے بڑی ہوتی تھی اور ہم نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا تاکہ باز آئیں ﴿۴۸﴾ اور کہنے لگے کہ اے جادوگر اس عہد کے مطابق جو تیرے پروردگار نے تجھ سے کر رکھا ہے اس سے دعا کر بے شک ہم ہدایت یاب ہو جائیں گے ﴿۴۹﴾ سو جب ہم نے ان سے عذاب کو دور کر دیا تو وہ عہد شکنی کرنے لگے ﴿۵۰﴾ اور فرعون نے اپنی قوم سے پکار کر کہا کہ اے قوم کیا مصر کی حکومت میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اور یہ نہریں جو میرے (محلوں کے) نیچے بہہ رہی ہیں (میری نہیں ہیں) کیا تم دیکھتے نہیں ﴿۵۱﴾ سورۃ الزخرف

سے پہلے چلنا چاہے گا۔اس لئے ہم لوگوں کو اندیشہ ہے کہ ہمارے درمیان فتنہ و نزاع واقع نہ ہو۔ اگر ہر سبط علیحدہ راستہ سے چلے گا تو فتنہ وفساد سے بیخوف رہے گا۔ خدا نے موسیٰؑ کو حکم دیا کہ دریا میں بارہ طرف عصا ماریں اور کہیں کہ محمدؐ اور اُن کی آل طاہرہ کے حق سے میں سوال کرتا ہوں کہ دریا کی زمین کو ہمارے لئے ظاہر کر دے اور ہمارے الم کو دفع فرمادے۔اس طرح بارہ راستے پیدا ہو گئے اور باد صبا نے زمین کو خشک کر دیا۔ تو موسیٰؑ نے کہا چلو اُن لوگوں نے کہا ہم میں سے ہر گروہ ایک راستہ سے چلے گا۔ اُس سبط نے جو موسیٰؑ کے ساتھ تھا شور و غل مچایا کہ ہمارے بھائی یعنی دوسرے اسباط کیا ہوئے۔ موسیٰؑ نے کہا وہ تمارے مثل دریا کی سیر کر رہے ہیں۔ لوگوں نے موسیٰؑ کی تصدیق نہ کی تو موسیٰؑ نے اپنے عصا سے اُن پانی کے پہاڑوں پر جو راستوں کے درمیان بحکم خدا استادہ ہو گئے تھے مارا اور کہا خداوندا بحق محمدؐ و آل محمدؐ میں سوال کرتا ہوں کہ کھلے ہوئے طاق ان پانی کی دیواروں میں بنادے تا کہ ایک دوسرے کو دیکھ سکے۔ یہاں تک کہ خدا نے دریا کو حکم دیا تو وہ مشبک ہو گیا اور پانی کی دیواروں میں بہت سے طاق پیدا ہو گئے۔ جس سے ایک دوسرے کو دیکھتے تھے اور گفتگو کرتے تھے۔ جب فرعون اپنے لشکر کے ساتھ دریا کے کنارے پہنچا اور اس عظیم معجزہ کو مشاہدہ کیا تو اپنے اصحاب کی جانب رُخ کر کے بولا کہ میں نے اس دریا کو تمہارے لئے شگافتہ کیا ہے تا کہ عبور کرو لیکن کوئی جرات نہیں کرتا تھا کہ دریا میں داخل ہو۔ اُن کے گھوڑے بھی پانی کے ہول سے بھاگ رہے تھے۔ جب فرعون اپنے گھوڑے کو دریا میں لے چلا۔ اُس کا منجم اُس کے پاس آیا اور کہا کہ اس میں داخل نہ ہو جیسے اُس نے نہ مانا اور گھوڑے کا مارا

ترجمہ، بے شک میں اس شخص سے جو کچھ عزت نہیں رکھتا اور صاف گفتگو بھی نہیں کر سکتا کہیں بہتر ہوں ﴿۵۲﴾ تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ اُتارے گئے یا (یہ ہوتا کہ) فرشتے جمع ہو کر اس کے ساتھ آتے ﴿۵۳﴾ غرض اس نے اپنی قوم کی عقل مار دی۔ اور انہوں نے اس کی بات مان لی۔ بے شک وہ نافرمان لوگ تھے ﴿۵۴﴾ جب انہوں نے ہم کو خفا کیا تو ہم نے ان سے انتقام لے کر اور ان سب کو ڈبو کر چھوڑا ﴿۵۵﴾ اور ان کو گئے گزرے کر دیا اور پچھلوں کے لئے عبرت بنا دیا ﴿۵۶﴾

کہ دریا میں داخل کرے مگر گھوڑا اُڑ کا رہا۔ فرعون کا تمام لشکر نر گھوڑوں پر سوار تھا۔ جبرئیل ایا اسپ مادہ پر سوار ہو کر آئے اور اُن لوگوں کے آگے دریا میں چلے یہ دیکھ کر اُن لوگوں کے گھوڑے اُس مادہ کے پیچھے دریا میں داخل ہوئے اور جب موسیٰؑ کا آخری ساتھی دریا سے نکلا فرعون کا آخری ہمراہی دریا میں داخل ہوا اور جب فرعون کے تمام اصحاب دریا کے بیچ میں پہنچ گئے تو حق تعالیٰ نے ہوا کہ حکم دیا کہ ان کو غرق کرے تو پانی کے پہاڑ آپس میں یکبارگی ان لوگوں پر گر پڑے اُس وقت فرعون نے کہا کہ میں اُس خدا پر ایمان لایا جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں مسلمان ہوا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اب ایمان لاتا ہے حالانکہ پہلے نافرمان اور زمین میں فساد کرنے والا تھا۔ ہاں آج تیرے جسم کو نجات دوں گا۔ اُس وقت جبرئیل نے ایک مٹھی کیچڑ لے کر اُس کے مُنہ میں بھر دیا اور کہا جبکہ عذاب خدا تجھ پر نازل ہوا تب ایمان لاتا ہے قبل اس کے زمین میں فساد کرنے والا تھا۔ غرض وہ سب غرق ہو گئے اور ان لوگوں میں موسیٰؑ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص کا باپ بھی تھا۔ جب فرعون کے لشکر والے موسیٰؑ کے پاس پہنچے تو وہ شخص واپس آیا تاکہ اپنے باپ کو نصیحت کرے اور موسیٰؑ سے ملحق کر دے۔ وہ اپنے باپ سے گفتگو کرتا ہوا اور اس کو سمجھاتا ہوا دریا میں داخل ہوا اور وہ دونوں غرق ہو گئے۔ جناب موسیٰؑ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ وہ تو رحمت خدا سے واصل ہوا لیکن جب عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے اُن لوگوں سے جو گنہگاروں کے ہمسایہ ہیں دفع نہیں ہوتا بلکہ اُن کو بھی گھیر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ لوگ بھی عذاب میں آئے جو موسیٰؑ پر ایمان لائے تھے مگر فرعون کے لشکر سے مل گئے تاکہ جب تک کہ موسیٰؑ کے غلبہ کا اثر ظاہر نہ ہو ہم فرعون کی دُنیا سے منتفع ہوں گے اور اُس سے ملے

ترجمہ، اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا تو فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور تعدی سے ان کا تعاقب کیا۔ یہاں تک کہ جب اس کو غرق (کے عذاب) نے آ پکڑا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لایا کہ جس (خدا) پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں فرمانبرداروں میں ہوں ﴿۹۰﴾ (جواب ملا کہ) اب (ایمان لاتا ہے) حالانکہ تو پہلے نافرمانی کرتا رہا اور مفسد بنا رہا ﴿۹۱﴾

سورۃ یونس

رہیں۔ حق تعالیٰ نے پانی کو حکم دیا کہ فرعون کے مردہ جسم کو اُوپر کردے تاکہ بنی اسرائیل یہ نہ سمجھیں کہ وہ نہیں مرا بلکہ پوشیدہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ جب موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو خبر دی کہ فرعون کو خدا نے غرق کر دیا۔ اُن لوگوں کو یقین نہ ہوا کہنے لگے کہ اُس کی خلقت ایسی نہ تھی کہ مر جائے تو خدا نے دریا کو حکم دیا کہ فرعون کو ساحل پر پہنچا دے تاکہ ایک نشانی ہو چونکہ وہ سب فرعون کو اپنا پروردگار جانتے تھے۔ حق تعالیٰ نے اس کے مردہ جسم کو ساحل پر ڈال دیا تاکہ دیکھنے والوں کی عبرت اور نصیحت کا سبب ہو۔ حق تعالیٰ نے فرعون کو دو کلموں کے درمیان چالیس سال تک مہلت دی۔ اوّل اس نے یہ کہا کہ میرے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔ اور آخر میں کہا کہ میں تمہارا بلند تر پروردگار ہوں۔ لہٰذا اُس کو دو کلموں کی وجہ سے دُنیا و عقبیٰ میں معذب کیا جس وقت کہ موسیٰؑ و ہارونؑ نے فرعون پر نفریں کی اور حق تعالیٰ نے اُن پر وحی فرمائی کہ تمہاری دُعا مقبول ہوئی اور جس وقت کہ اجابت دُعا ظاہر ہوئی یعنی فرعون غرق ہوا تو چالیس سال گذر چکے تھے۔ فرعون اُن پانچ افراد میں سے ہے جن پر قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا۔ خداوند عالم اپنے سرکش بندوں کا امتحان اپنے دوستوں کے ذریعہ سے لیتا ہے جو ان کی نظر میں کمزور دکھائی دیتے ہیں۔

ترجمہ، تو آج ہم تیرے بدن کو (دریا سے) نکال لیں گے تاکہ تو پچھلوں کے لئے عبرت ہو۔ اور بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں (۹۲)

بنی اسرائیل کا ارض مقدس کی طرف جانا:

روایت ہے کہ حق تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ ان کو اور اُن کی قوم کو ارض مقدس شام عطا فرمائے گا اور اُن کا مسکن قرار دے گا اور قوم عمالقہ کو جو اُس وقت شام پر قابض تھے ہلاک کرے گا۔ جب بنی اسرائیل فرعون کے غرق ہونے کے بعد مصر میں داخل ہوئے تو خدا نے بنی اسرائیل کو فرعون اور اُس کے ساتھیوں کے تمام اموال و مکانات میراث میں عطا فرمائے کہ بنی اسرائیل کا ایک ایک آدمی اُن کے کئی کئی مکانوں پر قابض ہوا۔ حق تعالیٰ نے اُن کو حکم دیا کہ ملک شام کے شہر اریحا کی جانب متوجہ ہوں کیوں کہ میں نے مقدر فرمایا ہے کہ وہ شہر تمہارا مستقر ہو لٰہذا جاؤ اور عمالقہ سے جنگ کرو اور اریحا پر تصرف کرو اور موسیٰؑ کو حکم دیا کہ اپنی قوم کے بارہ نقیب مقرر کریں ہر سبط کا ایک نقیب ہو جو اُن کا سردار ہو۔ بنی اسرائیل نے کہا کہ جب تک اُن کا حال ہم پر ظاہر نہ ہو ہم اُن سے جنگ کے لئے نہ جائیں گے۔ جناب موسیٰؑ نے ان نقیبوں کو قوم عمالقہ کا حال دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ جب وہ شہر اریحا کے قریب پہنچے ایک سرکش شخص عوج بن عناق سے اُن کی ملاقات ہوئی۔ روایت میں ہے کہ اُس کا قد تیئس ہزار تین سو تیس ہاتھ تھا۔ وہ مچھلی دریا کی تہہ میں سے پکڑ کر آفتاب سے بھون کر کھا لیا کرتا تھا۔ طوفان نوح میں پانی اُس کے زانوؤں تک تھا۔ اُس کی عمر تین ہزار سال کی تھی۔ اُس کی ماں خناق حضرت آدمؑ کی دختر تھی۔ غرضکہ جب عوج نے نقیبوں کو دیکھا اُن کو اپنے دامن میں اٹھالیا اور اپنی زوجہ کے پاس لا کر رکھ دیا اور کہا کہ یہ جماعت مجھ سے لڑنے آئی ہے اور چاہا کہ پیر سے اُن سب کو کچل کر ہلاک کر دے۔ زوجہ نے کہا کہ ان کو چھوڑ دو تا کہ تمہارا حال جا کے اپنی قوم سے بیان کریں۔ وہ لوگ وہاں سے آئے اور تمام شہر میں گھوم پھر کر اُن کے حالات دریافت کئے۔ اُن کے ایک خوشۂ انگور کو اُس کی

ترجمہ، تو اس نے چاہا کہ ان کو سرزمین (مصر) سے نکال دے تو ہم نے اس کو اور جو اس کے ساتھ تھے سب کو ڈبو دیا ﴿۱۰۳﴾ اور اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا کہ تم اس ملک میں رہو سہو۔ پھر جب آخرت کا وعدہ آجائے گا تو ہم تم سب کو جمع کر کے لے آئیں گے ﴿۱۰۴﴾ سورۃ الِاسراء

ٹہنیوں کے ساتھ بنی اسرائیل کے پانچ آدمی اُٹھا سکتے تھے اور انار کے نصف پوست پر چار آدمی بیٹھ سکتے تھے۔ عوج بن عناق کی موت کے بارے یہ روایت ہے کہ وہ پہاڑ سے ایک چٹان موسیٰؑ کے لشکر گاہ کے برابر اُکھاڑ لایا، تاکہ اُن کے لشکر پر پھینکے۔ حق تعالیٰ نے ہدہد کو بھیجا کہ اُس پتھر میں سوراخ کردے تو وہ پتھر اُس کے گلے میں طوق کی طرح پڑ گیا اور وہ زمین پر گر پڑا۔ جب حضرت موسیٰؑ آئے اور آپ نے جست کر کے عصا کو عوج کے ٹخنے پر مارا اور وہ ہلاک ہوا۔ حضرت موسیٰؑ کا قد دس ہاتھ تھا اور عصا دس ہاتھ لمبا تھا اور آپ نے دس ہاتھ جست کر کے عصا مارا تھا۔

الغرض جب نقبا اپنی قوم کی طرف روانہ ہوئے انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ جو کچھ ہم نے دیکھا ہے اگر بنی اسرائیل سے بیان کردیں گے تو وہ لوگ موسیٰؑ کے اقوال میں شک کریں گے اور کافر ہو جائیں گے۔ لہٰذا بہتر ہے کہ اس خبر کو لوگوں سے پوشیدہ رکھیں اور موسیٰؑ و ہارونؑ سے مخفی طور پر بیان کریں وہ لوگ جیسی مصلحت سمجھیں گے کریں گے۔ یہ طے کر کے آپس میں عہد کیا۔ غرض چالیس روز کے بعد موسیٰؑ کی خدمت میں پہنچے اور جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا۔ پھر ہر ایک نقیب اپنے سبط کے پاس آیا اور پیمان کو توڑ کر قوم عمالقہ کے حالات اُن سب لوگوں سے بیان کر دیا اور اُن کو جہاد سے ڈرایا۔ لیکن یوشعؑ بن نون اور کالبؑ بن یوقنا اپنے عہد پر قائم رہے۔ الغرض جب بنی اسرائیل دریا سے باہر آئے اور ایک صحرا میں مقیم ہوئے تو موسیٰؑ سے کہنے لگے کہ ہم لوگوں کو تم نے ہلاک کیا کہ آبادی سے ایک جنگل میں پہنچا دیا جہاں نہ سایہ ہے نہ کوئی

ترجمہ، اور جب تمہارے پروردگار نے موسیٰ کو پکارا کہ ظالم لوگوں کے پاس جاؤ ﴿۱۰﴾ (یعنی) قوم فرعون کے پاس، کیا یہ ڈرتے نہیں ﴿۱۱﴾ انہوں نے کہا کہ میرے پروردگار میں ڈرتا ہوں کہ یہ مجھے جھوٹا سمجھیں ﴿۱۲﴾ اور میرا دل تنگ ہوتا ہے اور میری زبان رکتی ہے تو ہارون کو حکم بھیج کہ میرے ساتھ چلیں ﴿۱۳﴾ اور ان لوگوں کا مجھ پر ایک گناہ (یعنی قبطی کے خون کا دعویٰ) بھی ہے سو مجھے یہ بھی خوف ہے کہ مجھ کو مار ہی ڈالیں ﴿۱۴﴾ فرمایا ہرگز نہیں۔ تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں ﴿۱۵﴾ سورۃ الشعراء

درخت اور نہ ہی پانی۔ اے موسیٰؑ کس قوت وارادہ وسامان کے ساتھ ہم ارض مقدسہ میں پہنچیں گے حالانکہ اطفال اور عورتیں اور بڑھے ہمارے ساتھ ہیں۔ موسیٰؑ نے کہا کہ مجھ کو یقین نہیں ہے کہ خدا نے کسی گروہ یا کسی فرد کو دنیا میں وُہ یا ہوگا جو دنیا کے مال وسامان تم کو فرعون کی قوم سے میراث میں دلوایا ہے اور اب بھی وہی تمہارے ہر معاملہ کا انتظام کریگا لہذا خدا کو یاد کرو اور اپنا کام اسی پر چھوڑ دو کہ وہ تم پر سے زیادہ مہربان ہے۔ موسیٰؑ کی بہن مریم کالب کی روجہ تھیں۔ غرض یہ خبر بنی اسرائیل میں مشہور ہو گئی تو وہ چلا کر رونے لگے اور کہنے لگے کاش ہم مصر ہی میں مر گئے ہوتے یا اس بیابان میں مر جاتے اور اس شہر میں داخل نہ ہوتے تا کہ ہمارے مال اور زون وفرزند عمالقہ کی غنیمت نہ بنتے۔ پھر آپس میں کہنے لگے کہ آؤ اپنا ایک سردا بنا کر مصر کی طرف واپس چلیں۔ موسیٰؑ ہر چند اُن کو نصیحت کرتے تھے کہ جس خدا نے تم کو فرعون پر غالب کیا وہ ہی اس قوم پر بھی غالب کرے گا۔ اُس نے فتح کا وعدہ فرمایا ہے اور وہ خلاف وعدہ نہیں کرتا لیکن اُن لوگوں نے نہ مانا اور چاہا کہ مصر کی جانب واپس جائیں۔ یہ دیکھ کر کالبؑ اور یوشعؑ نے اپنے اپنے گریبانوں کو پھاڑ ڈالا اور کہا کہ خدا سے ڈرو اور ان سرکشوں کے شہر اریحا میں چلو اُن پر خدا کی مدد سے غالب ہوگے۔ ہم لوگوں نے اُن کو آزمایا ہے، اگرچہ اُن کے جسم قوی ہیں لیکن اُن کے دل کمزور ہیں اُن سے ڈرو نہیں اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ بنی اسرائیل نے اُن کی بات نہ مانی اور چاہا کہ اُن کو سنگسار کردیں اور موسیٰؑ سے کہا کہ ہم ہر گز اُس شہر میں داخل نہ ہوں گے تم اپنے پروردگار کے ساتھ جاؤ اور اُن سے جنگ کرو ہم تو اس جگہ سے حرکت نہ کریں گے۔ موسیٰؑ کو غصّہ آیا اور اُن پر نفرین کی اور کہا خداوندا میں تو صرف اپنی جان کا مالک ہوں اور اپنے بھائی کا۔ خداندا مجھے فاسقوں

ترجمہ، اور جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے ان کو زمین (شام) کے مشرق ومغرب کا جس میں ہم نے برکت دی تھی وارث کردیا اور بنی اسرائیل کے بارے میں ان کے صبر کی وجہ سے تمہارے پروردگار کا وعدۂ نیک پورا ہوا اور فرعون اور قوم فرعون جو (محل) بناتے اور (انگور کے باغ) جو چھتریوں پر چڑھاتے تھے سب کو ہم نے تباہ کردیا ﴿۱۳۷﴾

کے گروہ سے الگ کر دے اس وقت ایک ابر قبہ الزمر کے دروازہ پر ظاہر ہوا اور خدا نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ کب تک یہ گروہ نافرمانی کرتا رہے گا اور میری نشانیوں کی تصدیق نہ کرے گا۔ میں ان سب کو ہلاک کر دوں گا اور تمہارے لئے ان میں سے ایک قوم زیادہ قوی قرار دوں گا۔ موسیٰؑ نے کہا خداوندا اگر یکبار گی ان کو تو ہلاک کر دے گا اور دوسری قومیں سُنیں گی تو کہیں گی کہ موسیٰؑ نے اُن لوگوں کو اس لئے ہلاک کر دیا کہ اُن کو ارض مقدسہ میں داخل نہ کر سکے۔ پروردگارا! تیرا صبر تو یقیناً طولانی اور تیری نعمت بے پایاں ہے اور تو ہی گناہوں کا بخشنے والا اور باپ کی فرزندوں کے لئے اور فروندوں کی باپ کے لئے حفاظت کرنے والا ہے۔ لہٰذا ان کے گناہوں کو بخش دے اور ان کو اس بیابان میں ہلاک مت کر حق تعالیٰ نے وحی کی کہ تمہاری دُعا کے سبب میں نے ان کو بخش دیا لیکن چونکہ تم نے اُن کو فاسق کہہ دیا ہے اور اُن پر نفرین کی ہے اس لئے قسم کھاتا ہوں کہ ارض مقدس میں داخل ہونا اب اُن پر نفرین کی ہے اس لئے قسم کھاتا ہوں کہ ارض مقدس میں داخل ہونا اب اُن پر حرام کر دیا۔ سوائے یوشعؑ اور کالبؑ کے اور اس بیابان میں اُن کو چالیس سال تک سرگشتہ اور پریشان رکھوں گا۔ اُن چالیس دنوں کے عوض جن میں ان لوگوں نے عمالقہ کے حالات دریافت کئے پھر میرے حکم سے رو گردانی کی۔ یہ لوگ اسی بیابان میں مریں گے۔ اور ان کے فرزندان ارض مقدسہ میں داخل ہوں گے۔ اُن لوگوں نے کہا اے موسیٰؑ دُعا کرو کہ خدا ہم کو آب وغذا اور لباس عطا فرمائے اور ہم کو پیادہ رہنے سے نجات بخشے اور گرمی سے سایہ میں رکھے۔

ترجمہ، (خدا نے فرمایا کہ) میرے بندوں کو راتوں رات لے کر چلے جاؤ اور (فرعونی) ضرور تمہارا تعاقب کریں گے ﴿۲۳﴾ اور دریا سے (کہ) خشک (ہو رہا ہو گا) پار ہو جاؤ (تمہارے بعد) ان کا تمام لشکر ڈبو دیا جائے گا ﴿۲٤﴾ وہ لوگ بہت سے باغ اور چشمے چھوڑ گئے ﴿۲۵﴾ اور کھیتیاں اور نفیس مکان ﴿۲٦﴾ اور آرام کی چیزیں جن میں عیش کیا کرتے تھے ﴿۲۷﴾ اسی طرح (ہوا) اور ہم نے دوسرے لوگوں کو ان چیزوں کا مالک بنا دیا ﴿۲۸﴾

بنی اسرائیل کے لئے من وسلوٰی کا نازل ہونا:

پھر حق تعالیٰ نے تیہ میں اُن پر ایک چھوٹا ابر بھیجا جو ابر باراں کے مانند نہ تھا بلکہ بہت چھوٹا ٹھنڈا اور نہایت بہتر تھا۔ ہمیشہ اُن کے سروں پر سایہ فگن رہتا۔ جہاں وہ لوگ جاتے ان کے ساتھ جاتا۔ آفتاب کی گرمی سے اُن کو محفوظ رکھتا۔ خدا نے اُن کے لئے نور کا ایک عمود پیدا کیا جو اندھیری رات میں روشنی دیتا اور اُن کے درختوں پر جمتا تھا اور شیرینی میں شہد کے مانند تھا۔ بعض نے ترنجبین کہا ہے بعض نے شہد بتایا ہے بعض کہتے ہیں کہ چھوٹی روٹیاں تھیں بعض کہتے ہیں کہ گاڑھا شیرہ تھا بہر حال ہر شب کو برف کی طرح اُن پر برستا تھا۔ قرآن میں نازل ہوا ہے کہ "یاد کرو اے نبی اسرائیل اُس وقت کو جبکہ تم پر ہم نے ابر کو سایہ فگن کیا جس وقت کہ تم لوگ تیہ میں تھے تاکہ تم کو آفتاب کی گرمی اور ماہتاب کی سردی سے محفوظ رکھے اور ہم نے تم پر منّ نازل کیا" جس کو ترنجبین کہتے ہیں اور رات کو اُن پر نازل ہوتا تھا جو گھاس پتھر اور درخت پر بیٹھتا تھا اور اُن درختوں سے نیچے گرتی تھیں تاکہ اُن کی غذا ہو اور وہ اُٹھا لیتے تھے۔ اُن لوگوں نے کہا کہ میٹھی چیز کھاتے کھاتے ہم مرے جاتے ہیں۔ اے موسیٰؑ دُعا کرو کہ خدا ہم کو گوشت عطا کرے۔ تو حق تعالیٰ نے سلوٰی اُن کے لئے نازل کیا اس میں بھی اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ سمانی سے مشابہ ایک طائر تھا، بعض کہتے ہیں کہ سُرخ پرندے تھے جو آسمان سے اُن پر ایک میل کے برابر آتے تھے اور ایک دوسرے پر بیٹھتے ہوئے ایک نیزہ بلند ہو جاتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ کبوتر کے چوزوں کی طرح تھے جن کے بال وپر دور کئے ہوئے اور بُھنے ہوئے ہوتے تھے۔ ہوا اُن کو اُڑا لاتی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ طائر آتے تھے وہ لوگ ان کو اپنے ہاتھ سے پکڑتے تھے۔ وہ کنجشک سے بہت بڑے ہوتے تھے اور ان کا گوشت تمام پرندوں سے بہتر تھا جو کہ بھنے ہوئے مرغ کی

ترجمہ، اور بادل کا تم پر سایہ کئے رکھا اور (تمہارے لیے) من و سلویٰ اتارتے رہے کہ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں، ان کو کھاؤ (پیو) مگر تمہارے بزرگوں نے ان نعمتوں کی کچھ قدر نہ جانی (اور) وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑتے تھے بلکہ اپنا ہی نقصان کرتے تھے ﴿۵۷﴾ سورۃ البقرۃ

طرح اُن کے دستر خوان پر گراتا تھا جسے وہ لوگ کھاتے تھے اور وہ لوگ بلا محنت اُسکا شکار کرتے اور کھاتے تھے اور جب وہ لوگ سیر ہو جاتے تھے تو وہ تمام مرغ خدا کے حکم سے زندہ ہو کر اُڑ جاتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ سلوٰی شہد تھا۔ جو ہر ایک کو ایک رات دن کے لئے ملتا تھا اور جمعہ کے روز دو شبانہ روز کے لئے کیونکہ روز شنبہ کو وہ نازل نہیں ہوتا تھا اور جو شخص زیادہ لے لیتا تھا اُس میں کیڑے پڑ جاتے تھے پھر دوسرے روز اُس کے لئے وہ نازل نہیں ہوتا تھا جیسا کہ اس امت میں جو شخص کہ حرام روزی حاصل کرتا ہے حلال روزی سے محروم ہو جاتا ہے۔ جو خدا اُس کے لئے مقدر کئے ہوتا ہے۔ جب وہ لوگ پانی طلب کرتے تھے موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کرتے۔ خدا نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل اس وقت کو یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کیا جبکہ وہ لوگ موسیٰؑ کے پاس صحرائے تیہ میں فریاد کرتے اور روتے ہوئے پیاسے آئے اور کہا ہم تشنگی کے سبب سے ہلاک ہوئے جاتے ہیں تو موسیٰؑ نے کہا خداوندا بحق محمدؐ سیّد انبیا اور بحق علیؑ سیّد اوصیا اور بحق فاطمہؑ سیّدۂ نسا اور بحق حسنؑ بہترین اولیا اور بحق حسینؑ افضل شہداء اور اُن کے خلفا اور عترت کا واسطہ جو تمام اذلیا اور پاک لوگوں میں بہتر ہیں اپنے ان بندوں کو سیراب کر۔ تو خدا نے وحی کی کہ اے موسیٰؑ اپنے عصا کو پتھر پر مارو۔ جناب موسیٰؑ کے پاس ایک پتھر تھا جسے وہ اپنے لشکر کے درمیان رکھ دیتے تھے جہاں وہ ٹھہرتے تھے موسیٰؑ اس پتھر پر عصا مارتے تھے اور اُس سے بارہ چشمے جاری ہو جاتے تھے یعنی ہر سبط کی طرف ایک چشمہ جاری ہوتا تھا۔ اولاد

ترجمہ، اور قوم موسیٰ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق کا راستہ بتاتے اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں ﴿۱۵۹﴾ اور ہم نے ان کو (یعنی بنی اسرائیل کو) الگ الگ کر کے بارہ قبیلے (اور) بڑی بڑی جماعتیں بنا دیا۔ اور جب موسیٰ سے ان کی قوم نے پانی طلب کیا تو ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مار دو۔ تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ اور سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا۔ اور ہم نے ان (کے سروں) پر بادل کو سائبان بنائے رکھا اور ان پر من و سلوٰی اتارتے رہے۔ اور (ان سے کہا کہ) جو پاکیزہ چیزیں ہم تمہیں دیتے ہیں انہیں کھاؤ۔ اور ان لوگوں نے ہمارا کچھ نقصان نہیں کیا بلکہ (جو) نقصان کیا اپنا ہی کیا ﴿۱۶۰﴾

یعقوبؑ کے اسباط میں سے ہر قبیلہ نے اپنے پانی پینے کی جگہ معلوم کرلی تاکہ دوسرے گروہ قبیلہ سے پانی کے بارے میں مزاحمت ومنازعت نہ کریں۔ جب اُس پتھر کو دوسری جگہ لے جانا چاہتے تھے پانی واپس ہو کر اُسی پتھر میں داخل ہو جاتا تھا۔ اُسی پتھر کو ایک چوپائے پر بار کر لیا کرتے تھے۔ پھر خدا نے اُن سے خطاب کیا کہ اس رزق میں سے کھاؤ اور پیو اور زمین میں فساد کرنے والے نہ بنو۔ امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب قائم آل محمدؐ مکہ سے ظہور فرمائیں گے اور کوفہ کی جانب متوجہ ہونا چاہیں گے ان حضرت کا منادی اُن کے اصحاب کے درمیان ندا کرے گا کہ کوئی شخص اپنے ساتھ آب وغذا نہ رکھے۔ سنگ حضرت موسیٰؑ اُن کے ساتھ ہوگا اور وہ ایک اونٹ کا بار ہوگا جس منزل میں وہ لوگ قیام کریں گے اُس پتھر سے ایک چشمہ جاری ہوگا۔ جس سے ہر بھوکا و پیاسا جو پانی پیئے گا سیر و سیراب ہو جائے گا یہی اُن کا توشہ ہوگا۔ یہاں تک کہ حضرت نجف اشرف میں نزول اجلال فرمائیں گے۔ ایک روایت کے مطابق بنی اسرائیل موسیٰؑ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ حق تعالیٰ سے سوال کریں کہ جب وہ بارش طلب کریں تو بارش ہو اور جب نہ چاہیں نہ برسے۔ موسیٰؑ نے اُن کی جانب سے یہ سوال کیا خدا نے قبول فرمایا۔ اُن لوگوں نے کھیت جوتا اور جس چیز کا بیج چاہا بودیا پھر بارش طلب کی اور جس قدر انہوں نے چاہا پانی برسا اور جب نہ چاہا رُک گیا۔ اسی طرح جب بارش چاہتے تھے ہوتی جب روک دیتے تھے رُک جاتی تھی یہاں تک کہ اُن کی زراعتیں بہت مضبوط اور بلند سیستانوں کے مانند ہوئیں جب اُن کو کاٹا کسی میں دانہ نہ تھا۔ سب گھاس ہو گئی تھیں۔ وہ لوگ موسیٰؑ کے پاس فریاد کرتے ہوئے آئے اور کیفیت بیان کی۔ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ پر وحی فرمائی کہ میں نے بنی اسرائیل کے لئے مقدر نہ کیا بلکہ جیسی

ترجمہ، اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے (خدا سے) پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو۔ (انہوں نے لاٹھی ماری) تو پھر اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر (کے پانی پی) لیا (ہم نے حکم دیا کہ) خدا کی (عطا فرمائی ہوئی) روزی کھاؤ اور پیو، مگر زمین میں فسادنہ کرتے پھرنا ﴿۶۰﴾ سورة البقرة

اُن کی مصلحت تھی عمل میں لایا۔ چونکہ وہ لوگ میری تقدیر پر رضامند نہ تھے اس لئے اُن کو اُن کی تدبیر پر چھوڑ دیا تو ایسا ہوا جو تم نے دیکھا۔

الغرض خدا نے حکم دیا کہ آسمان من و سلوی انکے لئے بھیجے، ہوا سلوی کو بریاں کرے، پتھر ان کو پانی دے اور ابر کو مامور کیا کہ ان پر سایہ کرے اور جب وہ لباس طلب کرتے تھے خدا اُسی لباس کو جو وہ پہنے رہتے تھے نیا کر دیتا تھا۔ وہ کبھی پرانا نہیں ہوتا تھا بلکہ ہر روز نیا اور تازہ رہتا تھا اُن کے بچے لباس پہنے ہوئے پیدا ہوتے تھے۔ جوں جوں بڑے ہوتے تھے اُن کے کپڑے بھی بڑے ہوتے جاتے تھے۔ جب اسی حال سے ایک مدت گذری تو کہا، اے موسیؑ ہم ایک کھانے پر نہیں صبر کر سکتے خدا سے دُعا کرو کہ ہمارے لئے زمین سے سبزی، ترکاری، ککڑی، گیہوں، لہسن، مسور اور پیاز پیدا کرے۔ (فوم گندم کو کہتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ لہسن ہے اور بعض کہتے ہیں کہ روٹی ہے)۔ قرآن میں بحق تعالی نے فرمایا ہے کہ اُس وقت کو یاد کرو جبکہ تمہارے گذشتہ آباؤ اجداد نے جو موسیؑ کے زمانہ میں تھے اُن سے کہا کہ ہم سے ایک قسم کے کھانے پر یعنی من و سلوی پر نہیں رہا جاتا۔ ہم کو دوسرے کھانوں کی ضرورت ہے جس کو مخلوط کریں۔ لہٰذا اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ہمارے لئے وہ چیریں مہیا کرے جو زمین سے اگاتا ہے۔ سبزی (ساگ پات) ککڑی لہسن (یا گندم) مسور اور پیاز میں سے۔ موسیؑ نے کہا آیا یہ چاہتے ہو کہ بہتر چیز تم سے لے لی جائے اور اُس سے بدتر تم کو دی جائے۔ تو اُتر پڑو یعنی صحرائے تیہ سے کسی شہر میں چلو وہاں تمہارے لئے جو تم چاہتے ہو سب چیزیں حاصل ہو جائیں گی۔ حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ طلوع آفتاب سے قبل سونا نحس ہے، چہرہ کا رنگ زرد کرتا ہے اور روزی سے

ترجمہ، اے آل یعقوب ہم نے تم کو تمہارے دشمن سے نجات دی اور توارت دینے کے لئے تم سے کوہ طور کی داہنی طرف مقرر کی اور تم پر من اور سلویٰ نازل کیا ﴿۸۰﴾ (اور حکم دیا کہ) جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں ان کو کھاؤ۔ اور اس میں حد سے نہ نکلنا۔ ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا۔ اور جس پر میرا غضب نازل ہوا وہ ہلاک ہو گیا ﴿۸۱﴾ اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کرے پھر سیدھے رستے چلے اس کو میں بخش دینے والا ہوں ﴿۸۲﴾ سورۃ طٰہٰ

محروم کرتا ہے اس لئے کہ حق تعالیٰ روزی طلوع صبح سے آفتاب نکلنے کے درمیان تقسیم فرماتا ہے اسی وقت بنی اسرائیل پر من و سلوٰی نازل ہوتا تھا۔ جو اس وقت تک سوتا رہتا تھا اس کا حصّہ نہیں نازل ہوتا تھا۔ وہ بیدار ہوتا تو اپنا حصّہ نہیں پاتا تھا بلکہ دوسروں سے طلب و سوال پر مجبور ہوتا تھا۔ غرض خدا نے اُن سے کہا کہ "پاکیزہ چیریں کھاؤ جو ہم نے تم کو عطا کی ہیں اور میری نعمتوں پر شکر کرو اور میرے اُن خاص بندوں (یعنی محمدؐ و آل محمدؐ) کی تعظیم کرو کیونکہ میں نے اُن کو قابل تعظیم بنایا ہے اور اُن کو بڑا سمجھو، اس لئے کہ میں نے اُن کو بڑا کیا ہے اور اُن کی ولایت کا تم سے عہد و پیمان لے چکا ہوں۔ ان لوگوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ جو کچھ ہم نے ان سے اُن کے بزرگواروں کے باب میں عہد لیا تھا انہوں نے اس کو بدل دیا اور اُس پر وفا نہیں کی لہذا کافروں کے کفر سے ہماری بادشاہی کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا جس طرح مومنوں کے ایمان سے ہماری سلطنت میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا۔ لیکن انہوں نے کافر ہو کر ہمارے حکم تبدل کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ یاد کرو اس وقت کو جبکہ ہم نے تمہارے آباؤ اجداد گذشتگان کو حکم دیا کہ اس شہر میں یعنی شہر اریحا میں داخل ہو جو ملک شام کا ایک شہر ہے جبکہ بنی اسرائیل صحرائے تیہ سے رہا ہوئے تھے۔ اور اُس شہر میں جس جگہ چاہو بلا مشقت فراخی کے ساتھ روزی کھاؤ اور شہر کے دروازہ میں

ترجمہ، اور جب تم نے کہا کہ موسیٰ! ہم سے ایک (ہی) کھانے پر صبر نہیں ہو سکتا تو اپنے پروردگار سے دعا کیجئے کہ ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز (وغیرہ) جو نباتات زمین سے اُگتی ہیں، ہمارے لیے پیدا کر دے۔ انہوں نے کہا کہ بھلا عمدہ چیزیں چھوڑ کر ان کے عوض ناقص چیزیں کیوں چاہتے ہوں۔ (اگر یہی چیزیں مطلوب ہیں) تو کسی شہر میں جا اترو، وہاں جو مانگتے ہو، مل جائے گا۔ اور (آخرکار) ذلت (و رسوائی) اور محتاجی (و بے نوائی) ان سے چمٹا دی گئی اور وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گئے۔ یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور (اس کے) نبیوں کو ناحق قتل کر دیتے تھے۔ (یعنی) یہ اس لیے کہ نافرمانی کئے جاتے اور حد سے بڑھے جاتے تھے ﴿٦١﴾ جو لوگ مسلمان ہیں یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست، (یعنی کوئی شخص کسی قوم و مذہب کا ہو) جو خدا اور روز قیامت پر ایمان لائے گا، اور نیک عمل کرے گا، تو ایسے لوگوں کو ان (کے اعمال) کا صلہ خدا کے ہاں ملے گا اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کسی طرح کا خوف ہو گا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے ﴿٦٢﴾ البقرۃ

سجدہ کرکے داخل ہو۔ تیہ کے بارے میں ہے کہ اس کی چوڑائی سترہ فرسخ اور بعض چھ فرسخ کہتے ہیں۔ روایت کے مطابق سجدے کا واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ موسیٰؑ زمین تیہ سے نکلے اور تمام بنی اسرائیل آبادی میں داخل ہوئے اور ان لوگوں نے گناہ کیا تھا حق تعالیٰ نے چاہا کہ اُن لوگوں کو گناہ سے نجات دے اور اگر توبہ کریں تو بخشدے اس وجہ سے اُن لوگوں کو گناہ سے نجات دے اور اگر توبہ کریں تو بخشدے اس وجہ سے اُن سے کہا کہ جب شہر کے دروازہ پر پہنچیں سجدہ کریں اور حطّہ (یعنی بخشش) کہیں تا کہ اُن کے گناہ بخش دیئے جائیں اور خطائیں محو کردی جائیں۔ اُن میں جو نیک لوگ تھے اُنہوں نے ایسا ہی کیا تو اُن کی توبہ قبول ہوئی لیکن ظالموں نے بجائے حطّہ کے حنطہ حمرا یعنی سرخ گندم طلب کیا اس لئے اُن پر عذاب نازل ہوا۔ ایک اور روایت امام حسن عسکریؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے اُن کے لئے شہر کے دروازہ پر محمدؐ اور علیؑ صلوات اللہ علیہ کی صورت ممثل فرمائی تھی اور اُن کو حکم دیا تھا کہ اُن تصویروں کی تعظیم کے لئے سجدہ کریں اور اُن کی فضیلت کا اعتقاد جو اُن سے لیا گیا تھا یاد کریں اور کہیں کہ یہ ہمارا سجدہ حدا کے لئے محمدؐ و علیؑ کی تصویر کی تعظیم کے جہت سے ہے اور اُن کی ولایت کا اعتقاد ہمارے گناہوں کو کم کرنے والا اور ہماری خطاؤں کو محو کرنے والا ہے۔ تا کہ ہم تمہارے گناہوں کو بخش دیں اور عنقریب ہم نیک لوگوں کے ثواب کو اور زیادہ کردیں گے۔ یعنی جو لوگ ایسا کریں گے اور پہلے گناہ نہ کئے ہوں گے تو ہم اُن کے درجات و منازل کو اور زیادہ کردیں گے تو جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا انہوں نے اُس قول کو بدل دیا۔ امام نے فرمایا کہ سجدہ نہیں کیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے اُن کو حکم دیا تھا اور نہ وُہ بات کہی جو خدا نے فرمائی تھی اور دروازہ کی جانب پشت کرکے داخل ہوئے۔ نہ خم ہوئے نہ

ترجمہ، اور جب ہم نے (ان سے) کہا کہ اس گاؤں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو، خوب کھاؤ (پیو) اور (دیکھنا) دروازے میں داخل ہونا تو سجدہ کرنا اور حطۃ کہنا، ہم تمہارے گناہ معاف کردیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے ﴿۵۸﴾ تو جو ظالم تھے، انہوں نے اس لفظ کو، جس کا ان کو حکم دیا تھا، بدل کر اس کی جگہ اور لفظ کہنا شروع کیا، پس ہم نے (ان) ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا، کیونکہ نافرمانیاں کئے جاتے تھے ﴿۵۹﴾ سورۃ البقرۃ

داخل ہوتے وقت سجدہ کیااور کہاکہ دروازہ کی اس قدر بلندی کے باوجود ہم کیوں خم ہو کر داخل ہوں کہ ان دونوں موسٰیؑ اور یوشعؑ میں سے کوئی ہمارا مذاق اڑائے اور ہم سے باطل اور مہمل باتوں کے لئے وہ سجدہ کرائیں اور داخل ہوتے وقت حطّہ کے بجائے حنطہ سمقانا کہنے لگے یعنی سُرخ گندم جسے ہم اپنی غذا بنائیں گے ہم کو اس قول و فعل سے زیادہ مجبوب ہے۔ تو ہم نے ان لوگوں پر جنہوں نے ظلم کیا تھااُن کے رفسق کے سبب سے آسمان سے رجز اور ایک قسم کا عذاب بھیجا اس لئے کہ انہوں نے محمدؐ وآل محمدؐ کی ولایت کے لئے اطاعت نہیں کی اور وہ رجز یہ تھا کہ ایک روز سے کم وقت میں ان میں سے ایک لاکھ بیس ہزار اشخاص طاعون میں مر گئے اور وہ لوگ وہ تھے جن کو خدا جانتا تھا کہ ایمان نہ لائیں گے اور توبہ نہ کریں گے وہ عذاب اس پر نازل نہیں ہوا جس کے بارے میں خدا کو علم تھا کہ توبہ کرے گا یااُس کے صلب سے کوئی مومن پیدا ہو گا جو خدا کی اُس کی یکتائی کے ساتھ عبادت کرے گا اور محمدؐ کی رسالت پر ایمان لائے گا اور علیؑ کی ولایت کو پہنچائے گا۔ منقول ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ اس امت میں میرے اہل بیت کی مثال بنی اسرائیل کے باب حطّہ کی سے ہے جس طرح بنی اسرائیل میں سے جو از روئے تواضع وانقیاد باب حطہ میں داخل ہوا اُس نے نجات پائی اور جو شخص اس طرح داخل نہ ہوا یعنی تکبر کیا اور نافرمانی کی وہ ہلاک ہوا اسی طرح اس امّت میں جو شخص ازروئے تسلیم وانقیاد میرے اہلبیت کی محبت میں داخل ہو گا۔ اُن کی متابعت اپنے اوپر لازم کرے گا اور اُن کو اپنی بخشش کا وسیلہ سمجھے گا وہ نجات پائے گا اور جو شخص اُن کی اطاعت سے سرتابی کرے گا اور دنیائے باطل کی پیروی کرے گا جس طرح سے اُن لوگوں نے سُرخ گندم طلب کیا وہ کافر اور ہلاک ہو گا۔

ترجمہ، اور (یاد کرو) جب ان سے کہا گیا کہ اس شہر میں سکونت اختیار کرلو اور اس میں جہاں سے جی چاہے کھانا (پینا) اور (ہاں شہر میں جانا تو) حِطّةٌ کہنا اور دروازے میں داخل ہونا تو سجدہ کرنا۔ ہم تمہارے گناہ معاف کردیں گے۔ اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے ﴿۱۶۱﴾ مگر جو ان میں ظالم تھے انہوں نے اس لفظ کو جس کا ان کو حکم دیا گیا تھا بدل کر اس کی جگہ اور لفظ کہنا شروع کیا تو ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا اس لیے کہ ظلم کرتے تھے ﴿۱۶۲﴾

بنی اسرائیل کا خدا کو دیکھے بغیر ایمان لانے سے انکار:

روایت ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور گفتگو کرتا ہے۔ اُن لوگوں نے آپؑ کی تصدیق نہ کی۔ موسیٰؑ جانتے تھے کہ خدا اس سے منزہ ہے کہ آنکھوں سے دیکھا جاسکے لیکن چونکہ خدا نے اُن سے گفتگو کی اور ان کو اپنا ہمراز بنایا تھا اور آپ نے اپنی قوم سے جا کر یہ بیان کیا تو ان لوگوں نے کہا ہم ایمان نہیں لائیں گے جو کچھ تم کہتے ہو جب تک کہ خدا کی گفتگو نہ سُن لیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک گروہ اپنے لوگوں میں سے انتخاب کرو جو میرے ساتھ چلے اور خدا کی گفتگو سُنے، تو اُن لوگوں نے ستر ہزار اشخاص کو انتخاب کیا پھر اُن میں سے سات ہزار اشخاص کو پھر اُن میں سے سات سو لوگوں کو چُنا اور پھر ان میں سے ستر نیک لوگوں کو انتخاب کر کے موسیٰؑ کے ساتھ ان کے محل مناجات پر بھیجا۔ جب موسیٰؑ مقام مناجات کے نزدیک گئے تو ان لوگوں کو دامن کوہ میں ٹھہرایا اور خود پہاڑ پر گئے اور خدا سے سوال کیا کہ اُن سے گفتگو کرے اس طرح کہ وہ ستر اشخاص سُنیں، تو پروردگار نے ہَوا میں آواز پیدا کر کے اُن سے باتیں کیں اور کہا کہ کیا سبب ہے کی اپنی قوم سے پہلے تم کوہ طور پر آئے۔ عرض کی وہ میرے پیچھے آتے ہیں اور پالنے والے میں نے تیری جانب اس لئے آنے میں عجلت کی تاکہ تو خوش ہو۔ اُن لوگوں نے کلام الٰہی کو اپنے سر کے اُوپر، پیر کے نیچے، داہنی و بائیں جانب اور سامنے اور پیچھے غرضکہ ہر سمت سے بیک دفعہ سُنا کیونکہ درخت میں آواز پیدا کر دی تھی اور وہ ہر طرف ہوا کے ذرائع پھیلی ہوئی تھی اس لئے اُن لوگوں نے ہر سمت سے آواز سُنی تاکہ سمجھیں کہ خدا کا کلام ہے کیونکہ اگر دوسرے کا کلام ہوتا تو ایک ہی طرف سے سنائی دیتا۔ پھر اُن ستر آدمیوں نے کہا کہ ہم ایمان نہیں لاتے کہ یہ خدا کا کلام ہے جب تک کہ خدا کو ظاہر بظاہر نہ دیکھ لیں چونکہ

ترجمہ، اور بہت سے پیغمبر ہیں جن کے حالات ہم تم سے پیشتر بیان کر چکے ہیں اور بہت سے پیغمبر ہیں جن کے حالات تم سے بیان نہیں کئے۔ اور موسیٰ سے تو خدا نے باتیں بھی کیں (۱٦٤) النساء

موسیٰؑ نے کہا خداوندا مجھے اپنے کو دکھلا دے تاکہ میں تجھ کو دیکھوں۔ خدا نے فرمایا کہ تم مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنے مقام پر میری تجلی کے وقت قائم رہے تو تم بھی دیکھ سکتے ہو۔ موسیٰؑ نے اُس جماعت سے کہا کہ سُنو اور بنی اسرائیل کے سامنے گواہی دینا۔ اُن لوگوں نے کہا ہم ایمان نہیں لائیں گے کہ یہ آواز خدا کی ہے جب تک کہ ظاہر بظاہر اُس کو دیکھ نہ لیں گے۔ کیونکہ اُن لوگوں سے یہ بات بہت بڑی جراُت، سخت گستاخی تکبّر اور سرکشی کے ساتھ صادر ہوئی اس لئے حق تعالیٰ نے اُن پر بجلی گرائی اور جب پروردگار عالم نے پہاڑ پر تجلی نازل کی اور اپنے انوار عظمت میں سے کچھ نور اُس پر ظاہر کیا تو پہاڑ (ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑے اور حجاز و یمن کی طرف گرے جو پہاڑ مدینہ میں آیا۔ احد وورقان تھا اور مکّہ میں ثور و شبیر و حریٰ گئے اور یمن میں صبر و حضور پہنچے اور نجف اشرف اُس پہاڑ کا ایک ٹکڑا ہے جس پر موسیٰؑ کے ساتھ حق تعالیٰ نے گفتگو کی) زمین سے ہموار ہو گیا اور موسیٰؑ بیہوش ہو کر گر پڑے اور اس جماعت کے سب لوگ جل کر خاک ہو گئے۔ روایت کے مطابق پھر فرشتوں کا لشکر نیچے اُترا اور فوج در فوج وعد و برق و صاعقہ و ہَوا کے ساتھ ہاتھ میں نور کے گرز لئے ہوئے موسیٰؑ کے پاس آئے اور آسمان کے دروازے کھل گئے اور ہر فوج کہتی تھی کہ اے پسر عمران تم نے اپنے پروردگار سے بہت بڑا سوال کیا اور موسیٰؑ اُن کی جس فوج کو دیکھتے خوف سے اُن کا تمام جسم کانپ جاتا تھا اور خدا کے حکم سے آگ اُن کے گرد احاطہ کئے ہوئے تھی جس سے وہ کسی طرف جا نہیں سکتے تھے۔ یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے اپنے انور عظمت کا کچھ حصّہ جلوہ گر فرمایا اور فرشتوں کو وحی کی کہ موسیٰؑ کو دیکھیں تاکہ وہ بھاگیں نہیں۔ جب موسیٰؑ نے پہاڑ کو دیکھا کہ غرق ہو گیا اور فرشتوں کو اس حال میں مشاہدہ کیا۔ مُنہ کے بل خدا کے خوف اور اُس کیفیت کی ہیبت سے گر پڑے اور اُن کے بدن سے

ترجمہ، اور جب تم نے (موسیٰ) سے کہا کہ موسیٰ، جب تک ہم خدا کو سامنے نہ دیکھ لیں گے تم پر ایمان نہیں لائیں گے، تو تم کو بجلی نے آگھیرا اور تم دیکھ رہے تھے ﴿۵۵﴾ پھر موت آجانے کے بعد ہم نے تم کو از سرِ نو زندہ کر دیا، تاکہ احسان مانو ﴿۵٦﴾

روح نے مفارقت کی۔ پھر خدا نے اُن کی روح دوبارہ اُن کے جسم میں واپس کی تو سر اُٹھایا اور کہا کہ میں تجھ کو پاک سمجھتا ہوں اس سے کہ تو دیکھا جا سکے اور میں تجھ سے توبہ کرتا ہوں اور میں پہلا ایمان لانے والا ہوں اس پر کہ تجھ کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ پھر جب موسیٰؑ نے یہ دیکھا کہ تمام کے تمام لوگ جل کر خاک ہو گئے ہیں تو غمگین ہوئے اور عرض کی پالنے والے آیا تو ہم کو ہلاک کرتا ہے اُس سبب سے کہ جو کچھ ہمارے بیوقوف لوگوں نے کیا۔ موسیٰؑ کو خیال ہوا کہ یہ لوگ بنی اسرائیل کے گناہوں کے سبب سے ہلاک ہوئے تو موسیٰؑ نے کہا خداوند میں جب واپس جاؤں گا تو قوم سے کیا کہوں گا وہ لوگ کہیں گے کہ موسیٰؑ تم ہمارے بھائیوں کو لے گئے اور چونکہ تم اپنے دعوے میں کہ خدا تم سے گفتگو کرتا ہے سچے نہ تھے اس لئے ان لوگوں کو مار ڈالا، تو حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کی دُعا سے ان لوگوں کو زندہ کر دیا اور فرمایا کہ اے موسیٰؑ میں نے تم کو لوگوں پر اپنی رسالت کے ساتھ اور اپنے ساتھ گفتگو کرنے سے برگزیدہ کیا لہٰذا جو کچھ یعنی توریت ہم تم کو دیتے ہیں اس کو لو اور شکر کرو اور اُن کے لئے ہر قسم کی نصیحتیں اور ہر چیز کے احکام کی تفصیل ہم نے لوحوں پر لکھ دیں۔ لہٰذا اس کو مضبوطی کے ساتھ اختیار کرو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ اس کو اختیار کریں اور بہتر طریقہ سے عمل کریں اور ہم تم کو عنقریب جہنم میں فاستوں کی جگہ مصر یا شام میں دکھادیں گے۔ روایت کے مطابق، دسویں ذی الحجہ کو خدا نے جناب موسیٰؑ پر توریت کی تختیاں نازل کیں جن میں احکام، خبریں قصے اور سنتیں سب کچھ موجود تھیں جن کی ان کو ضرورت تھی۔ ایک جگہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس وقت کو یاد کرو جبکہ کوہ طور کو زمین سے اُٹھا کر ہم نے اُن کے سروں پر ایک ابر یا ایک چھت کے مانند بلند کیا۔ ان لوگوں کو گمان ہوا کہ اُن کے سروں پر وہ گر پڑے گا۔ اور اُن سے کہا گیا کہ جو تم کو دیا گیا ہے اُس کو لو اور قبول کرو۔ اور جو کچھ اُس میں ہے حفظ کرو شاید

ترجمہ، اور اے موسیٰ تم نے اپنی قوم سے (آگے چلے آنے میں) کیوں جلدی کی ﴿۸۳﴾ کہا وہ میرے پیچھے (آرہے) ہیں اور اے پروردگار میں نے تیری طرف (آنے کی) جلدی اس لئے کی کہ تو خوش ہو ﴿۸٤﴾

پرہیزگار ہو جاؤ۔ اور اُس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے تم سے توریت پر عمل کرنے کا عہد لیا اور کوہ
طور کو تمہارے سروں پر لٹکا دیا اور کہا کہ جو کچھ ہم نے تم کو عطا کیا ہے اُس کو دل سے اختیار کرو۔
اور جو کچھ اُس میں ہے اُس کو یاد کرو مثل موعظہ و احکام کے شاید پرہیزگار ہو جاؤ تو اس کے بعد تم
نے منہ پھیر لیا اور عہد کو توڑ ڈالا۔ اور اگر خدا کو فضل اور اُس کی رحمت شامل نہ ہوتی تو یقیناً تم
لوگ خسارہ میں رہتے۔ اور سورہ مائدہ میں فرمایا ہے کہ بیشک خدا نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور اُن
میں سے بارہ نقیبوں کو اختیار کیا جو اُن کے حالات سے آگاہ اور اُن کے امور کے ضامن تھے۔ اور
خدا نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور میرے رسولوں پر
ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم اور مدد کرو اور خدا کی راہ میں مال خرچ کر کے اس کو قرض حسنہ دو۔ تو یقیناً
ہم تمہارے گناہوں کو برطرف کر دیں گے اور تم کو اُن بہشتوں میں داخل کریں گے جن میں
نہریں جاری ہوں گی پھر اس کے بعد تم سے جو کافر ہو جائے گا تو وہ راہ راست سے بھٹک گیا اور خدا
گمراہوں کو اسی طرح گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔ تو پھر خدا سے
دعا کی کہ تو ہی ہمارا مالک و ناصر ہے۔ پس ہم پر رحم فرما اور بخش دے اور تو سب سے زیادہ بخشنے والا
ہے اور ہمارے لئے دُنیا و آخرت میں حسنہ یعنی بہتر نعمت مقرر فرما اور ہم تیری طرف رجوع

ترجمہ، اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میرے (کوہِ طور پر جانے کے) بعد تم میری قوم میں
میرے جانشین ہو (ان کی) اصلاح کرتے رہنا ٹھیک اور شریروں کے رستے نہ چلنا ﴿۱۴۲﴾ اور جب
موسیٰ ہمارے مقرر کیے ہوئے وقت پر (کوہ طور) پر پہنچے اور ان کے پروردگار نے ان سے کلام کیا تو
کہنے لگے کہ اے پروردگار مجھے دکھا کہ میں تیرا دیدار دیکھوں۔ پروردگار نے کہا کہ تم مجھے ہرگز نہ
دیکھ سکو گے۔ ہاں پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھے دیکھ سکو گے۔ جب ان کا
پروردگار پہاڑ پر نمودار ہوا تو (تجلی انوارِ ربانی) نے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر
پڑے۔ جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں
اور جو ایمان لانے والے ہیں ان میں سب سے اول ہوں ﴿۱۴۳﴾ (خدا نے) فرمایا موسیٰ میں نے تم کو
اپنے پیغام اور اپنے کلام سے لوگوں سے ممتاز کیا ہے۔ تو جو میں نے تم کو عطا کیا ہے اسے پکڑ رکھو اور
(میرا) شکر بجا لاؤ ﴿۱۴۴﴾

کرتے ہیں خدا نے فرمایا کہ میں اپنا عذاب جس کو چاہتا ہوں پہنچاتا ہوں اور میری رحمت تو تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے لہٰذا عنقریب اپنی رحمت اُن لوگوں کے لئے لکھوں گا اور واجب قرار دوں گا جو لوگ کہ پرہیزگار ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور میری نشانیوں پر ایمان لاتے ہیں (پرہیز گاروں سے مراد) بیان کرتے ہیں کہ پیغمبر آخرالزمان اور ان کے اوصیا اور آنحضرت کی امت میں نیک لوگ ہیں۔

روایت کے مطابق جب حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو ارض مقدس کی طرف لے جائیں وہاں سے وہ کفار کو نکال دیں اور خود ساکن ہوں۔ اُس وقت بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ تھی موسیٰؑ نے اُن سے کہا کہ خدا نے تمہارے لئے لکھ دیا اور مقرر کر دیا ہے کہ ارض مقدس میں چل کر قیام کرو اور مرتد نہ ہو اور حکم خدا سے انحراف نہ کرو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ وہ کہنے لگے اے موسیٰؑ ارض مقدس میں جبّاروں کا گروہ رہتا ہے جن کے مقابلہ کی ہم تاب نہیں رکھتے لہٰذا ہم ہرگز اُس شہر میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اُس شہر سے نکل نہ جائیں۔ اُن میں سے دو شخصوں نے یعنی یوشعؑ بن نون اور کالبؑ بن یوقنا نے کہا کہ خدا سے ڈرو۔

ترجمہ، جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے، میں وہاں سے (رستے) کا پتہ لاتا ہوں یا سلگتا ہوا انگارہ تمہارے پاس لاتا ہوں تاکہ تم تاپو ﴿۷﴾ جب موسیٰ اس کے پاس آئے تو ندا آئی کہ وہ جو آگ میں (تجلی دکھاتا) ہے بابرکت ہے۔ اور جو آگ کے ارد گرد ہیں اور خدا جو تمام عالم کا پروردگار ہے پاک ہے ﴿۸﴾ اے موسیٰ میں ہی خدائے غالب و دانا ہوں ﴿۹﴾ اور اپنی لاٹھی ڈال دو۔ جب اُسے دیکھا تو (اس طرح) ہل رہی تھی گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا (حکم ہوا) موسیٰ ڈرو مت۔ ہمارے پاس پیغمبر ڈرا نہیں کرتے ﴿۱۰﴾ ہاں جس نے ظلم کیا پھر برائی کے بعد اسے نیکی سے بدل دیا تو میں بخشنے والا مہربان ہوں ﴿۱۱﴾ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو سفید نکلے گا۔ (ان دو معجزوں کے ساتھ جو) نو معجزوں میں (داخل ہیں) فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ کہ وہ بے حکم لوگ ہیں ﴿۱۲﴾ جب ان کے پاس ہماری روشن نشانیاں پہنچیں، کہنے لگے یہ صریح جادو ہے ﴿۱۳﴾ اور بے انصافی اور غرور سے ان سے انکار کیا لیکن ان کے دل ان کو مان چکے تھے۔ سو دیکھ لو فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا ﴿۱۴﴾ سورۃ النمل

خدا نے ان دونوں کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی توفیق عطا کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ سرکشان عمالقہ کے بارہ شہر ہیں۔ جب تم اُن میں داخل ہو گے تو اُن پر غالب ہو گے۔ خدا پر بھروسہ رکھو اگر اُس پر ایمان رکھتے ہو۔ اُن لوگوں نے کہا اے موسیٰؑ ہم ہر گز اس شہر میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ یہ جبّار شہر میں موجود رہیں گے۔ تم مع اپنے پروردگار کے جا کر جنگ کرو ہم یہیں بیٹھے ہیں۔ موسیٰؑ نے کہا خداوندا مجھے اپنی ذات پر اختیار ہے اور اپنے بھائی پر۔ مجھے گروہ فاسقاں سے الگ کردے اور چاہا کہ ہارونؑ کا ہاتھ پکڑ کر ان کے درمیان سے نکل جائیں تو بنی اسرائیل کو خوف ہوا کہ اگر چلے گئے تو ہم پر عذاب نازل ہو جائے گا۔ اس لئے موسیٰؑ کے پاس گریہ وزاری کرتے ہوئے آئے اور التجا کی کہ وہ ان کے پاس رہیں اور خدا سے دُعا کریں کہ اُن کی توبہ قبول فرمائے تو خدا نے موسیٰؑ پر وحی بھیجی کہ میں نے اُن کی توبہ قبول کی لیکن ان کو اس سرکشی کی سزا میں چالیس سال تک سرگشتہ اور پریشان رکھوں گا۔ غرض موسیٰؑ نے ان کو لے کر ارض مقدس کا رُخ کیا جو بلاد شام میں فلسطین کے نام سے مشہور ہے۔ اُس کو اس لئے مقدس کہتے ہیں کہ وہاں یعقوبؑ پیدا ہوئے تھے اور وہ اسحٰقؑ و یوسفؑ کا مسکن تھا اور وفات کے بعد سب کو اُسی جگہ منتقل کر دیا گیا۔ شام کی زمین نہایت نیک و بہتر ہے لیکن وہاں کے لوگ بہت بُرے ہیں اور مصر بد ترین شہر ہے کیونکہ

ترجمہ، اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو تم پر خدا نے جو احسان کئے ہیں ان کو یاد کرو کہ اس نے تم میں پیغمبر پیدا کیے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تم کو اتنا کچھ عنایت کیا کہ اہل عالم میں سے کسی کو نہیں دیا ﴿۲۰﴾ تو بھائیو! تم ارض مقدس (یعنی ملک شام) میں جسے خدا نے تمہارے لیے لکھ رکھا ہے چل داخل ہو اور (دیکھنا مقابلے میں) پیٹھ نہ پھیر دینا ورنہ نقصان میں پڑ جاؤ گے ﴿۲۱﴾ وہ کہنے لگے کہ موسیٰ! وہاں تو بڑے زبردست لوگ (رہتے) ہیں اور جب تک وہ اس سرزمین سے نکل نہ جائیں ہم وہاں جا نہیں سکتے ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم جا داخل ہوں گے ﴿۲۲﴾ جو لوگ (خدا سے) ڈرتے تھے ان میں سے دو شخص جن پر خدا کی عنایت تھی کہنے لگے کہ ان لوگوں پر دروازے کے رستے سے حملہ کر دو جب تم دروازے میں داخل ہو گئے تو فتح تمہارے ہے اور خدا ہی پر بھروسہ رکھو بشرطیکہ صاحبِ ایمان ہو ﴿۲۳﴾

وُہ اس کا قید خانہ ہے جس پر خدا غضب فرماتا ہے۔ خدا نے اُن کو حکم دیا کہ شام کی جانب جائیں توؔ ایک جماعت کے پاس پہنچے جو ایک بت کے گرد جمع تھی اور اُس کی پرستش کرتی تھی۔ بنی اسرائیل نے یہ دیکھ کر موسیٰؑ سے کہا کہ ہمارے لئے بھی ایک خدا بناؤ جیسا کہ اس جماعت کا خدا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا تم ایک جاہل گروہ ہو کیا خداوند عالم کے سوا کوئی اور خدا چاہتے ہو اور تمہارے لئے تلاش کروں حالانکہ اس نے تم کو تمام عالم پر فضیلت دی ہے۔ بس بنی اسرائیل کا مصر میں داخل ہونا کسی سبب سے نہ تھا بجز اس کے کہ خدا اُن پر غضبناک تھا اُس گناہ کے سبب سے جوان لوگوں نے کیا تھا۔ کیوں کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جب اُن لوگوں نے ارض مقدس میں داخل ہونا قبول نہیں کیا تو اُن پر چالیس سال تک اُس میں داخل ہونا میں نے حرام کر دیا وہ اسی زمین کے بیابانوں میں حیران و پریشان پھرا کریں گے۔ منقول ہے کہ وہ لوگ چار فرسخ زمین میں چالیس سال تک حیران پھرا کئے۔ اس سبب سے کہ انہوں نے خدا کے حکم کو رو کر دیا اور راضی نہیں ہوئے کہ اُس شہر میں داخل ہوں۔ شام کو منادی اُن کو ندا دیتا تھا کہ بار کرو وُہ لوگ گاتے اور رجز پڑھتے ہوئے روانہ ہوتے تھے اور سحر تک راستہ چلتے تھے پھر خدا زمین کو حکم دیتا تو وہ ان لوگوں کو اسی جگہ پہنچا دیتی تھی جہاں سے روانہ ہوتے تھے۔ جب صبح ہوتی تو وہ لوگ اپنے کو اسی سابق منزل میں پاتے تھے اور کہتے تھے کہ رات کو ہم لوگ راستہ بھول گئے۔ غرضکہ چالیس سال تک اسی حال میں رہے اور سوائے یوشعؑ بن نون اور کالبؑ بن یوقنا کے سب مر گئے کیونکہ ان دونوں نے ارض مقدس میں داخل ہونے سے انکار نہیں کیا تھا۔

ترجمہ، وہ بولے کہ موسیٰ! جب تک وہ لوگ وہاں ہیں ہم کبھی وہاں نہیں جا سکتے (اگر لڑنا ہی ضرور ہے) تو تم اور تمہارا خدا جاؤ اور لڑو ہم یہیں بیٹھے رہیں گے ﴿۲۴﴾ موسیٰ نے (خدا سے) التجا کی کہ پروردگار میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا اور کسی پر اختیار نہیں رکھتا تو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں جدائی کر دے ﴿۲۵﴾ خدا نے فرمایا کہ وہ ملک ان پر چالیس برس تک کے لیے حرام کر دیا گیا (کہ وہاں جانے نہ پائیں گے اور جنگل کی) زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے تو ان نافرمان لوگوں کے حال پر افسوس نہ کرو ﴿۲۶﴾

روایت میں ہے کہ موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ جب تم لوگ فرعون سے نجات پاؤگے تو حق تعالیٰ تمہارے لئے ایک کتاب بھیجے گا جو اوامر ونواہی پر مشتمل ہوگی اور اُس میں حدود واحکام اور فرائض ہوں گے ،(اس کتاب کی تفصیل اور موسیٰؑ پر نازل ہونے والے احکام آگئے بیان کئے جائیں گے)۔جب اُن لوگوں نے نجات پائی اور شام کے قریب پہنچے تو موسیٰؑ کتاب لائے۔اس میں یہ لکھا تھا کہ میں اُس شخص کے عمل کو قبول نہیں کرتا جو محمدؐ اور علیؑ اور اُن کے آلؑ اطہار کی تعظیم نہیں کرتا۔اور اُن کے دوستوں اور اصحاب کو گرامی نہیں رکھتا جیسا کہ حق ہے۔اے خدا کے بندو سمجھو اور گواہ رہنا کہ محمدؐ میری مخلوق میں سب سے بہتر اور افضل خلائق ہیں اور اُن حضرت کے بھائی علیؑ اُن کی امت میں اُن کے وصی اور علم کے وارث اور جانشین ہیں اور اُن کے بعد بہترین ہیں اور آلؑ محمدؐ بہترین آل پیغمبران ہیں اور اُن حضرت کے اصحاب بہترین صحابۂ پیغمبران ہیں اور اُن کی اُمّت بہترین امتہائے پیغمبران ہے۔تو بنی اسرائیل نے کہا کہ ہم یہ قبول نہیں کرتے۔اے موسیٰؑ یہ ہمارے لئے سخت اور دشوار ہے بلکہ ہم اُس کے شرائع قبول کرتے ہیں کہ یہ آسان ہے اور کیونکر ہم یہ قبول کریں جبکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا پیغمبر تمام پیغمبروں سے بہتر اور اُس کی آل تمام پیغمبروں کی آل سے بہتر ہے۔اور ہم جو اُس کی امت میں ہیں تمام پیغمبروں کی امتوں سے بہتر ہیں ہم اُس گروہ کی فضیلت کا اعتراف نہیں کرتے جس کو نہ ہم نے دیکھا ہے نہ پہچانتے ہیں اُس وقت حق تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم دیا تو انہوں نے اپنے بازوؤں سے فلسطین کے ایک پہاڑ کو موسیٰؑ کے لشکر گاہ کے برابر جو ایک فرسخ مربع تھا اکھاڑا اور اُن کے سروں پر لاکر بلند کیا اور کہا کہ جو کچھ موسیٰؑ تمہارے لئے لائے ہیں اس کو قبول کرو ورنہ اس پہاڑ کو تمہارے اوپر گرائے دیتا ہوں کہ تم کچل کر فنا ہو جاؤگے۔تو وہ لوگ بیقرار ہو کر فریاد کرنے لگے کہ اے موسیٰؑ ہم کیا کریں۔موسیٰؑ نے فرمایا کہ خدا کا سجدہ کرو اور اپنی پیشانی اور دونوں رخساروں

ترجمہ، بھلا تم کو موسیٰ کی حکایت پہنچی ہے ﴿۱۵﴾ جب اُن کے پروردگار نے ان کو پاک میدان طویٰ میں پکارا ﴿۱۶﴾ (اور حکم دیا) کہ فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو رہا ہے ﴿۱۷﴾ سورۃ النازعات

کو خاک پر ملو اور کہو خداوندا ہم نے سُنا اطاعت کی ، قبول کیا، اعتراف کیا، تسلیم کیا اور راضی ہوئے۔ پھر جو کچھ موسیٰؑ نے اُن سے کہا ان لوگوں نے عمل کیا اُن میں سے اکثر لوگوں نے جو کچھ بظاہر کہا اور کیا دل میں اس کے مخالف تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم نے سنا اور مخالفت کی بر خلاف اس کے جو کچھ زبان سے کہتے تھے اور اپنے داہنے رخسار کو زمین پر رکھے ہوئے تھے لیکن خدا کی بارگاہ میں اُن کا قصد عاجزی اور انکساری اور اپنے اعمال گذشتہ کی پشیمانی کا نہ تھا بلکہ یہ اس لئے انہوں نے کیا تھا کہ دیکھیں پہاڑ اُن پر گرتا ہے یا نہیں پھر بائیں رخسار کو اسی قصد سے رکھا۔ تو جبرئیلؑ نے موسیٰؑ سے کہا ان میں سے اکثر لوگوں کو برباد کردوں گا کیونکہ انہوں نے ظاہری طور پر اعتراف کیا ہے اور چونکہ حق تعالیٰ بھی دُنیا میں لوگوں کے ظاہر حال کے موافق سلوک کرتا ہے اس لئے اُن کا خون محفوظ ہے اور وہ امان میں رہیں گے لیکن آخرت میں اُن کا معاملہ خدا پر ہے کہ وہاں وہ اُن کے بُرے اعتقاد اور فاسد نیّت کے سبب سے ان پر عذاب کرے گا۔ پھر ابنی اسرائیل نے دیکھا کہ وہ پہاڑ دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا مروارید سفید کا ہو کر آسمان کی جانب گیا اور آسمانوں کو پھاڑتا ہوا اُن کی نگاہوں سے غائب ہو گیا اور دوسرا ٹکڑا آگ بن کر زمین میں چیرتا ہوا اُن کی آنکھوں سے اُوجھل ہو گیا۔ اُن لوگوں نے موسیٰؑ سے اس کا سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ جو ٹکڑا آسمان کی جانب گیا وہ جا کر بہشت سے ملحق ہو گیا خدا نے اُس میں بیشمار اضافہ فرمایا۔ جس کی تعداد سوائے اُس کے کوئی نہیں جان سکتا اور اُس نے حکم دیا کہ اس سے اُن لوگوں کے لئے قصر۔ عمارات اور منزلیں تعمیر کی جائیں جو حقیقت میں ایمان لائے ہیں۔ ان عمارتوں میں ہر ایک طرح طرح کی نعمتوں پر مشتمل ہو گی مثل درخت، باغات، میوہ جات، خوش سیرت حوروں اور ہمیشہ

ترجمہ، (اے اہل مکہ) جس طرح ہم نے فرعون کے پاس (موسیٰ کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا تھا (اسی طرح) تمہارے پاس بھی (محمد ﷺ) رسول بھیجے ہیں جو تمہارے مقابلے میں گواہ ہوں گے ﴿۱۵﴾ سو فرعون نے (ہمارے) پیغمبر کا کہنا نہ مانا تو ہم نے اس کو بڑے وبال میں پکڑ لیا ﴿۱۶﴾ اگر تم بھی (ان پیغمبروں کو) نہ مانو گے تو اس دن سے کیونکر بچو گے جو بچّوں کو بوڑھا کر دے گا ﴿۱۷﴾ سورة المزمل

حسن رکھنے والے غلاموں کے جو بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح ہوں گے۔ انہیں بہشت کے مانند وہ تمام نعمتیں ہوں گی جن کا خدا نے اپنے پرہیز گار بندوں سے وعدہ کیا ہے۔ اور وہ ٹکڑا جو زمین میں گیا وہ جہنم سے ملحق ہوا اور حق تعالیٰ نے اُس میں بھی بیشمار ٹکڑوں کا اضافہ کیا اور حکم دیا کہ اُس سے ان کافروں کے لئے جو اس کتاب کے حکم سے منکر ہوئے قصر و مکانات اور منزلیں بنائیں جو طرح طرح کے عذاب سے بھری ہوں گی مثل آتشیں دریاؤں غسلیں و غساق (غسلیں یعنی وہ پانی جس سے زخم دھویا گیا ہو اور غساق یعنی سرد و گندہ چیز مثل پیپ وغیرہ) کے حوضوں خون و پیپ اور میل کچیل کے رود خانوں کے اور اُن میں موکلان دوزخ اُن کے عذاب کے لئے ہاتھ میں گرز لئے ہوں اور ی تھوہڑ کے درخت اور زہر دار گھاس سانپ بچھو اور گولیاں، غُلّے اور زنجیریں اور تمام قسم کے عذاب اور ہر طرح کی بلائیں ہوں گی۔ خدا نے اہل دوذخ کے لئے مہیّا کی ہیں۔ حضرت رسولؐ خدا نے اپنے زمانہ کے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ کیا خدا کے عذاب سے نہیں ڈرتے ان فضائل کے انکار کرنے میں جس سے خدا نے مجھ کو اور میرے پاک و پاکیزہ عترت کو مخصوص کیا ہے۔ روایت کے مطابق کسی نے امام باقرؑ سے دریافت کیا کہ وہ کون سا پرندہ ہے جس نے صرف ایک مرتبہ پرواز کیا پھر وُہ نہ اس کے قبل اڑا تھا نہ بعد اور نہ آئندہ پرواز کرے گا فرمایا کہ وہ طور سینا ہے جس کو حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے سر پر بلند کیا۔ اُس میں مختلف قسم کے عذاب تھے یہاں تک کہ اُن لوگوں نے قبول کیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُس وقت کو یاد کرو جبکہ پہاڑ کو ہم نے کھودا اور بنی اسرائیل کے سر پر بلند کیا مثل ایک چھت کے اور اُن لوگوں نے گمان کیا کہ وُہ اُن کے سروں پر گر پڑے گا۔

قارون کا قصّہ:

روایت ہے کہ قارون کی ہلاکت کا یہ سبب تھا کہ جب موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو دریا سے نکالا اور خدا نے اپنی نعمتیں اُن پر تمام کیں تو اُن کو عمالقہ سے جنگ کرنے کا حکم دیا۔ اُن لوگوں نے قبول نہ کیا تو اُن کے لئے مقرر فرمایا کہ چالیس سال تک صحرائے تیہ میں سرگشتہ و حیران پھرا کریں۔ وہ لوگ شروع رات سے اُٹھتے تھے اور گریہ وزاری کے ساتھ توریت و دعا پڑھنے میں مشغول ہوتے تھے۔ قارون بھی انہیں میں تھا وہ بھی توریت پڑھتا تھا۔ اُس سے زیادہ خوش آواز اُن میں کوئی نہ تھا۔ قرات کی خوبی کی وجہ سے اُس کو منوں کہتے تھے وہ کیمیا جانتا تھا اور بناتا تھا۔ جب بنی اسرائیل کے معاملہ کو طول ہوا اُن لوگوں نے توبہ وانابت شروع کی۔ لیکن قارون نے پسند نہ کیا کہ توبہ میں اُن کے ساتھ شریک ہو۔ ایک اور روایت کے مطابق حق تعالیٰ نے موسیٰؑ پر وحی کی کہ بنی اسرائیل کو حکم دیں کہ اپنی چادروں میں چار کبود ڈورے ہر طرف لگائیں اور ایک ایک آسمانی ڈورا لٹکائیں۔ موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو بلا کر فرمایا کہ خدا نے تم کو حکم دیا ہے کہ اپنی رداؤں میں آسمانی رنگ کے ڈورے لٹکاؤ تا کہ جب اُن کو دیکھو اپنے خدا کو یاد کرو وہ عنقریب اپنی کتاب تمہارے لئے نازل کرے گا۔ یہ سُن کر قارون نے سرکشی کے کہا یہ سب باتیں آقا اپنے غلاموں کے لئے کرتے ہیں تا کہ دوسروں سے ممتاز رہیں۔ اور جب موسیٰؑ بنی اسرائیل کے ساتھ دریا سے باہر آئے مذبح اور مقام قربانی کی حکومت اور تولیت ہارونؑ کے سپرد کی جہاں بنی اسرائیل اپنی قربانیاں ہارونؑ کو دیتے تھے وہ مذبح میں رکھ دیتے تھے اور ایک آگ آسمان سے آتی تھی اور اُس کو

ترجمہ، پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں اور دلیل ظاہر دے کر بھیجا ﴿۴۵﴾ (یعنی) فرعون اور اس کی جماعت کی طرف، تو انھوں نے تکبر کیا اور وہ سرکش لوگ تھے ﴿۴۶﴾ کہنے لگے کہ کیا ہم ان اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں اور اُن کو قوم کے لوگ ہمارے خدمت گار ہیں ﴿۴۷﴾ تو اُن لوگوں نے اُن کی تکذیب کی سو (آخر) ہلاک کر دیئے گئے ﴿۴۸﴾ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی تا کہ وہ لوگ ہدایت پائیں ﴿۴۹﴾ سورة المؤمنون

جلا دیتی تھی۔ ہارونؑ کے بارے میں قارون پر حسد غالب ہوا اُس نے موسیٰؑ نے کہا کہ پیغمبری تم نے لے لی اور جسورہ ہارونؑ کو دے دیا میرا کچھ حصّہ نہ تھا حالانکہ میں توریت کو تم دونوں سے بہتر پڑھتا ہوں۔ موسیٰؑ نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے جسورہ ہارونؑ کو نہیں دیا خدا نے ان کو عطا فرمایا ہے قارون نے کہا خدا کی قسم میں اس کی تصدیق نہ کروں گا جب تک کہ تم اس پر کوئی دلیل پیش نہ کروگے۔ یہ سُن کر موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کے سرداروں کو جمع کیا اور کہا اپنے اپنے عصا کو لاؤ سب نے لا کر اکٹھا کیا۔ حضرت نے اُن سب کو اُس مکان میں رکھا جس میں عبادت الٰہی کرتے تھے اور فرمایا تم سب لوگ رات کو ان عصاؤں کی نگرانی کرو۔ دوسرے روز حکم دیا کہ تمام عصا باہر نکالے جائیں۔ جب باہر لائے گئے تو کسی میں کوئی تغیر نہیں ہوا تھا مگر ہارونؑ کا عصا سبز ہو گیا تھا اور اُس میں بادام کی پتیوں کی طرح پتیاں نکل آئی تھیں موسیٰؑ نے فرمایا اے قارون اب تو نے سمجھا کہ ہارونؑ کا امتیاز خداداد ہے۔ قارون نے کہا یہ اور جادوؤں سے زیادہ تعجّب خیز جادو نہیں ہے جو تم نے کیا۔ پھر غضبناک ہو کر اُٹھ آیا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر موسیٰؑ کے لشکر سے جدا ہو گیا۔ تاہم موسیٰؑ اُس کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے رہے اور اُس کی قرابت کی رعایت کرتے رہے۔ وہ ہمیشہ موسیٰؑ کو آزار پہنچاتا رہا اور ہر روز اُس کی سرکشی اور دشمنی زیادہ ہوتی گئی یہاں تک کہ اُس نے ایک مکان بنوایا اور اُس کی دیواروں پر صیفھائے طلا نصب کئے بنی اسرائیل ہر صبح و شام اُس کے پاس جاتے تھے وہ اُن کو کھانا کھلاتا اور لوگ موسیٰؑ کا مذاق اُڑایا کرتے، یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ پر زکوٰۃ کا حکم نازل فرمایا کہ بنی اسرائیل کے امیروں سے وصول کریں موسیٰؑ قارون کے پاس تشریف لے گئے۔ اور اُس سے ہزار دینار پر ایک دینار اور ہزار درم پر ایک درم اور ہزار گوسفند پر ایک گوسفند اسی طرح اُس کے تمام اموال پر زکوٰۃ طلب کی۔ قارون نے اپنے

ترجمہ، قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا اور ان پر تعدّی کرتا تھا۔ اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے تھے کہ اُن کی کنجیاں ایک طاقتور جماعت کو اُٹھانی مشکل ہوتیں جب اس سے اس کی قوم نے کہا کہ اترائیے مت۔ کہ خدا اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا (۷٦) سورۃ القصص

مکان پر جاکر حساب کیا تواُس کو زکٰوۃ میں زیادہ مال جاتاہُوا معلوم ہوا جس کو وہ دینے پر راضی نہیں
ہوا۔ بنی اسرائیل نے اُس سے کہا کہ تم ہمارے سردار اور بزرگ ہو جو حکم دو ہم اُس کی اطاعت
کریں اُس نے کہا کہ فلاں فاحشہ کو بُلالاؤ اُس کے ذریعہ سے ہم مل کر ایک مکر کریں یعنی وُہ موسیٰؑ پر
زنا کی تہمت لگائے تاکہ بنی اسرائیل اُن سے متنفر ہو جائیں اور ہم کو اُن سے نجات ملے۔ اُس کو بُلا
لائے۔ قارون نے اُس سے ہزار اشرفی یا ایک طلائی طشت کا وعدہ کیا یا کہا کہ جو کچھ تو طلب کرے
گی دوں گا۔ بشرطیکہ تو بنی اسرائیل کے سامنے کل موسیٰؑ پر زنا کا اتہام لگادے (اُس نے منظور کرلیا
) دوسرے روز قارون تمام بنی اسرائیل کو لے کر موسیٰؑ کے پاس آیا اور کہا کہ لوگ جمع ہیں اور
چاہتے ہیں کہ آپ باہر تشریف لائیں اور ان کو امر و نہی فرمائیں اور اُن کے لئے احکام شریعت بیان
کریں۔ موسیٰؑ باہر آئے اور منبر پر تشریف لے گئے، خطبہ پڑھا وعظ فرمایا اور کہا کہ تم میں سے جو
شخص چوری کریگا اُس کے ہاتھ قطع کردوں گا اور جو فحش عمل کرے گا اُس کو اسی (۸۰) تازیانے
ماروں گا اور جو شخص زنا کرے گا اگر نا کتخدا ہے تو اُس کو سو (۱۰۰) کوڑے ماروں گا اور اگر زوجہ
رکھتا ہو گا تو سنگسار کروں گا تاکہ مر جائے۔ اُس وقت قارون بولا خواہ آپ ہی کیوں نہ ہوں۔ فرمایا
ہاں خواہ میں ہی ہوں۔ قارون نے کہا بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ آپ نے فلاں فاحشہ کے ساتھ زنا
کی ہے موسیٰؑ نے پوچھا کیا میں نے؟ کہا ہاں آخر وہ عورت حاضر کی گئی۔ حضرت نے اُس سے پوچھا
کیا میں نے تیرے ساتھ زنا کی ہے اُسی خدا کے حق سے کہنا جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا کو
پھاڑا اور مجھ پر توریت نازل فرمائی، اُس عورت نے کہا نہیں یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں بلکہ قارون
نے مجھ کو مال کی لالچ دے کر آمادہ کیا ہے کہ میں آپ کو متہم کروں۔ یہ سُن کر قارون نے سَر

ترجمہ، پھر ان پر نہ تو آسمان کو اور زمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت ہی دی گئی ﴿۲۹﴾ اور ہم نے بنی
اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات دی ﴿۳۰﴾ (یعنی) فرعون سے۔ بے شک وہ سرکش (اور)
حد سے نکلا ہوا تھا ﴿۳۱﴾ اور ہم نے بنی اسرائیل کو اہل عالم سے دانستہ منتخب کیا تھا ﴿۳۲﴾ اور ان کو
ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں صریح آزمائش تھی ﴿۳۳﴾

جھکا لیا اور بنی اسرائیل ساکت ہوگئے۔ موسیٰؑ سجدے میں گر پڑے اور تضرع وزاری کے ساتھ درگاہ باری میں عرض کی کہ خداوندا تیرا دشمن میرے درپے آزاد ہے اور چاہتا ہے کہ مجھے رسوا کرے خداوندا اگر میں تیرا پیغمبر ہوں تو میری خاطر سے اُس پر غضب فرما اور مجھے اُس پر مسلط کر۔ خداوند عالم نے اُن پر وحی فرمائی کہ سَر سجدہ سے اُٹھاؤ اور زمین کو جو چاہو حکم دو وہ تمہاری اطاعت کرے گی۔ یہ سُن کر موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا نے مجھ کو اُسی طرح قارون پر مسلط کیا ہے جس طرح فرعون پر مبعوث کیا تھا اور حکم دیا کہ جو شخص اُس کے ساتھیوں میں سے ہو اُس کے ساتھ رہے اور جو اس کو دوست نہ رکھتا ہو اُس سے جُدا ہو جائے۔ یہ سُن کر سوائے دو شخصوں کے سب اُس سے علیٰحدہ ہو گئے۔ چونکہ موسیٰؑ اس کو دوست رکھتے تھے اس لئے اُس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تیری قوم توبہ میں مشغول ہے اور تو یہاں بیٹھا ہے جا کر اُن کے ساتھ شریک ہو ورنہ تجھ پر عذاب نازل ہوگا۔ اُس نے حضرت کے حکم کی کوئی حقیقت نہ سمجھی اور آپ کا مذاق اُڑانے لگا۔ حضرت غمگین ہو کر چلے آئے اور اُس کے قصر کے سایہ میں قریب ہی بیٹھ گئے۔ حضرت بال کا بُنا ہُوا جُبّہ پہنے ہُوئے تھے اور عصا ہاتھ میں تھا۔ قارون کے حکم سے راکھ پانی میں مخلوط کر کے حضرت کے سر پر پھینکی گئی۔ آنحضرت کو بہت غصّہ آیا آپ کے شانے پر بال تھے۔ جب آپ کو غصّہ آتا وُہ بال کپڑے سے باہر نکل آتے اور اُن سے خون جاری ہو جاتا۔ قارون نے اپنے قصر کے دروازے موسیٰؑ کے لئے بند کرا دیئے تھے موسیٰؑ نے دروازوں کی جانب اشارہ کیا آپ کے اعجاز سے تمام دروازے کھل گئے۔ آپ قصرّ میں داخل ہوئے۔ جب آنحضرت پر اُس کی نگاہ پڑی سمجھ گیا کہ عذاب کے لئے آتے ہیں تو کہا اے موسیٰؑ میں آپ سے رحم اور قرابت کے حق سے جو میرے اور آپ کے درمیان ہے سوال کرتا ہوں کہ مجھے پر رحم فرمایئے۔ موسیٰؑ نے کہا اے فرزند لادی مجھ سے بات نہ کر۔ پھر زمین کو حکم دیا کہ قارون کو لے لے۔ پس قصر اور

ترجمہ، اور مدین کے رہنے والے بھی۔ اور موسیٰ بھی تو جھٹلائے جا چکے ہیں لیکن میں کافروں کو مہلت دیتا رہا پھر ان کو پکڑ لیا۔ تو (دیکھ لو) کہ میرا عذاب کیسا (سخت) تھا (۴۴) سورۃ الحج

جو کچھ اُس میں تھا زمین میں دھنس گیا اور قارون بھی زانو تک زمین کے اندر ہو گیا اور رونے لگا اور موسیٰؑ کو رحم کرنے کی قسم دی۔ موسیٰؑ نے پھر کہا اے فرزند لادی مجھ سے گفتگو نہ کر۔ اُس نے ہر چند استغاثہ کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا یہاں تک کہ زمین میں پوشیدہ ہو گیا۔ بعض روایتوں کی بناء پر اُس نے ستر مرتبہ قسم دی مگر موسیٰؑ نے التفات نہ کیا۔ جب موسیٰؑ اپنے مناجات کے مقام پر آئے حق تعالیٰ نے فرمایا اے فرزند لادی مجھ سے بات نہ کر موسیٰؑ سمجھ گئے قارون پر رحم نہ کرنے کے سبب سے یہ خدا کا عتاب ہے۔ عرض کی پروردگار قارون نے مجھ کو بغیر تیرے پکارا اور بغیر تیرے قسم دی اگر تیری قسم دیتا میں قبول کرتا۔ پھر خدا نے اُسی جواب کا اعادہ فرمایا جو موسیٰؑ نے قارون کو دیا تھا۔ موسیٰؑ نے کہا خداوندا اگر میں جانتا کہ تیری رضا اُس کی خواہش قبول کرنے میں ہے تو یقیناً قبول کر لیتا۔ اُس وقت خدا نے کہا کہ اے موسیٰؑ اپنے عزّت و جلال اور جود و بزرگی اور عظمت و منزلت کی قسم کھاتا ہوں کہ جس طرح قارون نے تم سے رحم کی خواہش کی۔ اگر مجھ سے کرتا تو میں قبول کر لیتا۔ لیکن چونکہ تم سے مدد مانگی تھی اور تم سے متوسل ہوا تھا لہٰذا میں نے اُس کو تم پر ہی چھوڑ دیا تھا۔ منقول ہے کہ جب حضرت یونسؑ مچھلی کے شکم میں دریا کی سیر کرتے ہوئے اُس جگہ پہنچے جہاں قارون پہنچا تھا کیونکہ قارون جب حضرت موسیٰؑ کی نفرین سے زمین میں دھنس گیا تو خدا نے ایک فرشتے کو موکل کیا کہ روزانہ اس کو ایک مرد کے قد کے برابر نیچے کرتا جائے۔ یونسؑ مچھلی کے شکم میں تسبیح خدا اور استغفار کرتے تھے۔ جب قارون نے یونسؑ کی آواز سُنی اُس فرشتے سے التماس کیا کہ مجھ کو مہلت دے کیونکہ انسان کی آواز سُنتا ہوں۔ حق تعالیٰ نے اُس فرشتے کو وحی کی کہ اُس کو مہلت دے دے۔ اُس وقت قارون نے یونسؑ سے خطاب کیا کہ تم کون ہو، کہا میں گنہگار ہوں اور خطا کرنے والا یونسؑ بن متی ہوں۔ اُس نے کہا کہ وہ خدا کے لئے بہت غضب کرنے والا موسیٰؑ بن عمران کیا ہوا۔ یونسؑ نے کہا کہ افسوس مدت ہوئی کہ وہ دُنیا سے

ترجمہ، مومنو تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ (کو عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے ﴿٦٩﴾ سورۃ الاحزاب

چلے گئے پوچھا کہ وہ اپنی قوم پر رحم کرنے والا انسان ہارونؑ کیا ہوا کہا وہ بھی رحلت کر گئے، پوچھا کہ کلثوم دختر عمران کیا ہوئیں جو مجھ سے نامزد تھیں۔ یونسؑ نے کہا کہ افسوس آل عمران میں سے کوئی باقی نہیں ہے قارون نے کہا آلِ عمران پر سخت افسوس ہے۔ حق تعالیٰ نے اُس کے افسوس کو پسند کیا اور اس کی جزا میں اُس فرشتے کو جو اُس پر موکل تھا حکم دیا کہ اُس کے عذاب سے جب تک دُنیا قائم ہے رُک جائے۔

ترجمہ، اور وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم! تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ تو جب ان لوگوں نے کج روی کی خدا نے بھی ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے۔ اور خدا نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا (۵)

سورة الصف

حضرت موسیٰؑ پر توریت کا نازل ہونا:

روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ سے وعدہ کیا کہ میں تم پر توریت چالیس روز یعنی ماہ ذیقعدہ اور ماہ ذی الحجہ کے دس روز میں بھیجوں گا جس میں احکام ہوں گے۔ ایک اور روایت کے مطابق توریت چھٹی ماہ رمضان کو نازل ہوئی۔ (موئف فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ توریت نازل ہونے کی ابتداماہ رمضان میں ہوئی ہو اور وہ ماہ ذی الحجہ میں پوری ہوئی ہو یا لوحیں ٹوٹ جانے کے بعد دوبارہ نازل ہوئی ہوں) موسیٰؑ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تیس روز میں توریت اور الواح کو مجھ پر نازل فرمائے گا۔ خدا نے اُن کو یہی حکم دیا تھا کہ بنی اسرائیل سے تیس روز بتلائیں تاکہ وہ لوگ دل تنگ نہ ہوں۔ روایت کے مطابق موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ جب خدا تم کو مصیبتوں سے نجات دے گا اور تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا تو میں خدا کی جانب سے تمہارے لئے ایک کتاب لاؤں گا جو اوامر ونواہی، موعظوں، مثالوں اور نصیحتوں پر مشتمل ہوگی۔ پھر موسیٰؑ نے بنی اسرائیل میں ہارونؑ کو اپنا جانشین بنایا اور کوہ طور کی جانب گئے اور تیس روز کے روزے رکھے۔ موسیٰؑ کو گمان ہوا کہ تیس روز کے بعد خدا اُن کو کتاب عطا فرمائے گا تو تیس روز روزہ رکھا جب تیس روز پُورے ہوگئے موسیٰؑ نے افطار کرنے سے پہلے مسواک کی تو خدا نے اُن پر وحی کی کہ اے موسیٰؑ شاید تم کو نہیں معلوم کہ روزدار کے دہن کی بُو میرے نزدیک مُشک کی بُو سے زیادہ بہتر ہے لہٰذا دس روز اور روزہ رکھو۔ افطار کے وقت مسواک مت کرنا۔ موسیٰؑ نے ایسا ہی کیا۔ خدا نے وعدہ کیا تھا کہ کتاب چالیس شب و روز میں اُن کو

ترجمہ، اور ہم نے (تورات) کی تختیوں میں ان کے لیے ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی پھر (ارشاد فرمایا کہ) اسے زور سے پکڑے رہو اور اپنی قوم سے بھی کہہ دو کہ ان باتوں کو جو اس میں (مندرج ہیں اور) بہت بہتر ہیں پکڑے رہیں۔ میں عنقریب تم کو نافرمان لوگوں کا گھر دکھاؤں گا

سورۃ الاعراف ﴿۱۴۵﴾

عطا فرمائے گا۔ غرض چالیس روز کے بعد دسویں ذی الحجہ کو توریت عطا فرمائی جو تختیوں پر نقش تھی۔ اُس میں وہ سب کچھ مثل احکام و موعظے اور قصّے کے جن کی اُن لوگوں کو ضرورت تھی موجود تھے اور وہ تمام حالات جو قیامت تک ہوں گے۔ ایک مقام پر اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا کی یعنی توریت جبکہ بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ ایمان لائیں اور ہر اس حکم پر عمل کریں جو توریت میں اُن پر واجب کیا گیا ہے اور ہم نے موسیٰؑ کو فرقان بھی دیا جو حق و باطل کو جدا کرنے والا ایک حکم ہے اور وہ حق اور باطل والوں کو بھی جُدا کرنے والا ہے۔ اس لئے کہ جب خدا نے بنی اسرائیل کو کتاب توریت اور اُس لانے اور اُس کی فرمانبرداری کرنے کی وجہ سے گرامی کیا تو اُس کے بعد خدا نے موسیٰؑ پر وحی کی کہ اے موسیٰؑ وہ لوگ کتاب پر ایمان تو لائے لیکن فرقان باقی ہے جو مومنوں اور کافروں اور اہل حق اور اہل باطل میں فرق کرنے والا ہے۔ لہٰذا اُن پر اُس کا عہد تازہ کرو کیونکہ میں نے اپنے ذات مقدس کی قسم کھائی ہے اور وہ قسم حق ہے کہ خدا کسی کے ایمان و عمل کو قبول نہیں کرتا جب تک کہ اُس پر ایمان نہ لائے۔ موسیٰؑ نے پُوچھا وہ فرقان کیا ہے۔ فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل سے عہد لو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین خلق ہیں اور پیغمبروں میں سب سے بڑے اور سب کے سردار ہیں اور یہ کہ علی اُن کے بھائی اور وصی صلوٰۃ اللہ علیہ بہترین اوصیائے پیغمبران ہیں اور یہ کہ اُن کے اولیا اور اوصیا خلق میں امامت کے ساتھ مقرر ہوں گے اور وہ ذات مقدسہ بھی بہترین خلق ہیں اور یہ کہ اُن کے شیعہ جو اوامر و نواہی میں اُن کی پیروی کریں گے وہ بہشت میں فردوس اعلیٰ کے ستارے اور جنّات عدن کے

ترجمہ، جو لوگ زمین میں ناحق غرور کرتے ہیں ان کو اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا۔ اگر یہ سب نشانیاں بھی دیکھ لیں تب بھی ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر راستی کا رستہ دیکھیں تو اسے (اپنا) رستہ نہ بنائیں۔ اور اگر گمراہی کی راہ دیکھیں تو اسے رستہ بنالیں۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے غفلت کرتے رہے ﴿١٤٦﴾ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا ان کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ یہ جیسے عمل کرتے ہیں ویسا ہی ان کو بدلہ ملے گا ﴿١٤٧﴾

بادشاہ ہوں گے تو موسیٰؑ نے اُن سے وہ عہد لیا بعضوں نے زبان و دل سے قبول کیا اور ایمان لائے اور بعض نے صرف زبان سے کہا اور دل سے قبول نہ کیا لہٰذا نور ایمان ان کو حاصل نہ ہوا۔ یہ تھا وہ فرقان جو حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کو عطا فرمایا۔ منقول ہے کہ جب موسیٰؑ کی عمر آخر ہوئی خدا نے اُن کو وحی فرمائی کہ وہ تختیاں پہاڑ کے سپرد کر دو۔ وہ لوحیں بہشت کے زبرجد کی تھیں۔ تو موسیٰؑ تختیوں کو پہاڑ کے پاس لائے وہ بحکم خدا شگافتہ ہوا موسیٰؑ نے لوحوں کو کپڑے میں لپیٹ کر شگاف کوہ میں رکھ دیا وہ شگاف برابر ہو گیا اور لوحیں ناپید ہو گئیں یہاں تک کہ رسولؐ خدا مبعوث ہوئے ایک مرتبہ اہل یمن کا قافلہ اُن حضرت کے پاس آیا۔ جب وہ اُس پہاڑ کے قریب پہنچا۔ پہاڑ میں شگاف ہوا اور وہ لوحیں ظاہر ہوئیں اُن لوگوں نے اُن کو لے کر آنحضرت کی خدمت میں حاضر کیا۔

منقول ہے کہ توریت میں لکھا ہے کہ اے موسیٰؑ میں نے تم کو اپنی پیغمبری کے لئے خلق کیا اور اپنی عبادت کے لئے قوت بخشی۔ تم کو اپنی عبادت کا حکم دیا اور معصیت سے منع کیا۔ اگر میری اطاعت کرو گے تو اپنی اطاعت میں مدد دوں گا اور اگر میری معصیت کرو گے تو امداد نہ کروں گا۔ اے موسیٰؑ مجھ سے اپنے پوشیدہ عیوب میں ڈرو تاکہ تمہارے عیبوں کو لوگوں سے پوشیدہ رکھوں اور اپنی خلوتوں میں مجھ کو یاد کرو اور اپنی خواہشوں اور لذّتوں میں مجھے دل میں یاد رکھو تاکہ میں تمہاری غفلتوں میں تم کو یاد رکھوں اور لغزشوں سے تمہاری حفاظت کروں اور اپنے غصّہ کو اُن لوگوں سے روکے رہو جن پر میں نے تم کو مسلّط کیا ہے تاکہ اپنے غضب کو تم سے باز رکھوں۔ اور اپنے دل میں میرے رازوں کو پوشیدہ رکھو اور میرے دشمن سے ظاہر بظاہر مدارت کا اظہار کرو۔ اپنے دشمن کو میرے خلق اور راز سے آگاہ نہ کرو کیونکہ وہ میرے بارے میں ناسزا کہیں گے اور تم اُن کے ناسزا کہنے میں گناہ میں اُن کے شریک رہو گے۔ پھر حق تعالیٰ نے موسیٰؑ سے فرمایا کہ اے پسر عمران جو دعویٰ کرتا ہے کہ مجھ کو دوست رکھتا ہے اور رات کو سو رہتا ہے وہ

ترجمہ، یہ بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے ﴿۱۸﴾ (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ﴿۱۹﴾
سورۃ الاعلیٰ

اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ ہر دوست اپنے دوست کو تنہائی میں چاہتا ہے۔
اے پسر عمرانؑ میں اپنے دوستوں پر مطلع ہوں جب رات اُن پر چھا جاتی ہے اُن کے دل اور
آنکھوں کو اپنے غیر کی جانب سے اپنی طرف پھیر دیتا ہوں اور اپنے عذاب کو اُن کی آنکھوں کے
سامنے ممثل کر دیتا ہوں وہ لوگ مشاہدہ کے عنوان سے مجھ سے مخاطب ہوتے ہیں جس طرح کہ
حاضر لوگ مجھ سے بات کرتے ہیں۔ اے پسر عمرانؑ اپنے دل سے خشوع اور اپنے جسم سے
خضوع اور اپنی آنکھوں سے آنسو مجھے رات کی تاریکیوں میں بخش دو اور مجھ سے دُعا کرو کیونکہ مجھ
کو اپنے نزدیک اور قبول کرنے والا پاؤ گے۔ اے موسیٰؑ دُنیا میں اپنی آرزؤں کو دراز نہ کرو کیونکہ
تمہارا دل سخت ہو جائے گا۔ اور سخت دل مجھ سے دور رہتا ہے۔ اے موسیٰؑ ایسے ہو جاؤ جیسا کہ میں
چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے بندے میری اطاعت کریں اور معصیت نہ کریں اور دُنیا کی
خواہشوں سے اپنے دل کو میرے خوف کی وجہ سے مردہ کرلو۔ پرانے لباس سے دل خوش رکھو
تاکہ اہل زمین پر تمہارا حال پوشیدہ رہے اور اہل آسمان میں نیکی کے ساتھ مشہور ہو۔ اندھیری
راتوں کو نور عبادت سے روشن کرتے رہو، اور صابروں کے قنوت کے مانند قنوت پڑھ پڑھ کر
میرے نزدیک خضوع اختیار کرو اور میری درگاہ میں گناہوں سے نالہ و فریاد کرو اُس شخص کی
طرح جو اپنے دشمن سے بھاگ کر قدرت رکھنے والے خدا کی جانب پناہ لے گیا ہو اور بندگی میں
مجھ سے مدد طلب کرو کیونکہ میں بہتر معین و مددگار ہوں۔ اے موسیٰؑ میں وہ خدا ہوں کہ اپنے
بندوں پر مسلط ہوں۔ بندے میری قدرت کے اندر ہیں اور سب مجھ سے عاجز ہیں۔ لٰہذا اپنے
نفس کو اپنے اوپر مہتم رکھو اور اپنے نفس کے فریب میں نہ آؤ اور اپنے فرزندوں کو اپنے دین میں
بے خوف نہ کرو مگر جبکہ تمہارا فرزند تمہاری طرح صالحوں کو دوست رکھتا ہو۔ موسیٰؑ نے مناجات

ترجمہ، کہنے لگے کہ اے قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے۔ جو (کتابیں) اس سے پہلے (نازل ہوئی) ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے (اور) سچا (دین) اور سیدھا رستہ بتاتی ہے ﴿۳۰﴾ سورۃ الاحقاف

کی کہ پالنے والے اپنے خزانے مجھے دکھادے۔ حق تعالیٰ نے فرمایااے موسیٰؑ میرے خزانے وہ ہیں کہ جب کسی چیز کاارادہ کرتاہوں کہتاہوں ہو جا، پس وہ ہو جاتی ہے۔ مجھ کو خزانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جو کچھ چاہتاہوں اپنی قدرت کاملہ سے عدم سے وجود میں لاتاہوں۔ پھر موسیٰؑ نے کہا، خداونداُس شخص کی جزا کیاہے جو شہادت دے کہ میں تیرارسول اور پیغمبر ہوں اور تو مجھ سے ہمکلام ہواہے۔ فرمایاکہ اے موسیٰؑ میرے فرشتے اُس کی موت کے وقت اُس کے پاس آتے ہیں اور اُس کو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ موسیٰؑ نے عرض کی کہ اُس کی جزا کیاہے جو تیرے سامنے کھڑا ہو اور نماز پڑھے فرمایا کہ اُس پر ملائکہ کے ساتھ فخر کرتاہوں۔ جس وقت وہ رکوع میں ہوتاہے یا سجدہ میں۔ یا کھڑا ہوتاہے یا بیٹھا رہتاہے اور جس پر میں اپنے فرشتوں کے ساتھ مباہات کرتاہوں اُس پر عذاب نہیں کرتا۔ موسیٰؑ نے پوچھااُس کی کیا جزاہے جو کسی مسکین کو محض تیری رضاکے لئے کھانا کھلائے فرمایاکہ اے موسیٰؑ قیامت کے روز منادی کو حکم دوں گا کہ اس طرح نداکرے کہ تمام خلائق سنے کہ فلاں پسر فلاں آتش جہنم سے خداکاآزاد کیاہواہے۔ موسیٰؑ نے کہاخداونداس کی کیا جزاہے جو عزیزوں کے ساتھ نیکی کرے فرمایاکہ اے موسیٰؑ اُس کی عمر بڑھاتاہوں اور سکرات موت کواُس پر آسان کرتاہوں اور قیامت میں خزینہ دارانِ بہشت اُس کو ندادیں گے کہ ہماری جانب آ اور بہشت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو۔ موسیٰؑ نے پوچھا خداونداُس کی کیا جزاہے جو کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا بلکہ لوگوں کے ساتھ نیکی کرتاہے۔ فرمایا بروز قیامت جہنم اُس کو نداکرے گا کہ میری طرف تیری راہ نہیں ہے۔ موسیٰؑ نے کہاکہ اُس کی جزا کیاہے جو تجھ کو دل وزبان سے یاد کرتاہے۔ فرمایاکہ اُس کو قیامت میں اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دوں گااور اپنی پناہ میں رکھوں گا۔ موسیٰؑ نے کہاخداونداُس کااجر کاہے جو تیرے

ترجمہ، اور کتاب میں موسیٰ کا بھی ذکر کرو۔ بے شک وہ (ہمارے) برگزیدہ اور پیغمبر مرسل تھے ﴿۵۱﴾ اور ہم نے ان کو طور کی داہنی جانب پکارااور باتیں کرنے کے لئے نزدیک بلایا ﴿۵۲﴾ اور اپنی مہربانی سے اُن کواُن کا بھائی ہارون پیغمبر عطاکیا ﴿۵۳﴾

کتاب کی ظاہر بظاہر اور پوشیدہ طور سے تلاوت کرے فرمایا کہ اے موسیٰؑ وہ صراط پر سے برق جہندہ کی طرح گذر جائے گا۔ موسیٰؑ نے کہا خداوندا اُس کی کیا جزا ہے جو تیری خوشنودی کے لئے لوگوں کے آزار اور اُن کی گالیوں پر صبر کرتا ہے فرمایا کہ روز قیامت سے اُس کو محفوظ رکھوں گا۔ موسیٰؑ نے کہا خداوندا اُس کی کیا جزا ہے جو تیرے خوف سے گریاں ہو فرمایا کہ اے موسیٰؑ اُس کے چہرہ کو آتش جہنم کی گرمی سے بچالوں گا اور اُس کو قیامت کے سخت خوف سے ایمن کردوں گا۔ موسیٰؑ نے کہا خداوندا اُس شخص کی جزا کیا ہے جو تجھ سے حیا کے سبب سے خیانت ترک کرے فرمایا اے موسیٰؑ قیامت کے روز اُس کو امان بخشوں گا۔ موسیٰؑ نے کہا خداوندا کیا ہے اُس کی جزا جو تیرے عبادت کرنے والوں کو دوست رکھے فرمایا کہ اے موسیٰؑ اُس پر آتش جہنم کو حرام کردوں گا۔ موسیٰؑ نے کہا خداوندا اُس کا بدلا کیا ہے جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ فرمایا کہ قیامت کے روز اُس کی جانب نظر رحمت نہ کروں گا اور اُس کے کسی گناہ کو نہ بخشوں گا۔ موسیٰؑ نے پوچھا الٰہی اُس کی جزا کیا ہے جو کسی کافر کو اسلام کی دعوت دے فرمایا کہ اُس کو قیامت کے روز اجازت دوں گا کہ جس کی چاہے سفارش کرے۔ موسیٰؑ نے پوچھا کہ الٰہی اُس کا ثواب کیا ہے جو نمازوں کو وقت پر بجالادے فرمایا کہ جو کچھ وہ سوال کرے گا اس کو عطا کرونگا اور اپنی بہشت اُس کے لئے مباح کردوں گا۔ موسیٰؑ نے پوچھا کہ الٰہی کیا ثواب ہے اُس کا جو تیرے عذاب کے خوف سے مکمل وضوٗ کرے فرمایا کہ جب قیامت کے روز اُس کو مبعوث کروں گا۔ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور ہوگا جس سے محشر میں روشنی ہوگی۔ موسیٰؑ نے پوچھا کہ اُس کا ثواب کیا ہے جو رمضان کے مبارک مہینہ کا تیری رضا کے لئے روزہ رکھے فرمایا کہ اُس کو قیامت کے روز ایسی جگہ کھڑا کروں گا جہاں اُس کو کوئی خوف نہ ہوگا۔ موسیٰؑ نے کہا الٰہی اُس کی جزا کیا ہے جو ماہ رمضان میں

ترجمہ، اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو (ہدایت اور گمراہی میں) فرق کردینے والی اور (سرتاپا) روشنی اور نصیحت (کی کتاب) عطا کی (یعنی) پرہیزگاروں کے لئے ﴿٤٨﴾ جو بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور قیامت کا بھی خوف رکھتے ہیں ﴿٤٩﴾ سورۃ الأنبیاء

لوگوں کے دکھانے کے لئے روزہ رکھے فرمایا کہ اُس کا اجر اُس کے مانند ہے جس نے روزہ نہیں رکھا ہے۔ پھر موسیٰؑ نے کہا کہ خداوندا کون خطیرہ قدس میں ساکن ہوگا فرمایا وُہ لوگ جن کی آنکھوں نے نامحرم عورتوں کو نہیں دیکھا جن کے اموال سود اور ربا میں مخلوط نہیں ہوئے اور جنہوں نے حکم خدا میں رشوت نہیں لی۔ پھر موسیٰؑ نے کہا کہ خداوندا مجھے وصیت کر۔ فرمایا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں اپنے لئے یعنی میرے حق کی رعایت کرو اور میری نافرمانی نہ کرو یہاں تک کہ تین مرتبہ سوال کیا اور ہر مرتبہ حق تعالیٰ نے یہی جواب دیا۔ جب موسیٰؑ نے چوتھی مرتبہ کہا کہ مجھ کو کوئی وصیت کر، فرمایا کہ تم کو تمہاری ماں کے حق کی رعایت کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، پھر پوچھا یہی جواب ملا چھٹی مرتبہ جب پوچھا فرمایا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں تمہارے باپ کے حق کی رعایت کے لئے۔ حضرت نے فرمایا کہ اسی سبب سے کہا ہے کہ دو ثلث نیکی ماں کے لئے ہے اور ایک ثلث باپ کے لئے۔ اے موسیٰؑ دُنیا میں اپنی آرزؤں کو دراز نہ کرو کیونکہ تمہارا دل سخت ہو جائے گا۔ اور سخت دل مجھ سے دور رہتا ہے۔ اے موسیٰؑ ایسے ہو جاؤ جیسا کہ میں چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے بندے میری اطاعت کریں اور معصیت نہ کریں اور دُنیا کی خواہشوں سے اپنے دل کو میرے خوف کی وجہ سے مردہ کرلو۔ پرانے لباس سے دل خوش رکھو تاکہ اہل زمین پر تمہارا حال پوشیدہ رہے اور اہل آسمان میں نیکی کے ساتھ مشہور ہو۔ اندھیری راتوں کو نور عبادت سے روشن کرتے رہو، اور صابروں کے قنوت کے مانند قنوت پڑھ پڑھ کر میرے نزدیک خضوع اختیار کرو اور میری درگاہ میں گناہوں سے نالہ و فریاد کرو اُس شخص کی طرح جو اپنے دشمن سے بھاگ کر قدرت رکھنے والے خدا کی جانب پناہ لے گیا ہو اور بندگی میں

ترجمہ، اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت کی اور ان کے پیچھے یکے بعد دیگرے پیغمبر بھیجتے رہے اور عیسیٰ بن مریم کو کھلے نشانات بخشے اور روح القدس (یعنی جبرئیل) سے ان کو مدد دی۔ تو جب کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئے، جن کو تمہارا جی نہیں چاہتا تھا، تو تم سرکش ہو جاتے رہے، اور ایک گروہ (انبیاء) کو تو جھٹلاتے رہے اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے ﴿۸۷﴾ سورۃ البقرۃ

مجھ سے مدد طلب کرو کیونکہ میں بہتر معین و مددگار ہوں۔ اے موسیٰؑ میں وہ خدا ہوں کہ اپنے بندوں پر مسلط ہوں۔ بندے میری قدرت کے اندر ہیں اور سب مجھ سے عاجز ہیں۔ لٰہذا اپنے نفس کو اپنے اوپر مہتم رکھو اور اپنے نفس کے فریب میں نہ آؤ اور اپنے فرزندوں کو اپنے دین میں بے خوف نہ کرو مگر جبکہ تمہارا فرزند تمہاری طرح صالحوں کو دوست رکھتا ہو۔

اے موسیٰؑ اپنے کپڑوں کو دھوؤ اور غسل کرو اور میری شائستہ بندوں کی صحبت میں رہو۔ اے موسیٰؑ اُن کی نماز میں اُن کے امام ہوا کرو اور جس معاملہ میں وہ لوگ نزاع کریں اُس میں اُن کے درمیان حکم کرو۔ ظاہری حکم، روشن دلیل اور اس کے نور کے ساتھ جو ہم نے تم پر نازل ہے وہ نور بتلانے والا ہے جو کچھ گذر گیا اور جو آخر زمانہ میں ہونے والا ہے۔ اے موسیٰؑ میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ مہربانی دوست کی سی وصیت ایک بزرگ فرزند یعنی عیسیٰ بن مریمؑ کے بارہ میں جو دراز گوش پر سوار ہوگا۔ بندوں کی سی ٹوپی سر پر رکھے گا۔ صاحب زیت و زیتون و محراب ہوگا۔ اس کے بعد تم کو وصیت کرتا ہوں صاحب شتر سُرخ کے بارے میں، وہ پاکیزہ طینت پاکیزہ اخلاق، گناہوں اور برائیوں سے مطہر ہوگا اُس کے اوصاف تمہاری کتاب میں یہ ہیں کہ وہ خدا کی تمام کتابوں پر ایمان لانے والا اور گواہی دینے والا ہے وہ رکوع و سجود کرنے والا ثواب کی جانب رغبت کرنے والا اور عذاب سے ڈرنے والا ہوگا مساکین اور محتاج لوگ اُس کے بھائی ہوں گے۔ اُس کے انصار و مصاحب غیر قبیلہ کے ہوں گے اور اُس کے زمانہ میں تنگیاں، شدتیں، فتنے، فسادات اور مال کی کمی ہوگی اُس کا نام احمدؐ۔ محمدؐ اور امین ہے اور وہی گذشتہ پیغمبروں کا خلاصہ ہوگا۔

ترجمہ، اور موسیٰ تمہارے پاس کھلے ہوئے معجزات لے کر آئے تو تم ان کے (کوہِ طور جانے کے) بعد بچھڑے کو معبود بنا بیٹھے اور تم (اپنے ہی حق میں) ظلم کرتے تھے ﴿۹۲﴾ اور جب ہم نے تم (لوگوں) سے عہد واثق لیا اور کوہ طور کو تم پر اٹھا کھڑا کیا (اور حکم دیا کہ) جو (کتاب) ہم نے تم کو دی ہے، اس کو زور سے پکڑو اور جو تمہیں حکم ہوتا ہے (اس کو) سنو تو وہ (جو تمہارے بڑے تھے) کہنے لگے کہ ہم نے سن تو لیا لیکن مانتے نہیں۔ اور ان کے کفر کے سبب بچھڑا (گویا) ان کے دلوں میں رچ گیا تھا۔ (اے پیغمبر ان سے) کہہ دو کہ اگر تم مومن ہو تو تمہارا ایمان تم کو بری بات بتاتا ہے ﴿۹۳﴾ البقرۃ

وہ خدا کی تمام کتابوں پر ایمان لائے گا اور جمیع پیغمبروں کی تصدیق کریگا۔ اور اُن تمام پیغمبروں کی خلوص کے ساتھ شہادت دے گا اور اُس کی اُمّت ایسی اُمّت ہے جس پر رحم کیا گیا ہے اور بابرکت ہے تاکہ اُس کے دین حق پر باقی رہے اور اُس کے دین کو ضائع نہ کرے ان لوگوں کو چند ایسی ساعتیں معلوم ہیں جن میں اُس غلام کی طرح نمازیں ادا کریں گے جو اپنے زیادہ وقت کو اپنے آقا کی خدمت میں صرف کرتا ہے لہٰذا اُس پیغمبر کی تصدیق کرو اور اُس کے طریقوں کی پیروی کرو کیونکہ وہ تمہارا بھائی ہے۔ اے موسیٰؑ وہ اُمّی ہے کسی سے پڑھنا نہ سیکھے گا وہ ایک نیک بندہ ہے وہ جس چیز میں ہاتھ ڈال دے گا، میں اس میں برکت دوں گا اور اُس کے علم میں بھی برکت و زیادتی عطا کروں گا اس کو میں نے خود بابرکت خلق کیا ہے اُسی کے زمانہ میں قیامت قائم ہو گی۔ اُسی کی اُمّت پر دُنیا کا خاتمہ کروں گا لہٰذا بنی اسرائیل کے ظالم لوگوں کو حکم دو کہ اُس کے نام کو میری کتابوں سے محو نہ کریں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ وُہ مٹا دیں گے اُس کی محبت میرے نزدیک ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ میں اُس کے ساتھ ہوں اُس کے مددگاروں میں سے ہوں وہ میرے لشکر میں سے ہے اور میرا لشکر تمام لشکروں پر غالب ہے۔ غرض میرا کلمہ اور میری تقدیر پوری ہو چکی ہے کہ یقیناً اُس کے دین کو تمام دینوں پر غالب کردوں گا تاکہ ہر مکان میں لوگ میری یکتائی کے ساتھ پرستش کریں اور میں اُس پر ایسا قرآن نازل کروں گا جو علوم کا مجموعہ اور باطل سے حق کو جدا کرنے والا ہو گا اور شیطان کے وسوسوں سے دلوں کو شفا بخشنے والا ہو گا لہٰذا اے پسر عمران تم اُس پر صلوات بھیجو کیونکہ میں اور میرے فرشتے اُس پر صلوات بھیجتے ہیں۔

اے موسیٰؑ تم تو میرے بندے ہو۔ میں تمہارا خدا ہوں کسی فقیر اور پریشان کو ذلیل

ترجمہ، کہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اترے اور جو کتابیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے انبیاء کو پروردگار کی طرف سے ملیں سب پر ایمان لائے ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (خدائے واحد) کے فرماں بردار ہیں ﴿٨٤﴾

سورۃ آل عمران

نہ سمجھو۔ امیروں کے حال کی اُن چند چیزوں میں آرزو نہ کرو جو مال دنیا سے میں نے اُن کو عطا کیا ہے اور مجھے یاد کرنے کے وقت خشوع اختیار کرو۔ توریت کی تلاوت کے وقت میری رحمت کے امید وار رہو اور خوفزدہ اور محزون آواز سے مجھ کو توریت سُنایا کرو، اپنا دل مجھ سے مطمئن رکھو۔ جس کا دل میری طرف مائل ہوتا ہے مجھ کو بھی اُس کی یاد آتی ہے۔ میری ہی عبادت کرو کسی کو میرے ساتھ شریک نہ کرو اور میری خوشنودی کے لئے کوشش کرتے رہو یقیناً میں تمہارا بزرگ آقا ہوں۔ میں نے تم کو ایک بے مقدار گندہ پانی سے خلق کیا اور تمہاری بنیاد اُس مٹی سے قائم کی جس کو کئی طرح کی مخلوط ایک ذلیل زمین سے لیا تھا پھر میں نے اس میں روح پھونکی اور اُس کو ایک بشر بنا دیا۔ لہٰذا میں ہی خلائق کا پیدا کرنے والا ہوں اور میری ذات بابرکت ہے اور میری صنعت پاک ہے اور کسی چیز کو مجھ سے مشابہت نہیں ہے اور میں ہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہوں۔ کیونکہ زوال مجھ پر محال ہے۔ اے موسیٰؑ جس وقت کہ مجھ سے دُعا کرو خائف وہراساں رہو اور میرے سامنے اپنے منہ کو خاک پر رکھو اور میرے لئے اپنے بہترین اعضاء سے سجدہ کرو اور جس وقت کہ میرے سامنے کھڑے ہو تو عاجزی وفروتنی کرو اور مناجات کے وقت خوفزدہ دل سے خوف کے ساتھ مجھ سے راز کہو اور توریت کے ذریعہ سے اپنی ساری عمر میں اپنے کو زندہ معنوی رکھو میری حمد نادانوں کو تعلیم کرو اور اُن کو میری نعمتیں یاد دلاؤ اور کہو کہ اس قدر گمراہی اور نافرمان میں نہ رہیں۔ کیونکہ جس وقت میں گرفت کروں گا تو سخت گرفت کروں گا اور میرا عذاب دردناک ہے۔ اے موسیٰؑ مجھ سے اگر تمہارا وسیلہ ٹوٹ جائے گا تو دوسروں کا وسیلہ تم کو کوئی فائدہ نہ بخشے گا لہٰذا میری عبادت کرو اور میرے سامنے بندۂ حقیر کے مانند کھڑے ہو اور اپنے نفس کی مذمت کرو کیونکہ وہ مذمت کا زیادہ مستحق ہے اور اُس کتاب کی وجہ سے جو میں نے تم کو

ترجمہ، اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب تھی (لوگوں کے لئے) رہنما اور رحمت۔ اور یہ کتاب عربی زبان میں ہے اسی کی تصدیق کرنے والی تاکہ ظالموں کو ڈرائے۔ اور نیکوکاروں کو خوشخبری سنائے

سورۃ الاحقاف ﴿۱۲﴾

دی ہے بنی اسرائیل پر فخر و تکبر نہ کرو۔ کیونکہ وہی کتاب تم کو نصیحت حاصل کرنے اور تمہارے دل کو روشن کرنے کے لئے کافی ہے اور وہ جہانوں کے پروردگار کا کلام ہے۔ اے موسیٰؑ جب مجھ سے دُعا کرو میری رحمت کے امیدوار رہو تو میں تم کو بخش دونگا۔ ہر چند کہ گنہگار ہو گے۔ آسمان میرے خوف سے میرے تسبیح کرتا ہے اور فرشتے میرے خوف سے کانپتے رہتے ہیں زمین میری رحمت کی طمع سے میری تسبیح کرتی ہے۔ تمام مخلوق میری پاکی بیان کرتی ہے اور میرے سامنے ذلیل ہے۔ تم کو نماز خوشگوار ہو کیونکہ وہ میرے نزدیک عظیم منزلت رکھتی ہے وہ ایک مضبوط عہد میرے نزدیک ہے کیونکہ وہ ہر شخص کو جیسا کہ چاہیے میرے دربار میں پیش کرتی ہے اور میں بخش دیتا ہوں اور نماز سے وہ کام ملحق کرو جو نماز کی مقبولی کی مقبولیّت کی شرطوں میں سے ہے اور وہ زکوٰۃ قربانی ہے اور میری راہ میں اپنے پاک و نیک ترین مال وطعام میں سے دو کیونکہ میں قبول نہیں کرتا مگر جو حلال اور پاک ہو اور جس کو محض میری رضا کے لئے دیا جاتا ہے اپنے قرابت داروں سے زکوٰۃ کے ساتھ احسان و نیکی بھی کرو اس لئے کہ میں خداوند رحمٰن و رحیم ہوں اور قرابت کو میں نے پیدا کیا ہے اور اپنی رحمت سے مقدر کیا ہے تاکہ اُس کے سبب سے ایک دُوسرے کے ساتھ میرے بندے مہربانی کریں اور رحم کرنے والے کو قیامت میں ایک سلطنت عطا کروں گا اور جو قطع رحم کرے گا اُس سے اپنی رحمت منقطع کردوں گا اور جو شخص رحم کے ساتھ پیش آیا ہو گا اور اپنے عزیزوں کے ساتھ نیکی کئے ہو گا میں بھی اپنی رحمت کے ساتھ اُس سے پیش آؤں گا۔ اسی طرح اس شخص کے ساتھ عمل کرونگا جس نے میرے حکم کو ضائع کردیا گا۔ اے موسیٰؑ سوال کرنے والے کو گرامی رکھو جب وہ تمہارے پاس آئے تو نرمی سے جواب دیدو یا کچھ عطا کرو۔ کیونکہ تمہارے پاس جن وانس میں کوئی نہیں آتا بلکہ خداوند رحمٰن کی جانب سے وہ چند فرشتے ہیں وہ تمہارا امتحان کرتے ہیں کہ کیونکر صرف کرتے ہو اُس کو جو میں نے تم کو عطا

ترجمہ، اور ہم نے موسیٰ کو ہدایت (کی کتاب) دی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا (۵۳)
عقل والوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے (۵۴) سورۃ مومن

کیاہے اور کیونکر اُس کا شکر ادا کرتے ہو اور کس طرح اس میں برادران مومن کے ساتھ مساوات کرتے ہو۔ جو میں نے تم کو عطا کیا ہے اور گریہ وُ تضرع کے ساتھ میرے لئے خاشع رہو اور توریت پڑھنے اور رونے میں آواز بلند کرو اور سمجھو کہ میں تم کو اپنی درگاہ میں بُلاتا ہوں جس طرح آقا اپنے غلام کو بُلاتا ہے تاکہ اُس کو شریف ترین منازل پر پہنچائے اور اس کو اپنے نزدیک بلند مرتبہ قرار دے اور یہ تم پر اور تمہارے گذشتہ باپ داداؤں پر میرا فضل واحسان ہے۔اے موسیٰؑ مجھ کو کسی حال میں فراموش نہ کرو اور مال کی زیادتی پر خوش نہ ہو اس لئے مجھ کو بھول جانے سے دل سخت ہو جاتا ہے اور مال کی زیادتی کے ساتھ گناہوں کی زیادتی ہوتی ہے۔ زمین اور آسمان اور دریا سب میرے مطیع و فرمانبر دار ہیں اور نافرمانی انس و جن کی شقاوت کا سبب ہو گئی ہے اور میں خداوند رحیم ور حمٰن ہر زمانہ کے لوگوں پر رحم کرنے والا ہوں۔ راحت کے بعد سختی لاتا ہوں اور تکلیف کے بعد نعمت عطا کرتا ہوں۔ بادشاہوں کو بادشاہوں کے بعد لاتا ہوں اور میری بادشاہی قائم و دائم ہے اور کبھی زائل نہیں ہوتی۔ مجھ پر کوئی چیز آسمان و زمین کی مخفی نہیں ہے اور کیونکر پوشیدہ رہ سکتی ہے۔ جبکہ میں نے ہی سب کو پیدا کیا ہے اور کیونکر تمہارا دل میری رضا اور ثواب حاصل کرنے کی جانب متوجہ نہ ہو گا حالانکہ تمہاری بازگشت میری جانب ہے۔اے موسیٰؑ مجھ کو اپنی پناہ اور جائے پناہ قرار دو اور اپنے اعمال صالحہ کے خزانہ کو میرے پاس جمع کرو۔ مجھ سے ڈرو دوسرے سے نہ ڈرو کیونکہ تمہاری بازگشت میری ہی طرف ہے۔

اے موسیٰؑ اُس پر رحم کرو جو میری مخلوق میں تم سے پست تر ہے اور اُن پر حسد نہ کرو جو تم سے بلند تر ہے کیونکہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔اے موسیٰؑ آدمؑ کے دو بیٹوں نے میرے نزدیک تواضع کی اور میری بارگاہ میں قربانی لائے تاکہ میرا

ترجمہ، اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت کی تھی اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے رہنما مقرر کیا تھا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھہرانا (۲)

سورۃالاسراء

فضل و کرم اُن کے شامل ہو اور میں تو پرہیز گاروں کی قربانی قبول کرتا ہوں۔ اس سبب سے ایک کی قربانی مقبول ہوتی ہے اور دوسرے کی نامقبول پھر آخر اُن کا معاملہ جس حد تک پہنچا اُسے تم جانتے ہو۔ لٰہذا اپنے وزیر و مصاحب پر تم کیونکر اعتماد کرتے ہو اُس کے بعد جبکہ بھائی نے بھائی کے ساتھ ایسا کیا۔ اے موسیٰؑ فخر و غرور کو ترک کرو اور یاد رکھو کہ قبر میں تم کو ساکن ہونا ہوگا یہ خیال تم کو خواہشات دُنیا سے مانع ہوگا۔ اے موسیٰؑ توبہ کرنے میں عجلت کرو اور گناہ کو تاخیر میں ڈالو۔ میرے سامنے نماز میں دیر تک ٹھہرو۔ میرے علاوہ کسی اور سے اُمیّد نہ رکھو۔ سختیوں کے دفع کرنے میں مجھ کو اپنی سپر قرار دو اور بلاؤں کے دفع کے لئے اپنا قلعہ سمجھو۔ اے موسیٰؑ وہ بندہ مجھ سے کیونکر ڈرتا ہے جو میرے فضل و نعمت کو اپنے اوپر سمجھتا ہے حالانکہ اُس پر غور نہیں کرتا اور ایمان نہیں لاتا اور کیونکر اُس پر ایمان لاتا ہے اور ثواب کی اُمیّد رکھتا ہے حالانکہ دُنیا پر قانع ہے اور اُس کو اپنی جائے پناہ بنائے ہے اور دُنیا کی جانب ظالموں کی طرح رجوع ہے۔ اے موسیٰؑ اہلِ خیر کے ساتھ نیکی و خیر کرنے میں سبقت کرو کیونکہ نیکی اُس کے نام کی طرح خوش آئیند ہے اور بدی کو اُس کے لئے چھوڑ دو جو دُنیا پر فریفتہ ہے۔ اے موسیٰؑ اپنی زبان کو اپنے دل کے پیچھے قرار دو تاکہ زبان کے شر سے محفوظ رہو یعنی جو کچھ کہو پہلے اُس میں غور کرو اور جب سمجھ لو کہ اس میں کوئی خرابی نہیں ہے تو کہو اور شب و روز میں مجھ کو بہت یاد کرو جب تک کہ موقع پاؤ۔ اور گناہوں کی پیروی نہ کرو تاکہ پشیمان نہ ہو یقیناً گناہوں کی وعدہ گاہ آتش جہنم ہے۔ اے موسیٰؑ اپنی گفتگو اُن لوگوں کے لئے جنھوں نے گناہوں کو ترک کر دیا ہے، نرم کرو اور اُس کے ہمنشین رہو اور اُن کو اپنا بھائی قرار دو اور اُن کے ساتھ میری عبادت میں کوشش کرو تاکہ وہ لوگ بھی تمہارے ساتھ کوشش کریں۔ اے موسیٰؑ جو کچھ میری خوشنودی کے لئے کیا جاتا ہے اُس کا تھوڑا حصّہ بہت ہے

ترجمہ، اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں اختلاف کیا گیا۔ اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ٹھہر چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور یہ اس (قرآن) سے شک میں الجھ رہے ہیں (۴۵)

سورۃ حٰمٓ السجدۃ

اور جو میرے غیر کے لئے کیا جاتا ہے اُس کا زیادہ حصّہ کم ہے اور یقیناً تمہارا سب سے بہتر روز وہ ہے جو آنیوالا ہے۔ یعنی روز قیامت لہٰذا غور کرو کہ وہ دن تمہارے لئے کیسا ہوگا اور اُس روز کے جواب کے لئے تیار رہو کیونکہ بیشک اُس روز تم کو کھڑا رکھیں گے اور تمہارے عمل کا سوال کریں گے اور اپنے زمانہ و اہلِ زمانہ سے نصیحت حاصل کرو جس کا راز اہلِ غفلت پر کوتاہ ہے اور اہلِ اطاعت کے لئے دراز ہے۔ تمام شئے فنا ہونے والی ہے لہٰذا ایسے کام کرو کہ گویا اپنے عمل کا ثواب دیکھتے ہو تاکہ آخرت کی طرف تمہاری طمع زیادہ ہو اس لئے کہ دُنیا کی جو چیز باقی ہے اُس کی طرح ہے جو گذر گئی۔ اسی طرح گذری ہوئی چیزوں میں سے عبادت کے سوا کوئی چیز تمہارے ساتھ باقی نہیں ہے۔ آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا اور ہر عمل کرنے والا غرض کے لئے عمل کرتا ہے تم اپنے لئے ہر وہ مقصود جو بہتر ہو اختیار کرو۔ تاکہ خدا کے ثواب پر فائز ہو جاؤ جس روز کہ اہلِ باطل نقصان میں رہیں گے۔ اے موسیٰؑ میرے سامنے اُس غلام کی طرح مذلت کا خیال نہ کرو جو اپنے آقا کے پاس فریادرسی کے لئے حاضر ہوتا ہے۔ جب ایسا کرو گے میری رحمت تمہارے شاملِ حال ہوگی اور میں قدرت رکھنے والوں میں سب سے زیادہ کریم ہوں۔ اے موسیٰؑ میرا فضل اور میری رحمت مجھ سے طلب کرو کیونکہ دونوں میرے اختیار میں ہیں اور میرے سوا کوئی فضل و رحمت پر قادر نہیں ہے اور جس وقت مجھ سے سوال کرو تو غور کرو کہ تمہاری رغبت اس چیز میں کس قدر ہے جو میرے پاس ہے۔ اور ہر عمل کرنے والے کے لئے میرے پاس ایک جزا ہے اور میں انکار کرنے والوں کو بھی عمل خیر کی جزا دیتا ہوں۔ اے موسیٰؑ خوشی دل سے دُنیا ترک کرو اور دُنیا سے پہلو تہی کرو کیونکہ تم دُنیا کے لئے نہیں ہو اور نہ دُنیا تمہارے لئے ہے۔ ظالموں کے مکان سے تم کو کیا غرض، مگر اُس شخص کو ہے جو دُنیا میں رہ کر آخرت کے کاموں میں مشغول ہو اُس کے لئے دُنیا

ترجمہ، (ہاں) پھر (سن لو کہ) ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عنایت کی تھی تاکہ ان لوگوں پر جو نیکوکار ہیں نعمت پوری کر دیں اور (اس میں) ہر چیز کا بیان (ہے) اور ہدایت (ہے) اور رحمت ہے تاکہ (ان کی امت کے) لوگ اپنے پروردگار کے رُوبرو حاضر ہونے کا یقین کریں ﴿١٥٤﴾ سورۃ الأنعام

بہتر جگہ ہے۔اے موسیٰؑ جو کچھ میں تم کو حکم دوں اُس کو سُنو اور جو کچھ میں تمہارے لئے مصلحت
سمجھوں اُس کو اور توریت کے حقائق کو اپنے سینہ میں جگہ دو اور خواب غفلت سے اُس کے ساتھ
شب وروز کے اوقات میں بیدار رہو اور دُنیا والوں کی باتوں یا اُن کی محبت کو اپنے سینہ میں جگہ نہ
دو کیونکہ وہ مرغ کے آشیانہ کی طرح اپنا آشیانہ بنالیتی ہیں۔اے موسیٰؑ فرزندان دُنیا و اہلِ دُنیا ایک
دوسرے کے فتنہ وفساد کا باعث ہیں اور دُنیا اُن ہر ایک کے لئے زینت یافتہ ہے جو اُس میں ہے اور
مومن کے لئے آخرت کی زینت ہے اس لئے وہ ہمیشہ آخرت کا طالب رہتا ہے اور اُس کے علاوہ
کسی پر نظر نہیں کرتا اور آخرت کی خواہش اُس کے اور دُنیا کی لذتوں کے درمیان حائل ہوگئی ہے۔
لہٰذا وہ جنگلوں کو عبادت اور قرب الٰہی کے درجات کے لئے طے کرتا ہے اُس سوار کے مانند جو
میدان میں گھوڑا دوڑاتا ہے تاکہ دوسروں پر سبقت حاصل کرے اور نیکی کا پالا مارے اور جلد اپنے
مقصود کو پہنچے۔دنوں کو اپنی آخرت کے غم میں اندوہناک رہے اور راتوں کو محزون بسر کرے پھر
کیا کہنا ہے اُس کا اگر اُسس کی آنکھوں کے سامنے سے پردہ اُٹھ جائے تو پھر وہ کس قدر زیادہ وہ
چیزیں دیکھے گا جو اُس کی مسرّت کا سبب ہوں گی۔اے موسیٰؑ دُنیا تھوڑی ہے اور ناچیز جس کو ثبات
نہیں ہے اور نہ اُس میں مومنوں کے ثواب کی گنجائش ہے اور نہ فاجروں کے عذاب کی لہٰذا ابدی
مضرت اُس کے لئے ہے جو اپنی آخرت کا ثواب دُنیا کی لذّتوں کے عوض فروخت کرے جو باقی نہ
رہے گی اور زبان کے ذائقہ کے لئے بیچ دے جو جلد زائل ہو جاتا ہے۔لہٰذا اس طرح رہو جیسے کہ
میں تم کو حکم دوں اور جو کچھ حکم دوں گا وہ رشد وصلاح کا باعث ہوگا۔اے موسیٰؑ جب تم دیکھو
کہ پریشانی نے تمہاری جانب رُخ کیا ہے تو کہو مرحبا صالحوں کے طریقے مرحبا اے نیکوں کی روش

ترجمہ،اسی نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (کے اختیار کرنے کا) نوح کو حکم دیا تھا اور
جس کی (اے محمد ﷺ) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو
حکم دیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔ جس چیز کی طرف تم مشرکوں کو
بلاتے ہو وہ ان کو دشوار گزرتی ہے۔اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کا برگزیدہ کرلیتا ہے اور جو اس کی
طرف رجوع کرے اسے اپنی طرف رستہ دکھا دیتا ہے ﴿۱۳﴾ سورۃ الشوریٰ

خوب آئی اور جب دیکھو کہ امیری کا رُخ تمہاری جانب ہے تو سمجھ لو کہ تم نے کوئی گناہ کیا ہے جس کی سزا تم کو دُنیا میں ملی ہے اس لئے کہ دُنیا عذاب کا مقام ہے آدمؑ نے جب خطا کی تو اُن کو اُن کے عمل کی سزا میں میں نے دُنیا میں بھیجا اور دُنیا جو کچھ اُس میں ہے سب پر میں نے لعنت کی سوائے اُس چیز کے جو میرے لئے ہو اور جس میں میری خوشنودی حاصل ہو۔اے موسیٰؑ یقیناً میرے نیک بندوں نے اپنے علم کے مطابق جس قدر اُن کو میرے متعلق ہے اور مجھ کو پہچاننے کی وجہ سے ترک و زہد کا اختیار کیا ہے اور میری بہت سی مخلوق نے اپنی نادانی اور مجھے نہ پہچاننے کی وجہ سے دُنیا کی جانب رغبت کی ہے اور جس نے بھی دُنیا کی تعظیم کی اور اُس کو بزرگ سمجھا تو دُنیا سے اس کی آنکھیں روشن نہیں ہوئیں اور نہ اُس سے کچھ فائدہ حاصل ہوا اور جس نے دُنیا کو حقیر سمجھا تو وہ اُس سے متمتع ہوا۔اے موسیٰؑ جباروں اور ظالموں کے ساتھ نہ رہو اور نہ اُن کے پاس جاؤ اور نہ بیٹھو۔اے موسیٰؑ عمر کتنی ہی دراز ہو آخر فانی ہے اور جو چیز کہ دُنیا میں تم سے لے لی جاتی ہے۔ درآنحالیکہ اُس کا انجام آخرت کی باقی رہنے والی نعمت ہوتی ہے تو وہ تم کو نقصان نہیں پہنچاتی۔اے موسیٰؑ میری کتاب تم کو بلند آواز سے پکارتی ہے کہ تمہاری بازگشت کہاں ہوگی۔ تو کیونکر ایسی حالت میں آنکھوں کو نیند آتی ہے اور کس طرح کوئی جماعت زندگانی دُنیا سے لذّت حاصل کرتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا کہ مدّتوں سے وہ غفلت میں پڑے ہیں۔اور اپنی شقادت کی پیروی میں گرفتار ہیں اور طرح طرح کی خواہشوں سے واقف ہیں تو سچے لوگ اُس سے بہت تھوڑے مواعظ میں فریاد کرنے لگتے جو میں نے اپنی کتاب میں بیان کئے ہیں۔اے موسیٰؑ میرے بندوں کو حکم دو کہ

ترجمہ،اور ان لوگوں نے خدا کی قدر جیسی جاننی چاہیئے تھی نہ جانی۔جب انہوں نے کہا کہ خدا نے انسان پر (وحی اور کتاب وغیرہ) کچھ بھی نازل نہیں کیا۔کہو جو کتاب موسیٰ لے کر آئے تھے اسے کس نے نازل کیا تھا جو لوگوں کے لئے نور اور ہدایت تھی اور جسے تم نے علیحدہ علیحدہ اوراق (پر نقل) کر رکھا ہے ان (کے کچھ حصے) کو تو ظاہر کرتے ہو اور اکثر کو چھپاتے ہو۔اور تم کو وہ باتیں سکھائی گئیں جن کو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا۔کہہ دو (اس کتاب کو) خدا ہی نے (نازل کیا تھا) پھر ان کو چھوڑ دیا کہ اپنی بیہودہ بکواس میں کھیلتے رہیں ﴿۹۱﴾ سورۃ الأنعام

میرے متعلق اقرار کریں کہ میں تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں اور مضطرو بیقرار لوگوں کی دُعا کا قبول کرنے والا ہوں اور بلاؤں کو دفع کرتا ہوں اور زمانوں کو بدل دیتا ہوں اور بلاؤں کے بعد نعمتیں عطا کرتا ہوں اور تھوڑے عمل پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور بہت جزا دیتا ہوں اور فقیر کو غنی کر دیتا ہوں اور ہمیشہ رہنے والا غالب اور قادر خدا ہوں اس کے بعد مجھ کو پکاریں تو جو گنہگار شخص پناہ چاہے اور تم سے التجا کرے تو اُس سے کہو کہ مرحبا کشادہ ترین فضا میں تم نے منزل کی اور پروردگار عالم کی عزّت و کرم کی کشادگی میں سوار ہوئے خوش ہو کہ خدا تمہاری توبہ قبول کرے گا اور اے موسیٰؑ مجھ سے اُن کے لئے آمرزش طلب کرو اور اُن کے ساتھ مثل اُن کے رہو اور فخر و غرور اُس نعمت پر نہ کرو جو میں نے تم کو دی ہے اور اُن کے ساتھ مثل اُن سے کہو کہ میرے احسان و کرم کا مجھ سے سوال کریں کیونکہ کوئی میرے سوا فضل و رحمت کا مالک نہیں ہے اور میں فضل عظیم کا مالک ہوں کیا کہنا ہے تمہارا اے موسیٰؑ کہ گمراہوں کے لئے پناہ اور گنہگاروں کے لئے بھائی اور پریشانوں کے ہم نشین اور گناہگاروں کے لئے استغفار کرنے والے ہو اور میرے نزدیک پسندیدہ منزلت رکھتے ہو لہٰذا پاک دل اور راست گو زبان سے مجھ سے دُعا کرو اور اُس طرح رہو جیسا کہ میں نے تم کو حکم دیا ہے میرے حکم کی اطاعت کرو اور میرے بندوں پر تکبر اور زیادتی نہ کرو اُن چند نعمتوں کے سبب سے جو میں نے تم کو عطا کی ہیں۔ حالانکہ اُن کی ابتداء تمہاری طرف سے نہیں ہوئی ہے۔ اور میری قربت حاصل کرو کیونکہ میں تمہارے قریب ہوں۔ یقیناً میں نے تم سے ایسی چیز کا سوال نہیں کیا ہے جس کا تحمل تم پر گراں ہو۔ تم سے اتنا ہی چاہتا ہوں کہ دُعا کرو تو میں تمہاری دُعا کو قبول کروں گا۔ پھر عطا کروں گا اور مجھ سے میرے پیغامات پہنچانے میں جو میں نے تم پر نازل کئے ہیں اور جن کی تاویل تم سے بیان کر دی ہے تقرب حاصل کرو۔ اے موسیٰؑ زمین کی جانب نظر کرو جو عنقریب تمہاری قبر ہو گی اور اپنی آنکھوں کو

ترجمہ، کیا اُسے اُن (باتوں) کی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں (مذکور) تھیں ﴿۳۶﴾ سورۃ النّجم

آسمان کی طرف اُٹھاؤ کہ تمہارے پروردگار کا ملک عظیم تر ہے اور جب تک دُنیا میں رہو اپنے نفس پر گریہ کرو اور مہلکوں سے خائف رہو اور تم کو دُنیا کی زینت فریب نہ دے علم پر راضی نہ ہو اور ستمگار نہ بنو کیونکہ میں ستمگاروں کی تاک میں رہتا ہوں اور مظلوموں کو اُن پر غالب کروں گا۔ اے موسیٰؑ نیکی کا دس گنا ثواب اور گناہ کا عوض اُسی کے برابر دیتا ہوں۔ پھر وہ لوگ گناہ کرتے ہیں تو اس ایک کو دس کے برابر بڑھا دیتے ہیں اور ہلاک ہوتے ہیں اور کسی کو میرے ساتھ عبادت میں شریک نہ کرو اور تمام امور میں میانہ روی اختیار کرو اور ایسے امیّدوار کی طرح دُعا کرو جو میرے ثواب کی رغبت رکھتا ہے اور اپنے اعمال سے پشیمان ہو اس لئے کہ شب کی تاریکی کو دن زائل کر دیتا ہے اسی طرح نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں اور جس طرح شب کی تاریکی دن کی کی روشنی کو زائل کر دیتی ہے اُسی طرح گناہ نیکیوں کو سیاہ کر دیتے ہیں۔ ایک روایت میں منقول ہے کہ شیطان ایک روز حضرت موسیٰؑ کے پاس آیا۔ جس وقت کہ وہ اپنے پروردگار سے مناجات کر رہے تھے۔ ایک فرشتہ نے اُس سے کہا کہ ایسی حالت میں تو ان سے کیا امیّد رکھتا ہے شیطان نے کہا کہ وہی امیّد رکھتا ہوں جو ان کے پدر (آدمؑ) سے رکھتا تھا۔ جبکہ وہ بہشت میں تھے۔

حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کو مبعوث فرمایا اور اُن کو برگزیدہ کیا اور دریا کو اُن کے لئے شگافتہ کیا، بنی اسرائیل کو فرعون کے شر سے نجات دی اور الواح و توریت ان کو عطا فرمایا۔ تو موسیٰؑ نے کہا خداوندا تو نے مجھ کو گرامی فرمایا اُس کرامت و بخشش سے جس سے مجھ سے پہلے کسی کو گرامی نہیں کیا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ شاید تم کو معلوم نہیں ہے کہ محمدؐ میرے نزدیک میرے تمام

ترجمہ، اور ہم نے موسیٰ کو نو کھلی نشانیاں دیں تو بنی اسرائیل سے دریافت کر لو کہ جب وہ ان کے پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہا کہ موسیٰ میں خیال کرتا ہوں کہ تم پر جادو کیا گیا ہے ﴿۱۰۱﴾ انہوں نے کہا کہ تم یہ جانتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار کے سوا ان کو کسی نے نازل نہیں کیا۔ (اور وہ بھی تم لوگوں کے) سمجھانے کو۔ اور اے فرعون میں خیال کرتا ہوں کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے ﴿۱۰۲﴾

سورۃ الِاسراء

فرشتوں اور مخلوق سے بہتر ہیں۔ موسیٰؑ نے کہا اگر محمدؐ تیرے نزدیک تیری تمام مخلوق سے بہتر ہیں تو کیا پیغمبروں کی آل میں کوئی میری آل سے زیادہ بلند مرتبہ ہے۔ فرمایا اے موسیٰؑ شاید تم نہیں جانتے کہ آلِ محمدؐ کی فضیلت تمام پیغمبروں کی آل پر اُسی طرح ہے جیسے محمدؐ کی فضیلت تمام پیغمبروں پر۔ موسیٰؑ نے کہا خداوندا جب آلِ محمدؐ ایسے ہیں تو کیا پیغمبروں کی اُمّت میں کوئی اُمّت ایسی ہے جو میری اُمّت سے بہتر ہو کیونکہ تو نے اُن پر ابر کو سایہ فگن کیا۔ اُن کے لئے من وسلویٰ نازل کیا اور دریا کو اُن کے واسطے شگافتہ کیا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ شاید تم کو نہیں معلوم کہ محمدؐ کی اُمّت کی فضیلت تمام اُمّتوں پر ویسی ہی ہے جیسی تمام مخلوق پر آنحضرتؐ کی فضیلت موسیٰؑ نے کہا خداوندا کیا اچھا ہوتا کہ میں اُن کو دیکھتا فرمایا کہ اے موسیٰؑ تم ہرگز اُن کو نہیں دیکھو گے کیونکہ یہ وقت اُن کے ظہور کا نہیں لیکن اُن لوگوں کو محمدؐ کے سامنے جنّت عدن و فردوس میں دیکھو گے کہ بہشت کی نعمتوں میں گرویدہ اور ان کی لذّتوں سے آسودہ ہوں گے کیا تم چاہتے ہو کہ اُن کی باتیں میں تم کو سنوادوں کہا، ہاں خداوند عالم نے فرمایا کہ میرے سامنے کمربستہ ہو کر اس طرح کھڑے ہو جاؤ کہ جیسے بادشاہٗ جلیل کے سامنے بندۂ ذلیل کھڑا ہوتا ہے۔ موسیٰؑ نے تعمیل کی۔ حق تعالیٰ نے ندا کی کہ اے محمدؐ کی اُمّت، تو سب نے ماؤں کے شکم اور باپوں کے صلب سے بقدرت خدا جواب دیا تو حق تعالیٰ نے ان کی اس اجابت کو ان کے حج کا شعار قرار دے دیا۔ پھر آواز دی کہ اے اُمّت محمدؐ میری قضا اور حکم تم پر یہ ہے کہ میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے اور میرا عفو میرے عذاب سے قبل ہے۔ میں نے تمہارے سوال کو قبول کیا قبل اس کے کہ مانگو اور تم میں سے جو شخص میرے پاس آئے اس طرح کہ میری وحدانیت کی گواہی دے اور شہادت دے

ترجمہ، (اے محمد ﷺ) اہل کتاب تم سے درخواست کرتے ہیں کہ تم ان پر ایک (لکھی ہوئی) کتاب آسمان سے اتار لاؤ تو یہ موسیٰ سے اس سے بھی بڑی بڑی درخواستیں کر چکے ہیں (ان سے) کہتے تھے ہمیں خدا ظاہر (یعنی آنکھوں سے) دکھا دو سو ان کے گناہ کی وجہ سے ان کو بجلی نے آ پکڑا۔ پھر کھلی نشانیاں آئے پیچھے بچھڑے کو (معبود) بنا بیٹھے تو اس سے بھی ہم نے درگزر کی۔ اور موسیٰ کو صریح غلبہ دیا ﴿۱۵۳﴾

سورۃ النساء

کہ محمدؐ میرا بندہ اور رسول ہیں۔ اور گفتار میں صادق اور اپنے افعال میں اُمّت میں محق ہے اور گواہی دے کہ علی بن ابیطالب اُن حضرت کے بھائی، وصی اور خلیفہ ہیں۔ اور اطاعت علیؑ کو اپنے اوپر لازم کرے جس طرح اطاعت محمدؐ کو لازم کیا ہے اور گواہی دے کہ اُس کی حجتوں کی دلیلوں کے ساتھ اُن کے بعد ممتاز ہیں خلیفہائے خدا ہیں تو اُس کو بہشت میں داخل کرونگا ہر چند اُس کے گناہ دریاؤں کے کف کے برابر ہوں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ سے فرمایا، اے موسیٰؑ میں نماز اُس کی قبول کرتا ہوں جو تواضع اور فروتنی کرتا ہے میری عظمت کے لئے اور اپنے دل پر میرا خوف لازم کرلیتا ہے اور اپنا دن میری یاد میں گذارتا ہے اور رات اپنے گناہوں کے اقرار میں بسر کرتا ہے اور میرے ولیّوں اور دوستوں کے حق کو پہنچانتا ہے۔ موسیٰؑ نے پوچھا خداوندا ولیّوں اور محبّوں سے کیا تیری مراد ابراہیمؑ و اسحٰقؑ اور یعقوبؑ سے ہے۔ فرمایا کہ اے موسیٰؑ وہ لوگ ایسے ہی ہیں اور میرے دوست ہیں مگر میری مراد اُن سے نہیں بلکہ میرا مقصود وہ ہے جس کے لئے آدمؑ و حوّاؑ کو میں نے بنایا اور بہشت و دوزخ کو پیدا کیا۔ موسیٰؑ نے کہا اے میرے پروردگار وہ کون ہے۔ فرمایا کہ محمدؐ اور اُس کا نام احمدؐ ہے اور اُس کے نام کو میں نے اپنے نام سے مشتق کیا ہے اس لئے کہ میرا ایک نام محمود ہے موسیٰؑ نے کہا خداوندا مجھ کو اُن کی اُمّت میں قرار دے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ جب اُن کو پہچان لوگے اور اُن کی اور اُن کی اہلبیتؑ کی میرے نزدیک قدر و منزلت سمجھ لوگے تو تم اُن کی اُمّت میں ہو۔ یقیناً میری تمام مخلوق میں اُن کی اور اُن کے اہلبیتؑ کی مثال تمام باغوں میں فردوس کی سی مثال ہے جس کی پتیاں کبھی خشک نہیں ہوتیں اور جس کا مزہ تبدیل نہیں ہوتا تو جو شخص اُن کے اور اُن کے اہلبیتؑ کے حق کو پہنچانے اُس

ترجمہ، اور ہم نے موسیٰ اور ہارون پر بھی احسان کئے ﴿۱۱۴﴾ اور ان کو اور ان کی قوم کو مصیبت عظیمہ سے نجات بخشی ﴿۱۱۵﴾ اور ان کی مدد کی تو وہ غالب ہو گئے ﴿۱۱۶﴾ اور ان دونوں کو کتاب واضح (المطالب) عنایت کی ﴿۱۱۷﴾ اور ان کو سیدھا رستہ دکھایا ﴿۱۱۸﴾ اور پیچھے آنے والوں میں ان کا ذکر (خیر باقی) چھوڑ دیا ﴿۱۱۹﴾ کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ﴿۱۲۰﴾ بے شک ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۱۲۱﴾ وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ﴿۱۲۲﴾ سورۃ الصافات

کے لئے نادانی کے نزدیک دانائی اور تاریکی کے نزدیک روشنی کر دوں گا۔ اُس کی دُعا قبول کروں گا قبل اس کے کہ وہ مجھ سے دُعا کرے اور عطا کروں گا قبل اس کے کہ مجھ سے سوال کرے۔ امام رضاؑ نے راس الجالوت سے جو علمائے یہود میں سب سے بڑا عالم تھا فرمایا کہ تجھ کو قسم دیتا ہوں۔ دس آیتوں کی جن کو خدا نے موسیٰؑ پر نازل کیا کہ کیا توریت میں محمدؐ کی خبر اس طرح نہیں ہے کہ جب آخر اُمّت کے لوگ آئیں گے جو شتر سوار پیغمبر کے پیرو ہوں گے خدا کی تسبیح و تنزیہ بہت طرح سے اپنی نئی نئی عبادت گاہوں میں کریں گے تو بنی اسرائیل اُن سے اور اُن کے پیغمبر سے پناہ حاصل کریں گے یہاں تک کہ اُن کے دل مطمئن ہو جائیں گے اور یقیناً اُن کے ہاتھوں میں شمشیریں ہوں گی جن سے وہ لوگ اس پیغمبر کے منکر گروہوں سے دُنیا میں انتقام لیں گے۔ کیا اس طرح توریت میں نہیں لکھا ہے، راس الجالوت نے کہا کہ ہاں پھر فرمایا کہ اے یہودی، موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو وصیّت کی اور اُن سے کہا کہ تمہارے پاس جلد تمہارے بھائیوں میں سے ایک پیغمبر آئے گا۔ لہٰذا اُس کی تصدیق کرنا اور اُس کا حکم ماننا تو کیا فرزندانِ اسمٰعیلؑ کے سوا بنی اسرائیل کے اور بھائی ہیں۔ راس الجالوت نے کہا میں موسیٰؑ کے اس کلام سے انکار نہیں کرتا لیکن چاہتا ہوں کہ توریت سے مجھ پر ظاہر فرمادیجئے۔ فرمایا کیا تو انکار کرتا ہے کہ توریت میں ہے کہ کوہ طور سینا سے نور آیا اور ہم کو کوہ ساعیر سے روشنی بخشی اور کوہ فاران سے ظاہر ہوا۔ لہٰذا جو نور کوہِ طور پر تھا وہ وحی تھا جسے خدا نے حضرت موسیٰؑ پر بھیجا اور وحی تھا جسے حضرت عیسیٰؑ پر بھیجا اور کوہِ غاران مکّہ کے پہاڑوں میں سے ہے اور اُس میں اور مکّہ میں ایک روز کی راہ ہے اور وہ وہی وحی ہے جو محمدؐ پر نازل کی۔

ترجمہ، اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے بھائی ہارون کو مددگار بنا کر ان کے ساتھ کیا ﴿۳۵﴾ اور کہا کہ دونوں ان لوگوں کے پاس جاؤ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی۔ (جب تکذیب پر اڑے رہے) تو ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا ﴿۳۶﴾ اور نوح کی قوم نے بھی جب پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں غرق کر ڈالا اور لوگوں کے لئے نشانی بنادیا۔ اور ظالموں کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۳۷﴾

امام محمد باقرؑ، امام جعفر صادقؑ اور امام رضاؑ سے منقول ہے کہ اُس تورات میں جس میں تغیرّ نہیں ہوا، لکھا ہے کہ موسیٰؑ نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ آیا تو مجھ سے نزدیک ہے کہ تجھ سے آہستہ سوال کروں، یا دُور ہے کہ تجھ کو زور سے پکاروں اور ندا کروں۔ تو خدا نے اُن کو وحی کی کہ اے موسیٰؑ میں اُس شخص کا ہمنشین ہوں جو مجھ کو یاد کرے، تو موسیٰؑ نے کہا خداوندا تیرے سایہ میں کون ہوگا جس روز کہ تیرے عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ فرمایا کہ جو لوگ مجھ کو یاد کرتے ہیں میں اُن کو یاد کرتا ہوں اور آپس میں ایک دوسرے سے جو لوگ میری خوشنودی کے لئے محبت کرتے ہیں میں اُن کو دوست رکھتا ہوں۔ پس جب میں چاہتا ہوں کہ اہل زمین پر عذاب نازل کروں تو وہی لوگ ہیں جن کی برکت سے عذاب نہیں نازل کرتا۔ کہا خداوندا مجھ پر چند ایسے موقعے آتے ہیں جن میں تجھ کو اس سے بزرگ تر سمجھتا ہوں (تجھ) کو یاد کروں۔ خدا نے کہا مجھ کو ہر حال میں یاد کرو کیونکہ میرا ذکر ہر حال میں بہتر ہے۔ اے موسیٰؑ میری وصیت کو حفظ کرو۔ تمہارے لئے چار چیزیں ہیں۔ اوّل یہ کہ جب تک تم کو نہ معلوم ہو جائے کہ تمہارے گناہ بخش دیئے گئے دوسروں کے عیوب نہ پکڑو۔ دوم یہ کہ جب تک تم کو نہ معلوم ہو جائے کہ میرا خزانہ ختم ہو گیا اپنی روزی کے لئے غمگین نہ ہو۔ سوئم یہ کہ جب تک تم یہ نہ سمجھ لو کہ میری بادشاہی زائل ہو گئی میرے سوا دوسروں سے امید نہ رکھو۔ موسیٰؑ کے عہد میں ایک ظالم بادشاہ تھا اسی زمانہ میں ایک مرد صالح بھی تھا وہ ایک مومن کی حاجت برآری کی سفارش کے لئے بادشاہ کے پاس گیا۔ بادشاہ نے اُس کی سفارش قبول کی اور اُس مومن کی حاجت پوری کر دی اس بادشاہ اور مرد صالح دونوں کا ایک ہی روز انتقال ہوا لوگوں نے بادشاہ کے انتقال پر تو تین روز تک بازاروں کو بند رکھا اور اُس کے دفن و تعزیت میں مشغول رہے لیکن وہ بندۂ صالح اپنے مکان

ترجمہ، اور ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کو عمدہ جگہ دی اور کھانے کو پاکیزہ چیزیں عطا کیں لیکن وہ باوجود علم ہونے کے اختلاف کرتے رہے۔ بے شک جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا ﴿۹۳﴾

میں مردہ پڑا تھا کوئی اُس کی جانب متوجہ نہ ہوا یہاں تک کہ زمین کے جانوروں نے اُس کو کھانا شروع کیا۔ تین روز کے بعد موسیٰؑ نے اُس کو دیکھا اور مناجات کی کہ خداوندا وہ تیرا دشمن تھا اور لوگوں نے اُس کو اس اکرام و عزّت کے ساتھ دفن کیا، یہ تیرا دوست ہے اور اس حال سے پڑا ہے۔ حق تعالیٰ نے اُن پر وحی فرمائی کہ اس بادشاہ جبّار سے میرے اس دوست نے ایک مومن کی ایک حاجت طلب کی اور اُس نے اس کو دفع کر دیا لہٰذا بادشاہ کو اس کے عوض میں اس طرح عزّت دی اور زمین کے جانوروں پر اس لئے مسلّط کیا کہ اُس نے اُس بادشاہ جبّار سے سوال کیا۔ چہارم یہ کہ جب تک تم کو یہ نہ معلوم ہو جائے کہ شیطان مر گیا اُس کے مکر و فریب سے بے خوف نہ ہو۔

ایک روز موسیٰؑ بیٹھے تھے ناگاہ شیطان مختلف رنگوں کی ٹوپی پہنے ہوئے اُن حضرت کے پاس آیا اور کلاہ اُتار کر آنحضرت کے قریب آ گیا موسیٰؑ نے پُوچھا تُو کون ہے کہا ابلیس موسیٰؑ نے کہا خدا تیرا گھر کسی کے گھر کے پاس نہ بنائے۔ تو یہ ٹوپی کس لئے سر پر رکھے ہوئے ہے اُس نے کہا فرزندانِ آدمؑ کے دِموں کو ان رنگ آمیزیوں سے راغب کرتا ہوں موسیٰؑ نے کہا مجھ کو اُس گناہ سے آگاہ کر کہ جب فرزند آدمؑ اُس کو کرتا ہے تو تُو اُس پر مسلط ہوتا ہے اُس نے کہا اُس وقت جبکہ اپنی ذات پر اپنے عمل کو زیادہ خیال کر کے تعجب کرتا ہے اور اپنے گناہ کو کم سمجھتا ہے پھر کہا کہ اے موسیٰؑ ہر گز اُس عورت کے ساتھ تنہا نہ رہو جو تم پر حرام ہو کیونکہ جو شخص ایسی عورت کے ساتھ خلوت کرتا ہے میں اُس کے گمراہ کرنے پر متوجہ ہوتا ہوں اور اُس کو اپنے اصحاب کے سپرد نہیں کرتا اور کوشش کرتا ہوں یہاں تک کہ اُس کو گناہ میں مبتلا کر دیتا ہوں اور ہر گز خدا سے کوئی عہد نہ کرو کیونکہ جو شخص خدا سے عہد کرتا ہے میں خود اُس کی جانب متوجہ ہوتا ہوں اور اپنے اصحاب پر اُس کو نہیں چھوڑتا اور کوشش کرتا ہوں کہ اُس کو اُس کے عہد پر وفا کرنے نہ دوں۔ اور جب (اے موسیٰؑ) صدقہ دینے کا ارادہ کرو جلد اُس کو عمل میں لاؤ کیونکہ جو صدقہ کا ارادہ کرتا ہے میں پھر اُس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اُس کو اپنے مددگاروں پر نہیں چھوڑتا اور حتی الامکان کوشش کرتا ہوں

کہ اُس کو پشیمان کروں۔ اسیطرح یہ بھی روایت ہے کہ توریت میں چار کلمے لکھے ہیں اور اُس کے پہلو میں چار کلمے دوسرے لکھے ہیں۔ پہلے چاروں کلمے یہ ہیں کہ جو شخص صبح کو امور دُنیا کے لئے اندوہناک اُٹھتا ہے تو وہ اپنے پروردگار پر غضبناک ہوتا ہے اور جو شخص صبح کرتا ہے اُس حال میں کہ کسی مصیبت کی جو اُس پر نازل ہوئی ہے شکایت کرتا ہے تو یقیناً وہ اپنے پروردگار کی شکایت کرتا ہے اور جو شخص کسی مالدار کے پاس اس لئے جاتا ہے تاکہ اُس کی دُنیا سے کچھ حاصل کرے تو دو تہائی دین اُس کا برباد ہوتا ہے اور جو شخص کہ خدا کی کتاب پڑھتا ہے اور ایسے افعال کرتا ہے جس سے جہنم میں جائے تو اُس نے کتاب خدا کا مذاق کیا۔ اور دوسرے چاروں کلمے یہ ہیں۔ یعنی جو کچھ تو کریگا اُس کا عوض پائے گا (لیکن) جو شخص بادشاہ اور صاحب اختیار ہو اوہ چاہتا ہے کہ تمام مال اُسی کا ہو جائے اور جو شخص کہ کاموں میں لوگوں سے مشورہ نہیں کرتا پشیمان ہوتا ہے اور پریشانی اور احتیاج لوگوں سے بڑی ہے۔ اے موسیٰؑ میں نے کوئی مخلوق نہیں پیدا کی جس کو اپنے بندۂ مومن سے زیادہ دوست رکھوں اور اُس کو مبتلا نہیں کرتا مگر اُس کی مصلحت کے سبب سے اور اُس کو راحت نہیں بخشتا مگر اُس کی بہتری کے لئے اور میں اس سے زیادہ واقف ہوں جس میں میرے بندہ کی بہتری ہے لہٰذا چاہیے کہ وہ میری بلاؤں پر صبر کرے اور میری نعمتوں پر شکر کرے اور میرے قضا پر راضی رہے تاکہ میں اپنے پاس اُس کو صدیقوں میں لکھوں جبکہ وہ میری خوشنودی کے لئے عمل کرے اور میری اطاعت کرے۔ موسیٰؑ نے حق تعالیٰ سے مناجات کی کہ خداوندا تیرے مخصوص بندے کون ہیں جن کو قیامت کے روز عرش کے سایہ میں تو جگہ دیگا جبکہ عرش کے سایۂ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ تو حق تعالیٰ نے اُن کو وحی کی کہ وہ وہ لوگ ہیں جن کے دل پاک ہیں صفات ذمیمہ اور گناہوں کی خواہش سے اور جن کے ہاتھ مال دنیا سے خالی ہیں اور وہ جب مجھ کو یاد کرتے ہیں میری بزرگی اور جلالت اُن کی نظروں میں جلوہ گر ہوتی ہے اور وہ لوگ ہیں جو میری طاعت پر اکتفا کرتے ہیں جس طرح دُودھ پینے والا بچہ دُودھ پر اکتفا کرتا ہے اور وہ وہ لوگ

ہیں جو میری مسجدوں میں پناہ لیتے ہیں جس طرح کرگس اپنے گھونسلوں میں پناہ لیتے ہیں اس سبب سے کہ جب وہ لوگ دیکھتے ہیں کہ لوگ میری معصیت کے مرتکب ہوتے ہیں تو وہ لوگ اُس چیتے کی طرح غضبناک ہوتے ہیں جو غصّہ میں بپھرا ہوتا ہے۔ اے موسیٰؑ میرا شکر کرو جیسا کہ شکر کا حق ہے۔ موسیٰؑ نے کہا خداوندا کیونکر تیرا شکر کروں جیسا کہ حق ہے حالانکہ جو شکر میں کروں گا وہ ہر ایک شکر تیری ہی نعمت ہے کہ تو نے مجھ کو اُس کی توفیق عطا فرمائی۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ جب تم نے یہ سمجھ لیا کہ میرے شکر سے عاجز ہو اور شکر بھی میری نعمت ہے تو تم نے شکر کیا جو حق تھا۔ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ مجھ کو دوست رکھو اور میری مخلوق میں مجھ کو دوست قرار دو۔ عرض کی خداوندا تو جانتا ہے میرے نزدیک کوئی مخلوق تجھ سے زیادہ محبُوب نہیں ہے لیکن بندوں کے دل پر میرا کیا اختیار ہے، حق تعالیٰ نے اُن کو وحی کی کہ میری نعمتیں اُن کو یاد دلاؤ تاکہ مجھ کو دوست رکھیں۔ موسیٰؑ نے ایک شخص کو عرش الٰہی کے نیچے دیکھا اور کہا خداوندا وہ کون ہے جس کو تو نے اپنا مقرب قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے عرش کے نیچے جگہ عطا فرمائی ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ماں باپ کا عاق کیا ہوا نہیں تھا اور لوگوں پر ان چیزوں میں حسد نہیں کرتا تھا جو میں نے اپنے فضل سے ان کو عطا کی تھیں۔ اے موسیٰؑ اپنی قوم سے کہہ دو کہ مجھ سے تقرب حاصل کرنے والے نہیں تقرب حاصل کرتے مگر میرے خوف سے رونے کے ساتھ اور عبادت کرنے والے میری عبادت نہیں کرتے مگر اُن چیزوں سے پرہیز کے ساتھ جو میں نے حرام کی ہیں۔ اور زینت حاصل کرنے والے زینت نہیں کرتے مگر دُنیا میں چند چیزوں کے ترک کرنے سے جس کی اُن کو ضرورت نہیں ہے تو موسیٰؑ نے کہا کہ اے سب سے زیادہ کرم کرنے والے اُن لوگوں کو ان کاموں کے عوض میں تو کیا ثواب عطا کرے گا۔ فرمایا کہ اے موسیٰؑ جو لوگ مجھ سے میرے خوف کی وجہ سے گریۂ وزاری کے ساتھ تقرب چاہتے ہیں بہشت کے بلند ترین مقام میں ہوں گے اور اُس مرتبہ میں کوئی اُن کا شریک نہ ہوگا اور جو لوگ گریہ کرکے

میرا تقرب چاہتے ہیں تو اُن کے لئے تمام بہشت کو مباح کردونگا تاکہ اُس میں جس جگہ چاہیں ساکن ہوں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ سے تین شبانہ روز میں ایک لاکھ چوبیس ہزار باتیں کیں جس مدّت میں موسیٰؑ نے کوئی چیز نہ کھائی نہ کچھ پیا۔ پھر جب بنی اسرائیل کے پاس واپس آئے اور انسانوں کی آواز سنی تو اُن کے کلام سے آپ کو نفرت ہوئی اُس سبب سے کہ آپ کے کانوں میں کلام خداوند عالم کی لذّت باقی تھی۔

موسیٰؑ کو خدا کی وحی پہنچی کہ تمہارے دوستوں میں سے ایک شخص تمہاری چغلخوری کررہاہے اور تمہاری بات تمہارے دشمنوں سے کہتا ہے اُس سے پرہیز کرو کہا خداوندا میں اس کو نہیں پہنچانتا کیونکر اُس سے پرہیز کروں تو اس کو مجھے پہنچنوادے فرمایا کہ میں نے اُس کی سخن چینی کا عیب بیان کیا اور مجھ کو تکلیف دیتے ہو کہ میں بھی چغلخوری کروں موسیٰؑ نے کہا خداوندا میں کیا کروں فرمایا کہ اپنے اصحاب میں سے دس دس آدمی کو جُدا کرو اور اُن کے درمیان قرعہ ڈالو اور قرعہ اُن دس آدمیوں کے نام نکلے گا جن میں وہ ہوگا پھر اُن دس آدمیوں کے نام قرعہ ڈالو تاکہ وہ ظاہر ہو جائے۔ اور جب اُس شخص نے دیکھا کہ موسیٰؑ قرعہ ڈالتے ہیں اور وہ رسوا ہوا چاہتا ہے اُٹھا اور بولا یا رسول اللہ میں ہی تھا جس نے یہ کام کیا اور اب نہ کروں گا۔

حق تعالیٰ نے موسیٰؑ سے کلام کیا کہ دُنیا کی جانب ظالموں کی طرح رغبت نہ کرنا اور نہ اُس کی طرح جس نے دُنیا کو اپنا باپ اور ماں قرار دے لیا ہے اگر میں تم کو چھوڑدوں تو یقیناً تم دُنیا اور اس کی زینتوں پر فریفتہ ہو جاؤ گے۔ اے موسیٰؑ دُنیا کی اُن چیزوں کو ترک کرو جن کی تم کو

ترجمہ، اور جب ہم نے تم سے عہد (کر) لیا اور کوہِ طُور کو تم پر اٹھا کھڑا کیا (اور حکم دیا) کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے، اس کو زور سے پکڑے رہو، اور جو اس میں (لکھا) ہے، اسے یاد رکھو، تاکہ (عذاب سے) محفوظ رہو ﴿٦٣﴾ تو تم اس کے بعد (عہد سے) پھر گئے اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم خسارے میں پڑے گئے ہوتے ﴿٦٤﴾ سورة البقرة

ضرورت نہیں اور اُن لوگوں پر نگاہ نہ کرو جو دُنیا پر فریفتہ ہیں۔ میں نے اُن کو چھوڑ دیا ہے اور سمجھ لو کہ جس قدر فتنے ہیں اُن کا بیج دُنیا کی محبت ہے اور اُس شخص کے حال کی تمنا نہ کرنا جس سے لوگ راضی ہیں جب تک کہ تم کو یہ نہ معلوم ہو جائے کہ میں بھی راضی ہوں اور اُس شخص کے حال کی آرزو نہ کرنا جس کی لوگ فرمانبرداری اور ناحق پیروی کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے پیردؤں کی ہلاکت کا سبب ہے۔ موسیٰؑ نے مناجات کی کہ خداوند تو کس بندے کو سب سے زیادہ دشمن رکھتا ہے فرمایا کہ اُس کو جو رات کو مردہ کی طرح بستر پر پڑتا ہے اور دن کو خرافات میں بسر کرتا ہے۔ پوچھا کہ خداوندا اُس کا ثواب کیا ہے جو کسی بیمار کی عیادت کرے فرمایا کہ ایک فرشتہ کو اُس پر موکل کرتا ہوں کہ اُس کی قبر میں رفاقت کرے یہاں تک کہ وہ محشور ہو۔ پوچھا کہ پروردگارا کیا ثواب ہے اُس شخص کے لئے جو کسی میّت کو غسل دے فرمایا کہ اُس کو گناہوں سے میں پاک کر دیتا ہوں اس طرح جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ پوچھا کہ خداوندا اُس کا کیا ثواب ہے جو کسی مومن کے جنازہ کی مشایعت کرے فرمایا کہ چند فرشتوں کو موکل کرتا ہوں جن کے ساتھ علم ہوتے ہیں تاکہ محشر میں اُس کی مشایعت کریں۔ پوچھا کہ اُس شخص کا کیا ثواب ہے جو فرزند مردہ کی تعزیت کرے، فرمایا کہ اُس کو عرش کے سایہ میں جگہ دوں گا جس روز کہ کوئی سایہ عرش کے سایہ کے سوا نہ ہوگا۔ ایک دفعہ حضرت موسیٰؑ کا گذر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو آسمان کی جانب ہاتھ بلند کئے ہوئے تھا اور دُعا کرتا تھا اور دُعا کرتا تھا۔ موسیٰؑ اپنے کام سے چلے گئے اور سات روز کے بعد اُسی طرف سے واپس ہوئے دیکھا کہ پھر اُس کا ہاتھ دُعا کے لئے بلند ہے اور وہ روتا ہے اور اپنی حاجت طلب کرتا ہے حق تعالیٰ نے اُن کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰؑ اگر یہ شخص اس قدر دُعا کرے کہ اس کی زبان گر پڑے تاہم اُس کی دُعا قبول نہ کروں گا جب تک کہ میرے سامنے اُسی طریقہ سے نہ حاضر ہوگا جیسا کہ میں نے حکم دیا ہے، یعنی تمہاری محبت رکھتا ہو اور تمہاری پیروی کرے اور وہ شخص چاہتا تھا کہ موسیٰؑ کی پیروی کے علاوہ دوسرے طریقہ سے خدا کی پرستش

کرے۔ روایت کے مطابق موسیٰؑ کوہ طور پر گئے تو اپنے ساتھ اپنے اصحاب میں سے ایک نیک شخص کو بھی لے گئے اُس کو دامن کوہ میں بٹھادیا اور خود پہاڑ پر پہنچے اور اپنے پروردگار سے مناجات میں مشغول ہوئے واپس ہوئے تو دیکھا اُس شخص کو درندہ نے پھاڑ ڈالا ہے اور اُس کا چہرہ کھا گیا حق تعالیٰ نے اُن کو وحی کی کہ اُس شخص کا میرے نزدیک ایک گناہ تھا اور میں نے چاہا کہ جب وہ میرے پاس آئے کوئی گناہ اُس پر نہ رہے لہٰذا اُس کو اس طرح دُنیا سے اُٹھایا۔ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ پر وحی کی کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میرا کوئی بندہ مجھ سے تقرب چاہتا ہے ایک نیکی کے ساتھ اور اُس کے لئے حکم دیتا ہوں کہ بہشت میں جو مقام وہ پسند کرے اُس کو دیا جائے، موسیٰؑ نے پوچھا کہ وہ حسنہ کیا ہے فرمایا کہ برادر مومن کی حاجت کے لئے سفر کرنا ہے۔ موسیٰؑ اپنے خدا سے مناجات کی کہ خداوندا مخلوق میں سے کس کو تو سب سے زیادہ دشمن رکھتا ہے۔ فرمایا کہ اُس کو جو مجھ کو متہم کرتا ہے کہا پروردگارا کیا تیری مخلوق میں کوئی ایسا بھی ہے جو تجھ پر اتہام لگاتا ہے۔ فرمایا کہ ہاں وہ شخص جو مجھ سے طلب کرتا ہے اور میں جس امر میں اُس کے لئے بہتری ہوتی ہے مقدر کرتا ہوں تو وہ اُس سے راضی نہیں ہوتا اور مجھ کو متہم کرتا ہے۔ توریت میں لکھا ہے کہ اے فرزندِ آدم اپنے کو دُنیا کے کاموں سے میری عبادت کے لئے فارغ کر، تاکہ تیرے دل کو اپنے خوف سے بھر دوں ورنہ تیرے دل کو دُنیا کی مشغولیت سے بھر دوں گا اور تجھ کو طلب دُنیا کے لئے چھوڑ دوں گا پھر ہر گز تیری حاجت ختم نہ ہوگی۔ منقول ہے کہ موسیٰؑ بن عمران سے تیس روز تک وحی بند کر دی گئی تو وہ شام میں ایک پہاڑ پر گئے جس کو اریحا کہتے تھے اور کہا پروردگارا کیوں مجھ سے اپنی وحی اور کلام تو نے روک دیا کیا کسی گناہ کے سبب سے جو مجھ سے سَرزد ہوا۔ تو اب میں تیرے سامنے کھڑا ہوں اس قدر مجھ کو سزا دے جس میں تو خوشنود ہو جائے اور اگر بنی اسرائیل کے گناہوں کے سبب سے تو نے روک دیا ہے تو تیری قدیم معافی کا اُن کے لئے طالب ہوں۔ حق تعالیٰ نے اُن کو وحی کی کہ اے موسیٰؑ تم جانتے ہو کہ تم اپنی تمام مخلوق میں کیوں اپنے کلام اور وحی سے مخصوص کیا ہے۔

عرض کی پالنے والے میں نہیں جانتا، فرمایا کہ اے موسیٰؑ میرا علم تمام خلق کو گھیرے ہوئے ہے
اُن میں میں نے کسی کو نہیں پایا کہ میرے نزدیک اُس کی عاجزی اور فردتنی تم سے زیادہ ہو، لہٰذا تم
کو اپنے کلام ووحی سے مخصوص کیا۔ پھر موسیٰؑ جب نماز پڑھتے تھے تو اُس وقت تک جائے نماز سے
نہیں اُٹھتے تھے۔ جب تک کہ اپنے چہرہ کو داہنے اور بائیں زمین پر نہیں رگڑ لیتے تھے۔ اسی طرح
ایک روایت ہے کہ موسیٰؑ نے حق تعالیٰ سے سوال کیا کہ اوّل زوال آفتاب جو نماز ظہر کا اوّل وقت
ہے اُن کو پہنچوادے۔ حق تعالیٰ نے ایک فرشتے کو موکل کیا کہ جب زوال کا وقت ہو اُن حضرت
کو آگاہ کرے تو ایک روز اُس فرشتہ نے کہا کہ زوال ہو گیا موسیٰؑ نے کہا کونسے وقت، کہا جس وقت
کہ میں نے تم سے کہا تھا مگر جب تک کہ تم نے اس حال کو دریافت کیا آفتاب نے پانچ سو سال کی
راہ طے کر لی۔ تورات کے الواح میں لکھا تھا کہ میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر ادا کرو تا کہ تم کو بلاؤں
اور فتنوں سے جو تمہاری ہلاکت کا سبب ہیں، محفوظ رکھوں اور تمہاری عمر کو دراز کروں اور بہتر ز
ندگی کے ساتھ تم کو زندہ رکھوں اور دُنیا کی زندگی کے بعد تم کو اس زندگی سے بہتر زندگی بخشوں۔
اے فرزندِ آدم مجھ کو یاد کرو جس وقت کہ کسی پر تجھ کو غصّہ آئے تا کہ میں اپنے غصّہ کے وقت تجھ
کو یاد رکھوں۔ پھر میں تجھ کو اُن لوگوں کے درمیان ہلاک نہ کروں گا جن کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں
اور جب کوئی تجھ پر کوئی ظلم کرے تو میرے خیال سے مجھ پر انتقام کو چھوڑ دو۔ کیونکہ میرا انتقام لینا
تیرے لئے بہتر ہے اس سے کہ تو خود انتقام لے۔ اے پسر عمران لوگوں پر حسد نہ کر اُس میں جو
اُن کو میں نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے۔ اور اُن کی جانب خواہش کی آنکھ نہ اُٹھا اس لئے کہ
میری نعمتوں پر جو میں نے اُن لوگوں کو عطا کی ہیں حسد کرنے والا راضی نہیں ہوتا، بلکہ میری صحیح
تقسیم کو جو میں نے اپنے بندوں پر کی ہے روکنے والا ہوتا ہے اور جو شخص ایسا ہوتا ہے میں اُس کا
نہیں ہوں اور نہ وہ میرا ہے۔ ایک دفعہ بنی اسرائیل نے موسیٰؑ سے شکایت کی کہ ہم میں بہت

ترجمہ، اور جب موسیٰ کا غصہ فرو ہوا تو (تورات) کی تختیاں اٹھا لیں اور جو کچھ ان میں لکھا تھا وہ ان
لوگوں کے لیے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں۔ ہدایت اور رحمت تھی ﴿۱۵۴﴾ سورۃ الأعراف

مبروص ہو گئے ہیں تو خداوند عالم نے موسیٰؑ پر وحی کی کہ اُن کو حکم دیں کہ گائے کا گوشت چقندر کے ساتھ کھائیں۔ توریت میں لکھا ہے کہ اس کا شکریہ ادا کرو جو تم کو کوئی نعمت دے اور اُس پر انعام کرو جو تمہارا شکر کرے اس لئے کہ نعمتوں کو زوال نہیں ہوتا جب ان پر شکر کیا جاتا ہے اور وہ باقی نہیں رہتیں جب ناشکری کی جاتی ہے اور شکر نعمت کی زیادتی کا سبب اور بلاؤں سے حفاظت کا باعث ہے اور جو شخص کسی زمین کو پانی کے ساتھ فروخت کرے اور اُس کے عوض میں زمین و آب نہ خریدے تو اُس کی قیمت باطل ہو جاتی ہے اور اُس سے فائدہ نہیں ہوتا۔ بنی اسرائیل کے ایک شہر میں موسیٰؑ کا گذر ہوا دیکھا کہ وہاں کے اُمراء ٹاٹ کا لباس پہنے ہوئے ہیں اور خاک سَر پر ڈالے کھڑے ہیں اور آنسو اُن کی آنکھوں سے ان کے چہروں پر جاری ہیں۔ حضرت کو اُن پر رحم آگیا اور حضرت خود بھی روئے اور دُعا کی کہ خداوندا یہ لوگ یعقوبؑ کی اولاد سے ہیں جو تیری درگاہ میں پناہ لائے ہیں۔ اُس کبوتر کی طرح جو اپنے آشیانہ کی طرف پناہ حاصل کرتا ہے اور بھیڑیوں کی طرح فریاد کرتے ہیں اور کتّوں کی طرح چلاتے ہیں۔ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ پر وحی کی کہ وہ لوگ کیوں ایسا کرتے ہیں۔ شاید اُن کی دانست میں میری رحمت کا خزانہ ختم ہو گیا ہے یا میری توانگری کم ہو گئی ہے یا میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں ہوں۔ اُن کو آگاہ کر دو کہ میں اُس سے واقف ہوں جو اُن کے دلوں میں ہے۔ مجھ کو پکارتے ہیں اور اُن کا دل میری طرف نہیں بلکہ دُنیا کی طرف مائل ہے۔ روایت کے مطابق ایک روز حضرت موسیٰؑ اپنے اصحاب کو وعظ و نصیحت کرتے تھے ناگاہ ایک شخص اُٹھا اور اُس نے اپنے لباس کو پھاڑ ڈالا حق تعالیٰ نے موسیٰؑ پر وحی کی کہ اس سے کہو کہ اپنا دل پھاڑے اور میں جو پسند نہیں کرتا اُس کو اپنے دل سے نکال دے۔ جامہ چاک کرنے سے کیا فائدہ۔ اسیطرح ایک روز موسیٰؑ اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کے پاس سے گذرے اُس کو سجدہ میں دیکھا جب اپنی ضرورت سے فارغ ہو کر واپس آئے دیکھا کہ وہ اب تک سجدہ میں ہے۔ موسیٰؑ نے فرمایا کہ اگر تیری حاجت میرے اختیار میں ہوتی تو میں برلاتا۔ حق تعالیٰ نے وحی

کی کہ اے موسیٰؑ اگر اس قدر سجدہ کرے کہ اُس کی تمام گردن ٹوٹ جائے تب بھی اُس کی دُعا قبول نہ کروں گا۔ جب تک کہ اس سے باز نہ آئے جو میں نہیں پسند کرتا اور اُس کی طرف رجوع نہ ہو جو میں پسند کرتا ہوں۔ (مولف فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ اس سے مراد اس کے اعتقادات بد ہوں جو حق تعالیٰ جانتا تھا۔ واللہ اعلم)۔ منقول ہے کہ اسم اعظم تہتر حروف ہیں جن میں سے خدا نے چار حروف موسیٰؑ پر نازل فرمائے۔

ترجمہ، اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنے لوگوں کے لیے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ (یعنی مسجدیں) ٹھہراؤ اور نماز پڑھو۔ اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو ﴿۸۷﴾

سورۃ یونس

حضرت موسیٰؑ وہارُون علیہ السّلام کے حالات

ہارونؑ اُن کے بھائی تھے اور اُن کے ماں اور باپ ایک تھے۔ اُن کی ماں کے نام میں اختلاف ہے بعض نے نجیب اور بعض نے فاحیہ اور بعض نے یوجائید بیان کیا ہے۔ مشہور آخری قول ہے۔ موسیٰؑ پر وحی ہوتی تھی اور وہ ہارونؑ سے بیان کرتے تھے۔ پوچھا کہ حکم قضا اور امر و نہی کے معاملہ میں دونوں کا ساتھ تھا فرمایا کہ موسیٰؑ اپنے پروردگار سے مناجات کرتے تھے علم کو لکھتے تھے اور بنی اسرائیل میں حکم کرتے تھے۔ جب موسیٰؑ خدا سے مناجات کے لئے اپنی قوم سے علیٰحدہ ہوتے تھے ہارونؑ اُن کی قوم میں اُن کے جانشین ہوتے۔ موسیٰؑ کی اولاد نہیں تھی لیکن اولاد ہارونؑ تھی جن کے نام شبّر و شبیرّ تھے جس کا ترجمہ عربی میں حسن و حسین ہے اور حجر اسمٰعیل میں خانۂ کعبہ تک نارواں کے نیچے دو ہاتھ کے برابر پسران ہارون شبّر و شبیرّ کی نماز کی جگہ تھی۔ موسیٰؑ اور ہارونؑ دونوں کا صحرائے تیہ میں انتقال ہوا۔ موسیٰؑ کی عمر دو سو چالیس سال تھی اور ہارونؑ کی وفات موسیٰؑ سے پہلے ہوئی۔ موسیٰؑ اور ابراہیمؑ کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ گذرا۔

الغرض خدا نے موسیٰؑ پر وحی کی کہ ہم نے تمہاری قوم کا تمہارے بعد امتحان لیا۔ سامری نے اُن لوگوں کو گمراہ اور وہ لوگ سونے کے بچھڑے کی جو بولتا ہے پرستش کرنے لگے ہیں۔ موسیٰؑ نے عرض کی الٰہی گوسالہ تو سامری نے بنایا آواز اُس میں کس نے پیدا کی فرمایا میں نے۔ اے موسیٰؑ جب میں نے دیکھا کہ اُن لوگوں نے میری جانب سے منہ پھیر لیا اور

ترجمہ، فرمایا کہ ہم نے تمہاری قوم کو تمہارے بعد آزمائش میں ڈال دیا ہے اور سامری نے ان کو بہکا دیا ہے ﴿۸۵﴾ اور موسیٰ غصّے اور غم کی حالت میں اپنی قوم کے پاس واپس آئے (اور) کہنے لگے کہ اے قوم کیا تمہارے پروردگار نے تم سے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا (میری جدائی کی) مدت تمہیں دراز (معلوم) ہوئی یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے غضب نازل ہو۔ اور (اس لئے) تم نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا (اس کے) خلاف کیا ﴿۸۶﴾ سورۃ طٰہٰ

گوسالہ کی طرف مائل ہوگئے میں نے اُن کے امتحان کو اور زیادہ کر دیا۔ غرض موسیٰؑ غصّہ میں بھرے ہوئے اپنی قوم کی جانب روانہ ہوئے۔ اُدھر سامری نے بنی اسرائیل کے ضعیف اعتقاد لوگوں کو شبہ میں ڈالا کہ موسیٰؑ نے تم سے چالیس شب و روز میں واپس آنے کا وعدہ کیا تھا اور اس وقت تک بیس دن اور بیس راتیں گذر گئیں (یعنی شب و روز ملا کر چالیس کی تعداد ہوگئی) اور موسیٰؑ کا وعدہ ختم ہوگیا۔ موسیٰؑ نے اپنے پروردگار کو نہیں دیکھا، وہ تو تمہاری طرف آیا ہے اور چاہتا ہے تم کو اپنے تیئں دکھادے کیونکہ وہ قادر ہے کہ تم کو اپنی طرف بُلائے۔ بغیر اس کے کہ موسیٰؑ درمیان میں ہوں اور سمجھ لو کہ موسیٰؑ کو اس لئے نہیں بھیجا ہے کہ اُن کی اُس کو ضرورت تھی۔ بس بنی اسرائیل غضبناک ہوئے اور اُن لوگوں نے ہارونؑ کی اطاعت ترک کر دی اور چاہا کہ اُن کو مار ڈالیں اور کہنے لگے کہ موسیٰؑ نے ہم سے غلط کہا اور ہمارے پاس سے بھاگ گئے۔ اس وقت شیطان ایک مرد کی صورت میں اُن کے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ موسیٰؑ تمہارے درمیان سے بھاگ گئے اور اب واپس نہ آئیں گے لہٰذا اپنے زیورات جمع کرو تاکہ میں تمہارے لئے ایک خدا بنادوں۔ سامری موسیٰؑ کے مقدمۂ لشکر کا سردار تھا جس روز کو خدا نے فرعون اور اُس کے ساتھیوں کو غرق کیا اُس نے جبرئیلؑ کو دیکھا کہ ایک مادہ حیوان پر سوار ہیں اور وہ جانور جس جگہ قدم رکھتا ہے وہ زمین حرکت کرنے لگتی ہے تو سامری نے جبرئیلؑ کے گھوڑے کے ٹاپ کے نیچے کی خاک اُٹھالی۔ دیکھا کہ وہ حرکت کر رہی ہے اُس نے اُس کو ایک تھیلی میں رکھ لیا اور بنی اسرائیل پر ہمیشہ فخر کیا کرتا تھا کہ میرے پاس ایسی خاک ہے۔ جب شیطان نے بنی اسرائیل کو فریب دیا تو ان لوگوں نے بچھڑا بنایا۔ پھر وہ سامری کے پاس آیا اور کہا وہ خاک جو تیرے پاس ہے لا، اور اُس سے لے کر اُس بچھڑے کے شکم میں رکھ دیا تو اُسی وقت وہ بچھڑا حرکت میں آیا اور بولنے لگا اور

ترجمہ، پھر (سامری سے) کہنے لگے کہ سامری تیرا کیا حال ہے؟ ﴿۹۵﴾ اس نے کہا کہ میں نے ایسی چیز دیکھی جو اوروں نے نہیں دیکھی تو میں نے فرشتے کے نقش پا سے (مٹی کی) ایک مٹھی بھرلی۔ پھر اس کو (بچھڑے کے قالب میں) ڈال دیا اور مجھے میرے جی نے (اس کام کو) اچھا بتایا ﴿۹۶﴾

سورة طه

بال اور دُم اُس کے پیدا ہو گئی۔ پھر سامری نے جو گوسالہ بنایا تھا۔ پیش کیا بنی اسرائیل نے کہا کیونکر گوسالہ ہمارا خدا ہو سکتا ہے اُس نے کہا کہ تمہارا پروردگار اس گوسالہ کے ذریعے سے تم سے بات کرے گا جس طرح کہ موسیٰؑ کے ساتھ درخت کے ذریعہ سے ہمکلام ہوا تھا۔ پھر اُن لوگوں نے گوسالہ میں سے نکلتی ہوئی آواز سنی تو کہنے لگے کہ بیشک خدا اس بچھڑے میں آگیا جس طرح درخت میں داخل ہو گیا تھا۔ پھر بنی اسرائیل نے اُس کو سجدہ کیا وہ ستر ہزار اشخاص تھے ہر چند ہارونؑ اُن کو نصیحت فرماتے تھے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم اس بچھڑے کی پرستش ترک نہ کریں گے۔ جب تک موسیٰؑ نہیں آئیں گے اور چاہا کہ ہارونؑ کو ہلاک کریں۔ ہارونؑ نے گریز کی۔ غرض وہ اسی حال خسراں مآل پر قائم رہے۔ یہاں تک کہ موسیٰؑ کو چالیس روز طور پر گذر گئے اور جب اُن لوگوں کو اس حال میں مشاہدہ کیا توریت کی تختیوں کو پھینک دیا اور ہارونؑ کے سر اور واڑھی کو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا اور کہا کہ جبکہ تم نے دیکھا کہ وہ لوگ گمراہ ہو رہے ہیں تو میرے پاس آنے میں تم کو کون سا امر مائع ہوا۔ ہارونؑ نے کہا بھائی میرے سر وریش کو نہ کھینچو میں خائف ہُوا کہ کہیں یہ نہ کہو کہ تو نے بنی اسرائیل میں جُدائی ڈال دی اور میری بات کو نہ مانا۔ موسیٰؑ نے ہارُونؑ سے اس لئے پوچھا کہ جس وقت بنی اسرائیل نے گوسالہ

ترجمہ، اور قوم موسیٰ نے موسیٰ کے بعد اپنے زیور کا ایک بچھڑا بنالیا (وہ) ایک جسم (تھا) جس میں سے بیل کی آواز نکلتی تھی۔ ان لوگوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ نہ ان سے بات کر سکتا ہے اور نہ ان کو راستہ دکھا سکتا ہے۔ اس کو انہوں نے (معبود) بنالیا اور (اپنے حق میں) ظلم کیا ﴿۱۴۸﴾ اور جب وہ نادم ہوئے اور دیکھا کہ گمراہ ہو گئے ہیں تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہیں کرے گا اور ہم کو معاف نہیں فرمائے گا تو ہم برباد ہو جائیں گے ﴿۱۴۹﴾ اور جب موسیٰ اپنی قوم میں نہایت غصے اور افسوس کی حالت میں واپس آئے۔ تو کہنے لگے کہ تم نے میرے بعد بہت ہی بداطواری کی۔ کیا تم نے اپنے پروردگار کا حکم (یعنی میرا اپنے پاس آنا) جلد چاہا (یہ کہا) اور (شدت غضب سے تورات کی) تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کے سر (کے بالوں) کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ بھائی جان لوگ تو مجھے کمزور سمجھتے تھے اور قریب تھا کہ قتل کر دیں۔ تو ایسا کام نہ کیجیے کہ دشمن مجھ پر ہنسیں اور مجھے ظالم لوگوں میں مت ملایئے ﴿۱۵۰﴾

پرستی کی اور کافر ہو گئے وہ اُن سے کیوں نہ الگ ہو کر موسیٰؑ سے جا کر مل گئے۔ جب اُن سے جدا ہو جاتے تو اُن پر عذاب نازل ہوتا اور کہا کہ کون سا امر مانع تھا اس سے کہ میرے پاس تم چلے آتے جبکہ تم نے دیکھا کہ وہ لوگ گمراہ ہو گئے۔ ہارونؑ نے کہا اگر میں ایسا کرتا تو بنی اسرائیل پراگندہ ہو جاتے اور مجھ کو یہ خوف ہوا کہ آپ کہیں گے کہ تو نے بنی اسرائیل کے درمیان جدائی ڈال دی اور ان کی اصلاح کے بارے میں میری بات کی رعایت نہ کی۔ پھر موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے حالات معلوم تو انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے وعدہ کے خلاف عمل نہیں کیا۔ لیکن فرعون اور اُس کی قوم کے بے شمار مال و دولت ہم کو حاصل تھی۔ یعنی اُن کے زیورات وغیرہ تو ہم نے اُن سب کو آگ میں پگھلا دیا اور ایک گوسالہ بنایا سامری نے وہ خاک اُس کے شکم میں ڈال دی تو وہ بولنے لگا۔ اس سبب سے ہم نے اُس کی پرستش کی۔ موسیٰؑ نے حالات معلوم کرنے کے بعد گوسالہ سے پوچھا کیا تیرا پروردگار مجھ میں تھا جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے ہیں گوسالہ گویا ہوا اور بولا میرا پروردگار اس سے منزہ ہے کہ گوسالہ یا درخت اُس کو احاطہ کر سکے یا وہ

ترجمہ، وہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے اختیار سے تم سے وعدہ خلاف نہیں کیا۔ بلکہ ہم لوگوں کے زیوروں کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر ہم نے اس کو (آگ میں) ڈال دیا اور اسی طرح سامری نے ڈال دیا ﴿۸۷﴾ تو اس نے ان کے لئے ایک بچھڑا بنا دیا (یعنی اس کا) قالب جس کی آواز گائے کی سی تھی۔ تو لوگ کہنے لگے کہ یہی تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا بھی معبود ہے۔ مگر وہ بھول گئے ہیں ﴿۸۸﴾ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا۔ اور نہ ان کے نقصان اور نفع کا کچھ اختیار رکھتا ہے ﴿۸۹﴾ اور ہارون نے ان سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ لوگو اس سے صرف تمہاری آزمائش کی گئی ہے۔ اور تمہارا پروردگار تو خدا ہے تو میری پیروی کرو اور میرا کہا مانو ﴿۹۰﴾ وہ کہنے لگے کہ جب تک موسیٰ ہمارے پاس واپس نہ آئیں ہم تو اس کی پوجا پر قائم رہیں گے ﴿۹۱﴾ (پھر موسیٰ نے ہارون سے) کہا کہ ہارون جب تم نے ان کو دیکھا تھا کہ گمراہ ہو رہے ہیں تو تم کو کس چیز نے روکا ﴿۹۲﴾ (یعنی) اس بات سے کہ تم میرے پیچھے چلے آؤ۔ بھلا تم نے میرے حکم کے خلاف (کیوں) کیا؟ ﴿۹۳﴾ کہنے لگے کہ بھائی میری ڈاڑھی اور سر (کے بالوں) کو نہ پکڑیئے۔ میں تو اس سے ڈرا کہ آپ یہ نہ کہیں کہ تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کو ملحوظ نہ رکھا ﴿۹۴﴾

سورة طه

کسی مکان میں ہو۔ خدا کی قسم اے موسیٰؑ ایسا ممکن نہیں۔ لیکن سامری نے میرا پچھلا حصّہ ایک دیوار سے متصل کرکے دیوار کی دوسری جانب زمین میں نقب لگایا پھر اپنے گمراہوں میں سے ایک شخص کو اُس جگہ چھپا دیا۔ وُہ میرے دُم کی جانب مُنہ ڈال کر اُن سے گفتگو کرتا تھا۔ چونکہ بنی اسرائیل محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجنے میں سستی کرنے لگے۔ اُن کی محبت سے انکار کیا اور پیغمبر آخرالزمانؐ کی پیغمبری اور اُن کے برگزیدہ وصی کی امامت کے اعتقاد سے منحرف ہوگئے تھے۔ اس وجہ سے میری عبادت کے لئے مخذول ہوئے اور مجھ کو اپنا خدا سمجھا یہ اُن کی تقصیر کا سبب ہوئی کہ خدا کی توفیق اُن سے زائل ہوگئی۔ یہاں تک کہ اپنے پروردگار کے امر کو جانا۔ رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ گائے کو عزیز رکھو کہ وہ چوپایوں میں سب سے بہتر ہے اور وہ آسمان کی جانب خدا سے اُس روز کی شرمندگی کی وجہ سے سربلند نہیں کرتی جس روز کہ بچھڑے کی پرستش کی گئی۔ اسی طرح حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ حیوانوں میں گائے کی آنکھیں نہیں اُٹھتیں اور وہ آسمان کی جانب سربلند نہیں کرتی چونکہ موسیٰؑ کی قوم نے بچھڑے کی پرستش کی تھی اس لئے وہ خدا سے شرم کی وجہ سے سر جھکائے رہتی ہے اور آسمان کی جانب نگاہ نہیں کرتی۔ الغرض موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا جن لوگوں نے کہ گوسالہ کی پرستش کی تھی کہ تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اپنے کو ضرر پہنچایا۔ موسیٰؑ نے بنی اسرائیل پر نفرین کی اور کہا، کیونکہ تم لوگ نے گوسالہ کو اپنا خدا قرار دیا لہٰذا رجوع اور توبہ اُس خدا کی جناب میں کرو جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہاری صورت درست کی اور اپنے نفسوں کو قتل کرو یعنی وہ لوگ جنھوں نے گوسالہ کی پرستش نہیں کی اُن

ترجمہ، تب انہوں نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ﴿۱۵۱﴾ (خدا نے فرمایا کہ) جن لوگوں نے بچھڑے کو (معبود) بنالیا تھا ان پر پروردگار کا غضب واقع ہوگا اور دنیا کی زندگی میں ذلت (نصیب ہوگی) اور ہم افتراء پردازوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۱۵۲﴾ اور جنہوں نے برے کام کیے پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور ایمان لے آئے تو کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار اس کے بعد (بخش دے گا کہ وہ) بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۵۳﴾

لوگوں کو قتل کریں جن لوگوں نے پرستش کی ہے یہ قتل ہونا تمہارے لئے تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ تم دُنیا میں زندہ رہو اور بخشے نہ جاؤ اور دُنیا کی نعمتیں تو تم کو حاصل ہو جائیں اور آخرت میں تمہاری بازگشت جہنم کی طرف ہو اور جب کشتہ ہو گئے اور توبہ کر لو گے تو خدا تمہارے قتل ہونے کو تمہارے گناہوں کا کفّارہ قرار دیگا اور تم کو ہمیشہ کی بہشت میں نعمتیں عطا فرمائے گا اور وہ یقیناً توبہ کا بہت قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔

بنی اسرائیل کے لئے خود کو قتل کرنے کی سزا کا حکم:

واقعہ یہ تھا کہ جب موسیٰؑ کے ہاتھ سے امر گوسالہ کا باطل ہونا ظاہر ہوا اور گوسالہ نے سامری کے فریب کی خبر دی تو موسیٰؑ نے ان لوگوں کو جنہوں نے پرستش نہیں کی تھی حکم دیا کہ اُن کو قتل کریں جن لوگوں نے گوسالہ کی پرستش کی ہے۔ پرستش کرنے والوں میں سے بہت سے لوگوں نے انکار کیا کہ ہم نے پرستش نہیں کی تھی تو خدا نے موسیٰؑ کو حکم دیا کہ اُس بچھڑے کو ہتھوڑے سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے دریا میں ڈال دیں اور اُس کا پانی سب کو پلائیں جس شخص نے اُس کی پرستش کی ہو گی دریا کا پانی پیتے ہی اُس کے ہونٹ اور ناک سیاہ ہو جائیں گی اس طرح وہ پہچان لئے گئے۔ جن لوگوں نے اُس کی پرستش نہیں کی تھی وہ بارہ ہزار اشخاص تھے۔ موسیٰؑ نے اُن کو حکم دیا کہ تلواریں لے کر میدان میں نکلیں اور گناہگاروں کو قتل کریں اس وقت منادی نے ندا کی کہ خدا کی اُن لوگوں پر لعنت ہے جو اپنے ہاتھ پیروں کو حرکت دیں۔ بس خاموشی سے قتل

ترجمہ، (موسیٰ نے) کہا جا تجھ کو دنیا کی زندگی میں یہ (سزا) ہے کہ کہتا رہے کہ مجھ کو ہاتھ نہ لگانا اور تیرے لئے ایک اور وعدہ ہے (یعنی عذاب کا) جو تجھ سے ٹل نہ سکے گا اور جس معبود (کی پوجا) پر تو (قائم و) معتکف تھا اس کو دیکھ۔ ہم اسے جلا دیں گے پھر اس (کی راکھ) کو اُڑا کر دریا میں بکھیر دیں گے ﴿۹۷﴾ تمہارا معبود خدا ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے ﴿۹۸﴾

سورۃ طٰہ

ہو جائیں اور قتل کرنے والوں میں سے جو شخص دیکھے کہ وہ کس کو قتل کر رہا ہے اور عزیز و بیگانہ میں فرق کرے وہ بھی ملعون ہے۔ موسیٰؑ نے اُن سے کہا کہ تم لوگ کل صبح کو بیت المقدس کے پاس آؤ اور اپنے ہمراہ چاقو، تلوار یا کوئی دوسرا حربہ لیتے آؤ اور اپنے چہروں کو چھپا لو تا کہ ایک دوسرے کو نہ پہچانو۔ میں جب منبر پر جاؤں اُس وقت قتل کرنا شروع کرو۔ دوسرے روز وہ ستر ہزار اشخاص جنہوں نے بچھڑے کی پرستش کی تھی بیت المقدس کے پاس جمع ہُوئے موسیٰؑ نے نماز ادا کی اور منبر پر گئے اُس وقت قتل شروع ہوا اور گنہگاروں نے سرکشی نہ کی اور قتل ہونے کے لئے گردنیں جھکا دیں اور جب دس ہزار اشخاص قتل ہو گئے تو اس وقت بے قصور لوگ موسیٰؑ کے پاس فریاد کرتے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نے گوسالہ کی پرستش نہیں کی پھر بھی ہماری سزا اُن سے بہت زیادہ ہے کہ ہم کو حکم ہو رہا ہے کہ ہم اپنے ہاتھ سے اپنے باپ، ماں بھائیوں اور عزیزوں کو قتل کریں اُس وقت حق تعالیٰ نے موسیٰؑ پر وحی کی کہ میں نے ان لوگوں کو اس شدید امتحان میں اس لئے مُبتلا کیا ہے کہ ان لوگوں نے اُن سے علیٰحدگی اختیار نہ کی جنہوں نے گوسالہ کی پرستش کی تھی نہ اُن سے انکار کیا نہ ان پر غضبناک ہوئے اچھا ان سے کہو کہ محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دیکر دُعا کریں تا کہ میں اُن پر اُن لوگوں کا قتل آسان کر دوں۔ لہٰذا ان لوگوں نے دُعا کی اور رسولؐ خدا اور آئمہ ہدیٰؑ کے انوار سے متوسل ہوئے تو حق تعالیٰ نے اُن پر آسان کر دیا کہ کوئی رنج والم ان کے قتل سے نہیں پہنچا۔ جب وہ چھ ہزار قتل ہونا شروع ہوئے تو خدا نے اُن میں سے بعض کو توفیق دی کہ ایک نے دُوسرے سے کہا کہ جب محمدؐ اور اُن کی آل پاکؑ کا توسل ایسا امر ہے کہ جو شخص اُس کو عمل میں لاتا ہے کسی حاجت سے ناامید نہیں ہوتا اور اس کا کوئی سوال درگاہ خدا سے رد نہیں کیا جاتا اور تمام پیغمبروں نے بلاؤں میں اُن کا وسیلہ اختیار کیا ہے تو ہم کیوں نہ اُن کا توسل اختیار کریں یہ

ترجمہ، اور موسیٰ نے کہا کہ بھائیو! اگر تم خدا پر ایمان لائے ہو تو اگر (دل سے) فرمانبردار ہو تو اسی پر بھروسہ رکھو ﴿۸۴﴾ تو وہ بولے کہ ہم خدا ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو ظالم لوگوں کے ہاتھ سے آزمائش میں نہ ڈال ﴿۸۵﴾ اور اپنی رحمت سے قوم کفار سے نجات بخش ﴿۸۶﴾
سورۃ یونس

مشورہ کرکے سب جمع ہوئے اور فریاد کرنے لگے کہ پالنے والے بجاہ محمدؐ جو تیرے نزدیک گرامی ترین خلق ہیں اور بجاہ علیؑ جو محمدؐ کے بعد افضل و اعظم خلق ہیں اور بجاہ ذریّت طیبّین و طاہرین آل طٰہٰ و یٰسین تجھ کو ہم قسم دیتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری لغزش سے درگذر فرما اور یہ قتل ہونا ہم سے برطرف کردے اس وقت حق تعالیٰ نے موسیٰؑ پر وحی کی کہ کہدہ کہ قتل سے لوگ ہاتھ رُوک لیں کیونکہ اُن میں سے بعض نے مجھ سے سوال کیا اور قسم دی۔ اگر ابتداہی میں یہ قسم مجھ کو دیتے تو ان کو توفیق نیک عطا فرماتا اور گوسالہ پرستی سے محفوظ رکھتا اور اگر شیطان بھی مجھ کو یہ قسم دیتا۔ روایت ہے کہ خدا نے اُن کو معاف نہ کیا مگر اس لئے کہ ان لوگوں نے محمدؐ اور ان کی آل طاہرہؑ کے واسطہ سے خدا سے دُعا کی اور اُن کی محبت کا اقرار کیا اُس وقت خدا نے اُن پر رحم کیا اور اُن کی خطا سے درگذر کی۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ شاید تم لوگ ہدایت پاؤ یعنی سمجھو کہ خدا کے نزدیک بندہ کا شرف ولایت کے اعتقاد سے ہے جیسا کہ تمہارے آباؤ اجداد نے یہ شرف پایا۔ یقیناً میں اُس کی ہدایت کرتا اور اگر نمرود یا فرعون ایسی قسم دیتے ان کو بھی میں نجات دیتا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جب وہ لوگ محمدؐ اور ان کے وصی پر صلوات میں تقصیر کے سبب سے ذلیل ہوئے یعنی گوسالہ پرستی میں مبتلا ہوئے تو اے بنی اسرائیل محمدؐ اور علیؑ کے ساتھ عداوت کرنے میں تم لوگ نہیں ڈرتے حالانکہ اُن کو دیکھتے ہو اور معجزات اور دلائل تم پر ظاہر ہیں۔ یعنی میں نے تمہارے آباؤ اجداد کی ابتدا میں گوسالہ پرستی کی خطا معاف کردی شاید کہ اے زمانہ محمدؐ کے بنی اسرائیل تم شکر کرو اس نعمت کا جو تم پر اور تمہارے بزرگوں پر نازل کی۔

ترجمہ، اور (ہمارے ان احسانات کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو قوم فرعون سے نجات بخشی وہ (لوگ) تم کو بڑا دکھ دیتے تھے تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی (سخت) آزمائش تھی ﴿۴۹﴾ اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا کو پھاڑ دیا تم کو نجات دی اور فرعون کی قوم کو غرق کردیا اور تم دیکھ ہی تو رہے تھے ﴿۵۰﴾ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ کیا تو تم نے ان کے پیچھے بچھڑے کو (معبود) مقرر کر لیا اور تم ظلم کر رہے تھے ﴿۵۱﴾ پھر اس کے بعد ہم نے تم کو معاف دیا، تاکہ تم شکر کرو ﴿۵۲﴾ البقرۃ

بنی اسرائیل کا خدا کو دیکھنے کی خواہش:

غرضکہ اُن سے قتل کی سزا دفع کر دی گئی۔ وہ لوگ کہتے تھے کہ افسوس ہے کہ ابتدا کار میں ہم لوگ انوار محمدؐ واُن کی آل اطہار کے توسل سے غافل رہے ورنہ خداوند عالم ہم کو اس فتنہ کے شر سے محفوظ رکھتا۔ فرمایا یعنی اُس وقت کو یاد کرو جبکہ تمہارے اسلاف نے کہا کہ اے موسیٰؑ ہم تم پر ہر گز ایمان نہ لائیں گے جب تک خدا کو ظاہر نہ دیکھ لیں۔ تو اُن کو بجلی نے لے ڈالا اور تم ان کو دیکھتے ہی رہے۔ پھر ہم نے تمہارے اسلاف کو اُن کی موت کے بعد زندہ کیا۔ شاید کہ وہ لوگ شکر کریں۔ اُس زندگی پر جس کے سبب سے وُہ خدا کی بارگاہ میں توبہ ورجوع کر سکے اور ہم نے اُن کو موت دی اور وہ ہمیشگی کی موت نہ تھی جس کی بازگشت جہنم ہو جس میں وہ ہمیشہ رہیں۔ بجلی کا سبب یہ تھا کہ جب موسیٰؑ نے فرقان کا عہد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی پیغمبری اور علی بن ابیطالبؑ اور تمام ائمہ طاہرینؑ کی امامت سے اُن سے لینا چاہا تو اُن لوگوں نے کہا کہ ہم کو یقین نہیں کہ یہ تمہارے پرودگار کا حکم ہے ہم اس پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ ہم خدا کو ظاہر بظاہر نہ دیکھ لیں جو خود ہم کو یہ حکم دے تو ان لوگوں نے دیکھا کہ اُن پر بجلی آرہی ہے اور ان پر بجلی گری۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ میں اپنے اُن دوستوں کو گرامی رکھتا ہوں۔ جو میرے برگزیدہ بندوں

ترجمہ، اور موسیٰ نے اس میعاد پر جو ہم نے مقرر کی تھی اپنی قوم کے ستر آدمی منتخب (کر کے کوہ طور پر حاضر) ٹل کیے۔ جب ان کو زلزلے نے پکڑا تو موسیٰ نے کہا کہ اے پروردگار تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو پہلے ہی سے ہلاک کر دیتا۔ کیا تو اس فعل کی سزا میں جو ہم میں سے بے عقل لوگوں نے کیا ہے ہمیں ہلاک کر دے گا۔ یہ تو تیری آزمائش ہے۔ اس سے تو جس کو چاہے گمراہ کرے اور جس کو چاہے ہدایت بخشے۔ تو ہی ہمارا کارساز ہے تو ہمیں (ہمارے گناہ) بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے ﴿۱۵۵﴾ اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی۔ ہم تیری طرف رجوع ہو چکے۔ فرمایا کہ جو میرا عذاب ہے اسے تو جس پر چاہتا ہوں نازل کرتا ہوں اور جو میری رحمت ہے وہ ہر چیز کو شامل ہے۔ میں اس کو ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں ﴿۱۵۶﴾ سورۃ الاعراف

کی تصدیق کرتے ہیں اور اس بارے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتا اور میں عذاب کرنے والا ہوں ان دشمنوں پر جو انکار و سرتابی کرتے ہیں میرے برگزیدہ بندوں کے حقوق سے اور اس بارے میں بھی کسی کی پرواہ نہیں کرتا تو موسیٰؑ نے اُن باقی ماندہ لوگوں سے کہا جن کو بجلی سے ضرر نہیں پہنچا تھا۔ آیا قبول کرتے ہو اور اعتراف کرتے ہو۔ ورنہ تم لوگ بھی اُن ہی لوگوں سے ملحق ہو جاؤ گے۔ اُن لوگوں نے کہا اے موسیٰؑ ہم نہیں جانتے کہ اُن لوگوں پر یہ بجلی کس سبب سے گری اگر تم سچ کہتے ہو کہ محمدؐ اور اُن کی آل طاہرہ کی ولایت قبول نہ کرنے کے سبب سے یہ بجلی نازل ہوئی ہے تو خدا سے بحق محمدؐ و آل محمدؐ دُعا کرو کہ وہ ان لوگوں کو زندہ کر دے تاکہ ہم اُن سے پوچھیں کر کس سبب سے ان پر بجلی گری۔ موسیٰؑ نے دُعا کی اور وہ لوگ زندہ ہو گئے۔ بنی اسرائیل نے اُن سے پوچھا انہوں نے بتایا کہ یہ عذاب ہم کو اس سبب سے پہنچا کہ ہم نے محمدؐ کی پیغمبری اور علیؑ اور اُن کی ذریت کے اماموں کی امامت کے اعتقاد سے انکار کیا تھا۔ پھر ہم نے مرنے کے بعد اپنے پروردگار کی سلطنت آسمانوں میں دیکھی۔ حجابات، کرسی، عرش اور دوزخ میں دیکھا وہاں کس کی حکومت محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ سے زیادہ جاری اور بزرگ تر نہیں پائی۔ جب ہم اس بجلی کے سبب سے مر گئے اور ہماری روحیں فرشتے جہنم کی طرف لے چلے تو محمدؐ و علیؑ نے ملائکہ کو آواز دی کہ اس جماعت سے اپنے عذاب کو روکے رہو۔ یہ لوگ اس کی دُعا سے پھر زندہ کئے جائیں گے جو ہمارے اور ہماری آل طاہرہ کے حق سے خدا سے سوال کرے گا یہ آواز اُس وقت پہنچی جبکہ قریب تھا کہ ہم ہاویہ میں پھینک دیئے جائیں۔ مگر یہ سُن کر فرشتے ہمارے عذاب سے رُک گئے۔ یہاں تک کہ اے موسیٰؑ تمہاری دُعا سے ہم زندہ ہوئے۔

لہٰذا حق تعالیٰ محمدؐ کے اہل عصر سے فرمایا جبکہ تمہارے ظالم بزرگ، محمدؐ اور اُن کی آل

ترجمہ، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے پیغمبر سے اسی طرح کے سوال کرو، جس طرح کے سوال پہلے موسیٰ سے کئے گئے تھے۔ اور جس شخص نے ایمان (چھوڑ کر اس) کے بدلے کفر لیا، وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا (۱۰۸)

سورة البقرة

اطہارؑ کے توسل سے زندہ ہوئے تو تم اُن کے حق سے انکار نہ کرو اور خود سے غضب الٰہی کے سزا وار نہ بنو۔ اُس وقت کا یقین کرو جبکہ ہم نے تمہارے آباؤ اجداد سے عہد لیا کہ اُس پر عمل کریں جو ہم نے توریت میں نازل کیا اور اُس مخصوص نامہ کے ساتھ جو محمدؐ اور اُن کی آل طیبّین کے بارے میں بھیجا تھا کہ وہ بہترین خلق ہیں اور حق کے ساتھ دُنیا میں قیام کرنے والے ہیں لازم ہے کہ تم لوگ اس کا اقرار کرو اور اپنی اولاد کو بھی اس حکم خدا سے آگاہ کرو اور اُن کو مامور کرو کہ وہ اپنے فرزندوں تک یہ عہد پہنچائیں اسی طرح آخر دنیا تک عمل کیا جائے کہ پیغمبر خدا محمدؐ پر ایمان لائیں۔ اور وہ باتیں جو خدا کی جانب سے اُس کے ولی علی بن ابیطالبؑ کے حق میں وہ حضرت فرمائیں اور جو علیؑ کے بعد خدا کے حق کے ساتھ قیام کرنے والے آئمہ کے بارے میں ارشاد کریں ان کو قبول و منظور کریں۔ لہٰذا اے بنی اسرائیل تمہارے اسلاف نے اُن کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ تو ہم نے جبرئیلؑ کو حکم دیا تو فلسطین کے پہاڑ سے اُس نے موسیٰؑ کے لشکر گاہ کے برابر ایک فرسخ مربع ایک ٹکڑا جدا کیا اور ان کے سروں پر لاکر ٹھہرا رکھا تو موسیٰؑ نے کہا کہ آیا قبول کرتے ہو جس کا میں نے تم لوگوں کو حکم دیا ہے ورنہ یہ پہاڑ تمہارے سروں پر گرا دیا جائے گا۔ تو اُن لوگوں نے پناہ مانگی اور خوف جان کے سبب قبول کیا اور جن لوگوں نے دل کی رغبت و اختیار سے مانا خدا نے اُن کو دشمنوں سے محفوظ رکھا غرض جب قبول کیا تو سجدہ میں گر پڑے اور اپنے رخساروں کو خاک پر رکھا لیکن اکثر لوگوں نے اپنے رخساروں کو اس لئے زمین پر رکھا کہ دیکھیں کہ پہاڑ اُن کے سروں پر گرتا ہے یا نہیں اور بہت کم لوگوں نے ولی رغبت سے خدا کے نزدیک عجز و انکساری کے لئے سر کو زمین پر رکھا۔ یعنی لو اور قبول کرو جو کچھ ہم نے تم کو عطا کیا ہے اُن فرائض میں سے جو ہم نے تم

ترجمہ، اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور معجزے عنایت کئے، تاکہ تم ہدایت حاصل کرو ﴿۵۳﴾ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ بھائیو، تم نے بچھڑے کو (معبود) ٹھہرانے میں (بڑا) ظلم کیا ہے، تو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو اور اپنے تئیں ہلاک کر ڈالو۔ تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے۔ پھر اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا۔ وہ بے شک معاف کرنے والا (اور) صاحبِ رحم ہے ﴿۵۴﴾

پر واجب کیا اُس قوت کے ساتھ جو ہم نے تم کو عطا کی ہے اور شرائط تکلیف ہم نے تم میں پوری عطا کی ہے اور علتوں کو تم سے اٹھا لیا ہے۔ اور سنو جس کا تم کو حکم دیتا ہوں اُن لوگوں نے کہا تمہارے قول کو ہم نے سُنا اور انکار کیا یعنی اُس کے بعد معصیت کی یا اُسی وقت دل میں ٹھان لیا کہ اطاعت نہ کریں گے۔ یعنی وہ لوگ مامور ہوئے کہ وہ پانی پئیں جس میں گوسالہ کے ٹکڑے پھینکے تھے تا کہ ظاہر ہو جائے کہ کون گوسالہ پرست ہے اور کس نے اُس کی پرستش نہیں کی ہے۔ یعنی اپنے کفر کے سبب سے وہ اس پر مامور ہوئے۔ اے محمدؐ اُن سے کہو کہ اگر تم توریت پر ایمان رکھتے ہو تو سمجھ لو کہ بُری چیز ہے جس کا وہ لوگ تم کو حکم دیتے ہیں یعنی تمہارا موسیٰؑ پر ایمان لانا تاکہ تم لوگ محمدؐ اور علیؑ اور اُن کے اہلبیتؑ سے جو دوستان خدا ہیں انکار کرو۔ لیکن خدا کی پناہ ہر توریت کا ایمان تم کو حکم نہیں دیتا کہ محمدؐ و علیؑ سے انکار کرو بلکہ وہ تم کو حکم دیتا ہے کہ اُن بزرگواروں پر ایمان لاؤ۔ روایت کے مطابق موسیٰؑ نے سامری سے کہا کہ نظر کر اپنے خدا کی جانب جس کی تو پرستش کرتا تھا اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے دریا میں پھینکے دیتا ہوں۔ پھر حکم دیا تو اُس کو ہتھوڑے سے پاش پاش کر کے شیریں دریا میں ڈال دیا اور بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ اس دریا کا پانی پیئیں تو جس نے اُس کی پرستش کی تھی اگر وہ گورا چٹا تھا تو اُس کی ناک اور ہونٹ سیاہ ہو گئے اور اگر وہ سیاہ فام تھا تو اُس کے یہ اعضا سفید ہو گئے۔ پھر اُس وقت اُن میں حکم الٰہی جاری فرمایا۔ سامری کی دُنیا کے بارے میں اختلاف ہے کہ کیا تھی بعض نے کہا ہے کہ موسیٰؑ نے حکم دے دیا تھا کہ کوئی شخص اُس کے پاس نہ بیٹھے نہ اُس سے گفتگو کرے اور نہ اُس کو کچھ کھلائے اور نہ وہ کسی کے نزدیک آئے۔ بعض نے کہا ہے کہ خدا کا فرمان یوں ہی ہوا کہ جو شخص بھی اُس کے پاس بیٹھتا تھا وہ اور سامری دونوں بیمار ہو جاتے تھے۔ اس سبب سے وہ کسی کو اپنے نزدیک آنے نہیں دیتا تھا اور آج بھی اُس کی اولاد میں وہی اثر ہے کہ جب کوئی اُن کو مس کر لیتا ہے دونوں تپ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ دوزخ کے خوف سے بھاگا اور صحرا کے وحشیوں کے ہمراہ گھومتا پھرتا

تھا یہاں تک کہ جہنم واصل ہوا۔ روایت کی گئی ہے کہ خدا نے کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ اُن کے ساتھ دو شیطان اُن کو تکلیف پہنچانے کے لئے موجود رہتے تھے اور اُن کی امت کے درمیان فتنہ و فساد برپا کرتے تھے اور اُس پیغمبر کے بعد لوگوں کو گمراہ کرتے تھے۔ نوحؑ کے زمانہ میں فنطیغوس اور حزام تھے۔ ابراہیمؑ کے عہد میں کمیل اور روام تھے۔ موسیٰؑ کے زمانہ میں سامری اور مرعقبا، اور عیسیٰؑ کے وقت میں مولوس اور مریسانی۔

بنی اسرائیل کو قربانی دینے کا حکم:

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے مدینہ کے یہودیوں سے خطاب فرمایا کہ یاد کرو اُس وقت کو جبکہ موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا تم کو بیشک حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو اور اُس کے کسی ٹکڑے کو مقتول کی لاش پر مارو کہ وہ بحکم خدا زندہ ہو کر بتائے کہ کس نے اُس کو قتل کیا ہے۔ یہ اُس وقت کا واقعہ ہے جبکہ بنی اسرائیل کے ایک قبیلہ کے درمیان ایک مقتول پڑا تھا اور موسیٰؑ نے اُس قبیلہ کے لوگوں پر لازم کیا کہ اُن کے پچاس سربرآوردہ اشخاص خداوندی قوی و شدید کی قسم کھائیں وہ جو بنی اسرائیل کا خدا اور جو محمدؐ اور اُن کی آل اطہارؑ کو فضیلت دینے والا ہے کہ ہم لوگوں نے اُس کو نہیں قتل کیا ہے اور نہ اُس کے قاتل کو جانتے ہیں۔ اگر وہ لوگ قسم کھالیں اور خون بہادے دیں تو بہتر ہے۔ اگر قسم نہ کھائیں تو قاتل کا پتہ بتادیں تاکہ اس کے عوض اس کو قتل کیا جائے اگر قتل نہ کریں تو اُس کو ایک تنگ قید خانہ میں قید کردیں۔ غرض کہ دو میں سے ایک کام کریں۔ ان لوگوں نے کہا کہ اے پیغمبر خدا ہم قسم بھی کھائیں اور خون بہا بھی دیں حالانکہ خدا کا ایسا حکم نہیں ہے۔ یہ قصّہ یوں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک نہایت حسین و جمیل، صاحب فضل و کمال، صاحب حسب و نسب اور پردہ نشین عورت تھی۔ بہت سے لوگ اُس کے خواستگار تھے۔ اُس کے چچا کے تین لڑکے تھے اُن میں سے ایک جو

سب سے زیادہ عالم اور پرہیز گار تھا اُس کے ساتھ وہ عورت راضی ہو گئی اور چاہا کہ اُس کے عقد میں آجائے اُس کے دُوسرے دونوں چچازاد بھائیوں نے اُس پر حسد کیا اور ایک رات اُس کو ضیافت کے حیلہ سے بلا کر مار ڈالا۔ پھر اس کی لاش کو بنی اسرائیل کے سب سے بڑے قبیلے کے درمیان ڈال دیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ دونوں بھائی جو قاتل تھے گریباں چاک کئے سر پر خاک ڈالے موسیٰؑ کے پاس دار خواہی کے لئے آئے۔ حضرت نے اُس قبیلہ کے تمام لوگوں کو بُلا کر اُس مقتول کے بارے میں دریافت کیا اُن لوگوں نے کہا کہ ہم نے اس کو نہیں قتل کیا ہے اور نہ ہم جانتے ہیں کہ کس نے قتل کیا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا کہ حکم خدا یہ ہے کہ تم پچاس آدمی قسم کھاؤ اور خون بہا دو یا قاتل کا پتہ بتاؤ اُن لوگوں نے کہا کہ جب ہم کو قسم کھانے کے باوجود خون بہا دینا بھی ضروری ہے تو قسم کھانے سے کیا فائدہ اور خون بہا دینے کے ساتھ ہم قسم بھی کھائیں تو خون بہا دینے کا کیا نتیجہ۔ موسیٰؑ نے کہا تمام فائدے خدا کی فرمانبرداری میں ہے جو کچھ وہ فرماتا ہے عمل میں لانا چاہیئے۔ ان لوگوں نے کہا اے پیغمبر خدا یہ جرمانہ اور گناہ کا الزام بہت سخت ہے حالانکہ ہم نے کوئی خیانت نہیں کی ہے اور یہ قسم بہت گراں ہے کیونکہ ہماری گردنوں پر کسی کا کوئی حق نہیں ہے۔ لہٰذا درگاہ خدا میں دُعا کیجئے کہ وہ ہم پر قاتل کو ظاہر کر دے تاکہ جو مستحق ہو اُس کو سزا دیجئے اور ہم جرمانہ اور سزا سے نجات پائیں۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے اس واقعہ کا حکم مجھ سے بیان کر دیا ہے اور مجھ میں تاب نہیں ہے کہ جرات کروں اور اُس کے کسی امر کا سوال کروں بلکہ ہم لوگوں پر لازم ہے کہ اُس کے حکم پر سر تسلیم خم کریں اور اپنے اوپر لازم سمجھیں اور اُس پر اعتراض نہ کریں کیا تم لوگ نہیں دیکھتے ہو کہ اُس نے ہم پر دوشنبہ کے روز کام کرنا اور اونٹ کا گوشت کھانا حرام کر دیا ہے تو ہم کو لازم نہیں ہے کہ اُس کے حکم میں تغیر کریں بلکہ چاہئے کہ اطاعت کریں۔ حضرت نے چاہا کہ اُس حکم کو اُن لوگوں پر لازم قرار دیں تو حق تعالیٰ نے اُن پر وحی فرمائی کہ اُن کے سوال کو قبول کر لیں تاکہ میں قاتل کو ظاہر کروں اور دُوسرے لوگ گناہ اور

تہمت سے نجات پائیں اس لئے کہ اس سوال کی اجابت کے ضمن میں اُس شخص کی روزی کو فراخ کروں گا جو تمہاری امت کے نیک لوگوں میں سے ہے اور محمدؐ وآل محمدؐ صلوات اللہ علیہم اجمعین پر درود بھیجنے اور محمدؐ کو اور ان کے بعد علیؑ کو تمام خلائق پر فضیلت دینے کا معتقد ہے میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں دُنیا میں اُس کو غنی کردوں تا کہ محمدؐ اور اُن کی آل اطہار صلوات اللہ علیہم کے فضیلت دینے پر اُس کے ثواب کا کچھ حصّہ ادا ہو۔ موسیٰؑ علیہ السلام نے کہا کہ پروردگارا مجھ سے اُس کے قاتل کو بیان فرما۔ وحی آئی کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ خدا تم سے قاتل کا پتہ اس طرح بتائے گا کہ ایک گائے کو ذبح کرو اور اُس کا گوشت مقتول کی لاش پر مارو تو میں اُس کو زندہ کردوں گا اگر تم لوگ فرمان خدا کی اطاعت کرتے ہو اور جو کچھ میں کہتا ہوں اُس کو عمل میں لاتے ہو ورنہ حکم اوّل کو قبول کرو۔ بنی اسرائیل نے تعجّب کیا اور کہا کیا تم ہم سے مذاق کرتے ہو ہم تو اپنے کشتہ کو تمہارے پاس لائے ہیں اور اُس کے قاتل کا پتہ دریافت کرتے ہیں اور تم کہتے ہو کہ گائے ذبح کرو اور ایک میّت کے ٹکڑے کو دوسری میّت پر ماریں تو وہ زندہ ہو جائے گی۔ موسیٰؑ نے کہا میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ جاہل بنوں یا تم سے مذاق کروں یعنی خدا کی جانب اُس چیز کی نسبت دوں جسے اُس نے نہیں فرمایا ہے یا خدا کے حکم کو اپنے باطل قیاس اور اپنی ناقص عقل کے خلاف سمجھ کر انکار کردوں جس طرح تم لوگ کرتے ہو۔ پھر فرمایا کہ کیا مرد اور عورت کا نطفہ بیجان نہیں ہے اور جب دونوں رحم میں جمع ہوتے ہیں تو خدا دونوں سے زندہ انسان پیدا کرتا ہے کیا ایسا نہیں ہے کہ مردہ تخم و بیج مردہ زمین میں پہنچنے سے خدا طرح طرح کی گھاس اور درخت کو زندہ کر دیتا ہے۔ اُن لوگوں نے سمجھا کہ ہم سے موسیٰؑ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی ہوئی۔ غرض جب موسیٰؑ کی حجت اُن پر تمام ہوئی تو اُن لوگوں نے کہا کہ اے موسیٰؑ اپنے پروردگار سے دُعا کرو کہ وہ

ترجمہ، اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک بیل ذبح کرو۔ وہ بولے، کیا تم ہم سے ہنسی کرتے ہو۔ (موسیٰ نے) کہا کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ نادان بنوں

﴿٦٧﴾ سورۃ البقرۃ

ہمارے لئے اُس گائے کی صفت بیان کرے کہ وہ گائے کیسی ہو۔ موسیٰؑ نے اپنے پروردگار سے سوال کیااور اُن لوگوں سے کہا کہ خدافرماتاہے کہ وہ گائے نہ بڑھی ہو نہ بہت جواں بلکہ درمیانی عمر کی ہو تو تم جس پر مامور ہوئے ہو اُسے بجالاؤ۔ اُن لوگوں نے کہا کہ اے موسیٰؑ اپنے پروردگار سے سوال کرو کہ اُس گائے کا رنگ بیان کرے۔ موسیٰؑ نے خدا سے سوال کے بعد کہا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گائے زرد ہو اور اُس کی زردی خالص اور کھری ہو نہ کہ کم رنگ ہو کہ سفیدی ظاہر ہو اور نہ ایسی زیادہ رنگین ہو کہ سیاہی مائل ہو بلکہ اُس کی خوش رنگی اور حسن دیکھنے والوں کو خوش اور مسرور کردے۔ اُن لوگوں نے کہا کہ اے موسیٰؑ اپنے پروردگار سے دُعا کرو کہ جس قدر اُس گائے کے اوصاف بتائے گئے اُن کے علاوہ اُس کی کچھ اور صفت بیان کرے اس لئے کہ وہ ہم پر مشتبہ ہو گئی ہے کیونکہ اس صفت کی بہت سی گائیں ہیں اب اگر خدا نے چاہا تو ہم اُس گائے کو سمجھ لیں گے جس کے ذبح کرنے کا حکم اُس نے دیا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو اتنی سدھائی ہوئی ہو کہ زمین جوتے اور نہ زراعت میں آب پاشی کرے بلکہ ان کاموں سے اُس کو علیٰحدہ رکھا ہو اور عیبوں سے پاک ہو یعنی اُس کی خلقت میں کوئی عیب نہ ہو اور نہ اس میں اُس کے اصل رنگ کے علاوہ کوئی اور رنگ ہو۔ اُن لوگوں نے کہا اب جاکے گائے کے اوصاف بیان ہوئے جیسا کہ حق اور سزاوار تھا۔ آسان نہ تھا کہ وہ لوگ اُس گائے کی زیادہ قیمت کی وجہ سے اُس حکم کی تعمیل کرتے لیکن ان کے لئے ضروری تھا اور چونکہ اُن لوگوں نے موسیٰؑ کو متہم کیا کہ وہ اُس چیز پر قادر نہیں ہیں جس کا وہ لوگ سوال کرتے ہیں اس لئے گائے ذبح کرنے پر وہ لوگ مجبُور ہوئے۔ جب اُن لوگوں نے ان صفات کو سُنا کہا اے موسیٰ کیا ہمارے خدا نے ہم کو ایسی گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے جو ان صفات کی ہو فرمایا ہاں حالانکہ موسیٰؑ نے ابتدا میں جب اُن سے کہا تھا

ترجمہ، انہوں نے کہا کہ اپنے پروردگار سے التجا کیجئے کہ وہ ہمیں یہ بتائے کہ وہ بیل کس طرح کا ہو۔ (موسیٰ نے) کہا کہ پروردگار فرماتا ہے کہ وہ بیل نہ تو بوڑھا ہو اور نہ بچھڑا، بلکہ ان کے درمیان (یعنی جوان) ہو۔ جیسا تم کو حکم دیا گیا ہے، ویسا کرو ﴿٦٨﴾

اور وہ لوگ بلا چوں وچرا کسی گائے کو ذبح کر دیتے تو وہ کافی تھا اور اُن کے سوال کے بعد ضرورت نہیں تھی کہ موسیٰؑ خدا سے گائے کی کیفیت کے بارے میں سوال کرتے بلکہ چاہیئے تھا کہ اُن کے جواب میں فرما دیتے کہ جس گائے کو بھی ذبح کر لو کافی ہے۔ غرض جب اس صفت کی گائے پر معاملہ ٹھہرا تو اُن لوگوں نے اُس کی تلاش کی لیکن کہیں نہ ملی۔ مگر ایک شخص اُنہی میں تھا جس کے پاس ایک گائے تھی اور اُس شخص کا ایک نہایت نیک اور فرمانبردار لڑکا بھی تھا جس کے پاس کوئی چیز تھی۔ ایک دفعہ کچھ لوگ اس چیز کو خریدنے کے لئے اس لڑکے کے پاس آئے۔ جہاں وہ چیز رکھی ہوئی تھی اُس مقام کی کنجی اُس کے باپ کے سر کے نیچے تھی اور وہ سو رہا تھا۔ لڑکے نے حق پدر کی رعایت سے نہ چاہا کہ اُس کو خواب سے بیدار کرے اس لئے اُس نے خریداروں کو جواب دے دیا۔ جب اُس کا باپ بیدار ہوا لڑکے سے دریافت کیا کہ اپنے متاع کو تو نے کیا کیا۔ اُس نے کہا جہاں رکھا تھا موجود ہے میں نے اُس لئے فروخت نہیں کیا کہ اُس مقام کی کنجی آپ کے سرہانے رکھی ہوئی تھی اور مجھے اچھا نہیں معلوم ہُوا کہ آپ کو بیدار کروں۔ باپ نے کہا کہ اُس نفع کے عوض میں جو مال نہ فروخت ہونے کا سبب سے تجھ سے ضائع ہوا میں نے اس گائے کو تجھے بخشا۔ خدا کو بھی اس لڑکے کا یہ فعل پسند آیا جو اُس نے اپنے باپ کے ساتھ کیا یعنی باپ کے حق کی رعایت ملحوظ رکھی۔ اُس کے عمل کی جزا میں خدا نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ اُس گائے کو

ترجمہ، انہوں نے کہا کہ پروردگار سے درخواست کیجئے کہ ہم کو یہ بھی بتائے کہ اس کا رنگ کیسا ہو۔ موسیٰ نے کہا، پروردگار فرماتا ہے کہ اس کا رنگ گہرا زرد ہو کہ دیکھنے والوں (کے دل) کو خوش کر دیتا ہو ﴿۶۹﴾ انہوں نے کہا کہ (اب کے) پروردگار سے پھر درخواست کیجئے کہ ہم کو بتا دے کہ وہ اور کس کس طرح کا ہو، کیونکہ بہت سے بیل ہمیں ایک دوسرے کے مشابہ معلوم ہوتے ہیں، (پھر) خدا نے چاہا تو ہمیں ٹھیک بات معلوم ہو جائے گی ﴿۷۰﴾ موسیٰ نے کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ وہ بیل کام میں لگا ہوا نہ ہو، نہ تو زمین جوتتا ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتا ہو اس میں کسی طرح کا داغ نہ ہو۔ کہنے لگے، اب تم نے سب باتیں درست بتا دیں۔ غرض (بڑی مشکل سے) انہوں نے اس بیل کو ذبح کیا، اور وہ ایسا کرنے والے تھے نہیں ﴿۷۱﴾

اُس سے خرید کر ذبح کریں۔ ایک روایت کے مطابق اس جوان کو خدا نے خواب میں محمدؐ و علیؑ اور اُن کی ذریت میں سے اماموں کو دکھایا تھا ان بزرگواروں نے اس سے فرمایا، چونکہ تو ہم کو دوست رکھتا ہے اور دوسروں پر فضیلت دیتا ہے لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ تیری جزا میں سے کچھ تجھ کو دُنیا ہی میں عطا کریں لہٰذا جب تیرے پاس لوگ گائے خریدنے کے لئے آئیں تو تو بغیر اپنی ماں کے مشورہ کے فروخت نہ کرنا اگر تو ایسا کرے گا تو خدا تیری ماں کو چند امور الہام فرمائے گا جو تیری اور تیرے فرزندوں کی تونگری کا باعث ہوگا۔ وہ جوان یہ خواب دیکھ کر خوش ہو۔ جب بنی اسرائیل اُس کے پاس گائے خریدنے کے واسطے آئے اور گائے کی قیمت پوچھی۔ اُس نے کہا دو دینار لیکن کم و بیش کا میری ماں کو اختیار ہے، اُن لوگوں نے کہا ہم ایک دینار دیں گے۔ جوان نے اپنی ماں سے مشورہ کیا اُس نے کہا چار دینار پر فروخت کرو۔ اُس نے بنی اسرائیل سے آکر کہا کہ میری ماں چار دینار قیمت کہتی ہے اُن لوگوں نے دو دینار منظور کئے اُس نے پھر اپنی ماں سے رائے لی اُس نے سو (۱۰۰) دینار کہے بنی اسرائیل نے پچاس منظور کئے اسی طرح وہ لوگ جتنی قیمت پر راضی ہوتے تھے اُس کی ماں اُس پر اور اضافہ کرتی جاتی تھی جس قدر وہ اضافہ کرتی تھی اور اُس کا نصف منظور کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اُس کی قیمت اس حد کو پہنچی کہ اُس گائے کی کھال کو سونے سے بھر دیں چنانچہ اُسی قیمت پر اُن لوگوں نے اُس گائے کو خرید کیا اور ذبح کر کے اُس کی دم کو پکڑ کے جس سے آدمی ابتدا میں مخلوق ہوتے ہیں اور قیامت میں بھی آدمی کے اجزا اُس پر ترکیب پائیں گے اُس مقتول کی لاش پر مارا۔ جب پہلی بار اُس گائے کے جزد کو میت پر مارا تو وہ شخص زندہ نہ ہوا۔ بنی اسرائیل نے کہا اے پیغمبر خدا وہ وعدہ کیا ہُوا جو آپ نے ہم سے کیا تھا۔ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ پر وحی فرمائی کہ میرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا لیکن جب تک اس گائے کی کھال کو سونے سے نہ بھریں گے اور اُس کے مالک کو نہ دیں گے یہ مُردہ زندہ نہ ہوگا۔ یہ سُن کر اُن لوگوں نے اپنے اموال کو جمع کیا حق تعالیٰ نے اُس گائے کی کھال کو اور کشادہ کر دیا یہاں تک کہ اُس میں پچاس لاکھ دینار کی مقدار

تک سونا بھر گیا اور جب سونے کو اُس جوان کے سپرد کر دیا پھر اُس گائے کے عضو کو میّت پر مارا، اور کہا خداوندا بجاہ محمدؐ و آل محمدؐ صلوات اللہ علیہ اس مرُدہ کو زندہ اور گویا کر دے کہ وہ بتائے کہ کس نے اُس کو قتل کیا تھا تو وہ شخص فوراً صحیح و سالم اُٹھ بیٹھا اور کہا اے پیغمبر خدا میرے چچا کے ان دونوں لڑکوں نے میری چچازاد بہن کے بارے میں مجھ پر حسد کیا اور مجھ کو مار ڈالا اُس کے بعد مجھ کو اس محلہ میں پھینک دیا تا کہ میرا خون بہا یہاں کے رہنے والوں سے وصول کریں۔ موسیٰؑ نے اُن دونوں کو قتل کیا۔ اُس وقت بنی اسرائیل کے بعض لوگوں نے کہا کہ خدا کے اس مرُدہ کو زندہ کرنے اور اُس جوان کو اس قدر مال فراواں سے غنی کرنے سے زیادہ تعجب خیز کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ پھر خدا نے موسیٰؑ پر وحی فرمائی کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ جو شخص تم میں سے چاہے کہ میں اُس کو دُنیا میں پاک و بہتر زندگی عطا کروں اور بہشت میں اُس کا مقام بلند کروں اور آخرت میں بھی اُس کو محمدؐ اور اُن کی آل اطہارؑ کے ساتھ رکھوں تو وہ بھی ایسا ہی عمل کرے جیسا کہ اس جوان نے کیا اُس نے موسیٰؑ سے محمدؐ و علیؑ اور اُن کی آل طاہرہؑ کا نام سُنا تھا اور ہمیشہ اُن پر صلوات بھیجا کرتا تھا اور اُن بزرگواروں کو جن وانس و ملائکہ پر فضیلت دیتا تھا اس سبب سے میں نے اس قدر مال اُس کو عطا فرمایا تا کہ وہ نیک لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اپنے دوستوں پر مہربانی کرے اور اپنے دشمنوں کو ذلیل کرے پھر اُس جوان نے موسیٰؑ سے کہا کہ اے پیغمبر خدا میں ان اموال کی حفاظت کیونکر کروں اور کیسے دشمنوں کی عداوت اور حاسدوں کے حسد سے محفوظ رہوں فرمایا کہ اس مال پر درست اعتقاد سے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود پڑھ جیسا کہ پہلے پڑھا کرتا تھا تو خدا اس مال کی حفاظت کریگا اگر کوئی چور ظالم یا حاسد تیرے ساتھ بدی کا ارادہ کرے گا خدا اپنے احسان و کرم سے اُس کے ضرر کو تجھ سے دفع کریگا۔ اُس وقت اس جوان نے جو زندہ ہوا تھا یہ گفتگو سُنی تو کہا

ترجمہ، اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا، تو اس میں باہم جھگڑنے لگے۔ لیکن جو بات تم چھپا رہے تھے، خدا اس کو ظاہر کرنے والا تھا ﴿۷۲﴾ تو ہم نے کہا کہ اس بیل کا کوئی سا ٹکڑا مقتول کو مارو۔ اس طرح خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے تا کہ تم سمجھو ﴿۷۳﴾

سورۃ البقرۃ

خداوندا میں تجھ سے بحق محمدؐ اور اُن کے انوار مقدسہ سے متوسل ہو کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو دُنیا میں باقی رکھ تاکہ میں اپنے چچا کی لڑکی سے بہرہ مند ہوں اور میرے دشمنوں اور حاسدوں کو ذلیل کر اور مجھ کو اس کے سبب سے کثیر نیکیاں روزی فرما۔ خدا نے اسی وقت موسیٰؑ پر وحی فرمائی کہ اس جوان کو اُن کے انوار مقدسہ کے توسل کی برکت سے میں نے ایک سو تیس (۱۳۰) سال عمر عطا فرمائی کہ وہ اس مدّت میں صحیح و سالم رہے گا اور اس کے قویٰ میں کمزوری نہ ہو گی اور اپنی زوجہ سے بہرہ مند ہو گا۔ جب یہ مدّت ختم ہو جائے گی دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ دُنیا سے اُٹھاؤں گا اور اپنی بہشت میں جگہ دوں گا، جہاں وہ دونوں نعمات سے فیض یاب ہوں گے۔ اے موسیٰؑ اگر وہ قاتل بدبخت بھی مجھ سے اسی طرح سوال کرتے جیسا کہ اس جوان نے کیا اور اُن بزرگواروں کے انوار مقدسہ سے صحیح اعتقاد کے ساتھ متوسل ہوتے تو یقیناً میں اُن کو حسد سے محفوظ رکھتا اور جو کچھ اُن کو عطا فرمایا تھا اُس پر قانع رکھتا اور اگر اس فعل کے بعد بھی توبہ کر لیتے اور اُن انوار مقدسہ سے متوسل ہو جاتے کہ میں اُن کو رسوا نہ کروں تو یقیناً میں اُن کو رسوا نہ کرتا اور نہ قاتل کے پتہ لگانے میں بنی اسرائیل کی خاطر کرتا اور اگر رسوائی کے بعد توبہ کر لیتے اور اُن انوار پاک و پاکیزہ سے توسل کرتے تو میں اُن کے اس فعل کو لوگوں کے دلوں سے فراموش کر دیتا اور مقتول کے وارثوں کے دل میں ڈال دیتا کہ وہ قصاص سے اُس کو معاف رکھیں۔ لیکن ان بزرگواروں کی محبت ولایت اور اُن کی افضلیت کے ساتھ اُن سے توسل کرنا جس کو چاہتا ہوں اپنی رحمت سے عطا کرتا ہوں اور جس سے چاہتا ہوں اپنی عدالت سے اُس کے اعمال کی بدی کے سبب سے روک دیتا ہوں اور میں غالب اور حکیم خدا ہوں۔ پھر بنی اسرائیل کے اُس قبیلہ نے موسیٰؑ سے فریاد کی کہ ہم نے بوجہ فرمانداری اپنے تئیں پریشانی میں مُبتلا کر دیا اور اپنا سب قلیل و کثیر مال اُس گائے کی قیمت میں دے دیا۔ لہٰذا دُعا کیجئے کہ خدا ہماری روزی کو فراخ کرے۔ موسیٰؑ نے کہا افسوس ہے تم پر تمہارے دل کی آنکھیں کس قدر اندھی ہیں۔ شاید تم نے اس جوان اور

اس زندہ ہونے والے مقتول کی دُعائیں نہیں سنیں اور نہیں دیکھا کہ کیا فائدہ اُن کو حاصل ہوا تم بھی اُسی طرح دُعا کرو اور اُن بزرگواروں کے انوارِ مقدسہ سے توسل حاصل کرو۔ خدا تمہارے فاقہ اور احتیاج کو بند کردے گا اور تمہاری روزی کو فراخ کردے گا۔ تو اُن لوگوں نے کہا خداوندا ہم لوگ تجھ سے التجا کرتے ہیں اور تیرے فضل و کرم پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ لٰہذا بحق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ وائمہ طاہرینؑ ہمارے فقر واحتیاج کو زائل کردے۔ اُس وقت حق تعالیٰ نے موسیٰؑ پر وحی فرمائی کہ اُن سے کہیں کہ فلاں خرابہ میں جائیں اور فلاں مقام کو کھودیں اُس جگہ ایک کروڑ دینار مدفون ہیں اُس کے لے لیں اور جن جن اشخاص سے گائے کی قیمت وصول کی گئی ہے اُن کو واپس دے دیں اور باقی اپنے درمیان تقسیم کرلیں تاکہ اُن کے مال میں اور اضافہ ہو جائے اُس جزا میں کہ ارواح مقدسۂ محمدؐ و آل محمدؐ سے متوسل ہوئے اور تما مخلوق پر اُن کے فضل و کرامت کی زیادتی کا اعتقاد کیا اسی قصہ پر قول خدا کا ارشارہ ہے یعنی اُس وقت کو یاد کروائے بنی اسرائیل جب کہ تم نے ایک شخص کو قتل کیا اور قاتل کے بارے میں اختلاف کیا اور تم میں سے ہر ایک نے الزام قتل سے اپنے کو بری اور دوسرے کو ملزم قرار دیا۔ اور خدا عیاں اور ظاہر کرنے والا ہے۔ جو کچھ تم موسیٰؑ کی تکذیب کے ارادہ سے پوشیدہ رکھتے تھے۔ اس گمان پر کہ جو کچھ تم نے موسیٰؑ سے اُس مُردہ کے زندہ کرنے کا سوال کیا ہے خدا اُس کو قبول نہ کرے گا۔ تو ہم نے کہا کہ اُس گائے کے کسی حصّہ جسم کو اس کشتہ پر مارو۔ خدا یوں ہی ملاقات میّت سے مُردوں کو دُنیا و آخرت میں زندہ کرتا ہے۔ یعنی جو آب مرد آبِ زن سے ملتا ہے اُس سے خدا جو عورتوں کے رحم میں ہوتا ہے زندہ کرتا ہے اور آخرت میں بحر مسجور سے جو آسمان اوّل کے نزدیک ہے اُس کا پانی مرد کی منی کے مانند ہے پہلی مرتبہ صور پھونکنے کے بعد جبکہ تمام زندہ ہستیاں مرجائیں گی پھر خدا اُن بوسیدہ اور خاک شدہ جسموں پر اُسی پانی کی بارش کرے گا تو تمام اجسام تیار ہوں گے۔ اور دوسری بار صور پھونکتے ہی زندہ ہو جائیں گے اور تم کو تمام نشانیاں اور علامتیں دکھاتا ہے جو اُس کی یکتائی اور موسیٰؑ

کی پیغمبری اور تمام مخلوق پر محمدؐ و علیؑ اور اُن کی آل کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ شاید تم غور و فکر کرو کہ وہ خدا جس میں اُن کی بہتری ہوتی ہے اور محمدؐ اور ان کی آل طاہرینؑ کو برگزیدہ نہیں کیا مگر اس لئے کہ وہ تمام صاحبان عقل سے افضل و برتر ہیں۔

حضرت ہارون علیہ السّلام کی وفات:

منقول ہے کہ ایک روز موسیٰؑ ہارونؑ کو ہمراہ لے کر کوہ طور پر روانہ ہوئے۔ اثنائے راہ میں ایک مکان دیکھا جس کے دروازے پر ایک درخت تھا اس سے پہلے نہ کبھی اُس مکان کو دیکھا تھا نہ اُس درخت کو۔ اُس درخت کے اُوپر دو کپڑے رکھے ہوئے تھے اور مکان کے اندر ایک تخت تھا۔ موسیٰؑ نے ہارونؑ سے کہا کہ اپنے کپڑے اُتار دو اور ان دونوں کپڑوں کو پہن لو۔ مکان کے اندر جاؤ اور تحت پر لیٹو۔ ہارونؑ نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ تخت پر لیٹے حق تعالیٰ نے اُن کی رُوح قبض کر لی اور تخت اور مکان ایک ساتھ آسمان کی جانب چلے گئے۔ موسیٰؑ نے ہارونؑ کے مرنے پر اپنا گریبان چاک کیا اور حق تعالیٰ سے سوال کیا کہ خداوندا میرا بھائی مر گیا تو اُس کو بخش دے۔ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ پر وحی کی کہ اے موسیٰؑ اگر گذرے ہوؤں اور آئندہ کے لوگوں کی بخشش کی خواہش کرو تو سب کو بخش دوں سوائے حسینؑ بن علیؑ کے قاتلوں کے، کہ یقیناً اُن کے قتل کرنے والوں سے انتقام لوں گا۔ بس موسیٰؑ بنی اسرائیل کے پاس واپس آئے اور اُن کو اطلاع دی کہ حق تعالیٰ نے ہارونؑ کی رُوح کو قبض کر لیا اور اُن کو آسمان پر اٹھا لیا۔ بنی اسرائیل نے کہا جھوٹ کہتے ہو تم نے اُن کو مار ڈالا اس لئے کہ ہم لوگ اُن کو دوست رکھتے تھے اور وہ ہم پر مہربان تھے۔ موسیٰؑ نے حق تعالیٰ

ترجمہ، غرض خدا نے موسیٰ کو ان لوگوں کی تدبیروں کی برائیوں سے محفوظ رکھا اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آگھیرا (۴۵) یعنی) آتش (جہنم) کہ صبح و شام اس کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ) فرعون والوں کو نہایت سخت عذاب میں داخل کرو (۴٦)

سورۃ مومن

سے اپنی نسبت بنی اسرائیل کے افترا کی شکایت کی تو حق تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے ہارونؑ کو ایک تخت پر آسمان سے نیچے اُتارا اور زمین و آسمان کے درمیان قائم رکھا یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے اُن کو دیکھا تو ہارونؑ تخت پر سے گویا ہوئے اور کہا کہ میں اپنی موت سے مرا ہوں موسیٰؑ نے نہیں مارا ہے۔ بنی اسرائیل سمجھ گئے کہ موسیٰؑ نے اُن کو قتل نہیں کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی وفات:

منقول ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے مناجات کی کہ جو کچھ تو نے مقرر اور مقدر فرمایا ہے میں اُس پر راضی ہوں۔ کیا تو بزرگ کو مار ڈالتا ہے اور نادان بچّہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ آیا تو راضی نہیں ہے کہ میں اُن کا روزی دینے والا اور اُن کی کفالت کرنے والا ہوں عرض کی خداوندا میں راضی ہوں بیشک تو سب سے بہتر وکیل اور سب سے بہتر کفیل ہے۔ حق تعالیٰ نے موسیٰؑ سے کہا کہ اے پسر عمران موت کے خوف سے گھبراؤ مت، کیونکہ میں نے ہر نفس کے لئے موت کو مقرر کیا ہے اور تمہارے لئے راحت کا مقام مہیّا کیا ہے جس کو اگر تم دیکھ لو اور اُس جگہ پہنچ جاؤ تو تمہاری آنکھیں روشن ہو جائیں۔ جب موسیٰؑ کی عمر کی مدّت تمام ہوئی تو ملک الموت اُن کے پاس آئے اور کہا اے کلیم خدا السلام علیک موسیٰؑ نے کہا وعلیک السلام تو کون ہو کہا میں ملک الموت ہوں۔ پوچھا کس لئے آئے ہو کہا اس لئے کہ آپ کی رُوح قبض کروں۔ موسیٰؑ نے کہا کہاں سے قبض کروگے کہا آپ کے دہن سے کہا کیونکر میرے دہن سے قبض کروگے حالانکہ اسی دہن سے میں نے اپنے پروردگار سے گفتگو کی ہے کہا اچھا آپ کے ہاتھوں سے قبض کروں گا کہا کیونکر میرے ہاتھوں سے قبض کروگے حالانکہ ان ہی ہاتھوں سے میں نے توریت کو اٹھایا ہے کہا آپ کے پیروں سے موسیٰؑ نے کہا ان ہی پیروں سے میں کوہ طور پر گیا ہوں اور اپنے خدا سے مناجات کی ہے کہا پھر آپ کی آنکھوں سے قبض کروں گا کہا ان ہی آنکھوں سے ہمیشہ

میں نے اُمیّد کے ساتھ اپنے پروردگار کی رحمت کی جانب نگاہ کی۔ کہاتو آپ کے کانوں سے، فرمایا کہ ان ہی کانوں سے میں نے اپنے پروردگار کا کلام سُناہے اس وقت خدانے ملک الموت کو وحی کی کہ اُن کی رُوح قبض نہ کریں جب تک وہ خود نہ خواہش کریں۔ ملک الموت واپس گئے اور موسیٰؑ اُس کے بعد ایک مدت تک زندہ رہے پھر ایک روز یوشعؑ کو طلب کیااور اُن سے وصیّت کی اور اُن کو اپنا وصی قرار دیااور اُن کو حکم دیا کہ وصیّت کو یاموسیٰؑ کے (دُنیاسے) جانے کو پوشیدہ رکھیں اور یہ بھی حکم دیا کہ یوشعؑ اپنے عمر کی مدّت ختم ہونے کے وقت کسی دوسرے سے جس کو خدا فرمائے وصیت کریں۔ یہ فرما کر موسیٰؑ اپنی قوم سے غائب ہوگئے اپنے غیبت کے ایّام میں ایک روز موسیٰؑ طور پر گئے۔ جب آپ طور پر پہنچے ایک مرد کو دیکھا کہ ایک بیلچہ اور ایک زنبیل لئے ہوئے جارہا ہے۔ پوچھا کہا جاتے ہو، اس نے کہا کہ خدا کا ایک دوست رحلت کرگیاہے اُس کے لئے قبر تیار کرنا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا کیا میں بھی تمہاری مدد کروں اُس نے کہا، ہاں۔ غرض دونوں نے قبر کھودی۔ جب فارغ ہوئے اُس مرد نے قبر میں اُترنا چاہا۔ موسیٰؑ نے پوچھا یہ کیا کرتے ہو، کہا کہ چاہتا ہوں کہ قبر کے اندر جاکر دیکھوں کہ اچھی کھودی گئی ہے موسیٰؑ نے کہا میں جاتا ہوں۔ چنانچہ آپ قبر میں اُترے اور لیٹے خدانے پردہ اُن کی آنکھ کے سامنے سے ہٹادیا تو آپ نے بہشت میں اپنی جگہ دیکھی اور قبر کو پسند کیا اُس وقت کہا خداوندا مجھ کو اپنی طرف بُلالے۔ ملک الموت نے آکر وہیں آپ کی روح قبض کرلی تو اُس وقت مُنادی نے آسمان سے ندا کی کہ موسیٰؑ کلیم اللہ نے رحلت کی اور کون زندہ ہے جو نہ مرے گا۔ اُسی قبر میں اس مرد نے اُن کو دفن کردیااور خاک ڈال کر قبر بند کردی تو پہاڑ برابر ہوگیااور قبر ناپید ہوگئی۔ اسی سبب سے موسیٰؑ کی قبر معروف نہیں ہے اور بنی اسرائیل اُن حضرت کی قبر کا مقام نہیں جانتے۔ وہ مرد جو قبر کھودرہا تھا آدمی کی شکل میں ایک فرشتہ تھا۔ آپ کی وفات تیہ میں واقع ہوئی اور ہارونؑ بھی صحرائے تیہ میں رحمت خدا سے واصل ہوئے۔ موسیٰؑ کی عمر ایک سو چھبیس سال کی تھی اور ہارونؑ کی عمر ایک سو تیس سال تھی اور

دُوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ اکیسویں شب ماہ رمضان مبارک کی وہ شب ہے جس میں پیغمبروں کے اوصیاء دُنیا سے گئے، اسی رات میں عیسٰی اُٹھالئے گئے اور اسی رات کو موسیٰؑ نے دُنیا سے رحلت کی۔ ایک دفعہ رسولؐ خدا سے لوگوں نے پوچھا کہ موسیٰؑ کی قبر کہاں ہے فرمایا کہ بڑی راہ کے نزدیک سرخ ٹیلے کے پاس۔ غرض موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل کے مقتدا اور پیشوا یوشعؑ ہوئے۔ وہ اُن امور میں مشغول رہتے تھے اور سختیوں اور تکلیفوں پر صبر کرتے تھے جو اُن کے زمانے کے بادشاہوں سے پہنچتی تھیں۔ یہاں تک کہ تین بادشاہ اُن میں سے ہلاک ہُوئے۔ اُس کے بعد یوشعؑ کا معاملہ قوی ہوا اور وہ امر و نہی میں مستقل ہوئے۔ پھر موسیٰؑ کی قوم کے دو منافقوں نے صفراء وختر شعیبؑ کو جو موسیٰؑ کی بیوی تھی فریب دے کر اپنے ساتھ لیا اور ایک لاکھ آدمیوں کے ساتھ یوشعؑ پر خروج کیا۔ زوجۂ موسیٰؑ نے یوشعؑ بن نون پر زرافہ پر سوار ہو کر خروج کیا۔ یہ جانور شتر گاؤ اور چیتے سے مشابہ ہوتا ہے۔ اُس کو شتر گاؤ پلنگ کہتے ہیں۔ پہلے روز زن موسیٰؑ غالب تھی دوسرے روز یوشعؑ اُن پر غالب ہوئے اُن کی بہت سی جماعتیں قتل ہوئیں اور جو لوگ باقی بچ گئے تھے وہ بحکم خدا بھاگ گئے اور صفراء دختر شعیبؑ اسیر ہوئی۔ بعض لوگوں نے یوشعؑ سے کہا کہ اُس کو سزا دیں، یوشعؑ نے فرمایا چونکہ موسیٰؑ اُس کے پہلو میں سوئے تھے اس لئے میں نے موسیٰؑ کی حُرمت کی اُس کے حق میں رعایت کی ہے اور اُس کے انتقام کو خدا پر چھوڑتا ہوں پھر یوشعؑ نے اس سے فرمایا کہ میں دُنیا میں تجھ سے درگذر کرتا ہوں، تاکہ جب قیامت میں پیغمبر خدا موسیٰؑ سے ملاقات کروں تو تیری اور تیری قوم کی اُن سے شکایت کروں۔ اُس وقت جو کچھ تجھ سے میں نے تکلیف پائی ہے۔ صفراء نے کہا خدا کی قسم اگر بہشت کو میرے لئے مباح کر دیا جائے تاکہ میں اُس میں داخل ہوں تو یقیناً میں شرم کروں گی کہ اُس جگہ پیغمبر خدا جناب موسیٰؑ کو دیکھوں حالانکہ اُن کا پردہ میں نے چاک کیا اور اُس کے بعد اُن کے وصی پر میں نے خروج کیا۔ (مولف فرماتے ہیں کہ اگر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ اس اُمّت کا حال اُمّتِ موسیٰؑ سے کس قدر مشابہ ہے جیسا کہ پیغمبرؐ نے

اتفاق عامہ و خاصہ خبر دی ہے کہ جو کچھ بنی اسرائیل میں واقع ہوا اس اُمّت میں بھی واقع ہو گا گو شہائے فعل کی طرح اور پر ہائے تیر کی طرح جو باہم موافق ہیں۔ جس طرح یوشعؑ تین بادشاہوں سے بظاہر مغلوب ہوئے امیر المومنینؑ بھی بظاہر مغلوب رہے۔ پھر یوشعؑ کی طرح ان کو بھی خلافت ملی۔ پھر اُس اُمّت کی طرح اس اُمّت کے بھی دو شخصوں نے زوجہ پیغمبر کے ساتھ امیر المومنینؑ پر خروج کیا۔ پھر جس طرح یوشعؑ نے کامیابی پائی اور زوجہِ پیغمبر کو اسیر کر کے دُنیا میں انتقام نہیں لیا اور آخرت پر چھوڑ دیا اسطرح امیر المومنینؑ بھی اُن پر غالب ہوئے تو انتقام نہیں لیا اور روز جزا پر چھوڑ دیا)۔

حضرت یوشع بن نون علیہ السّلام کا دور:

جب تیہ میں موسیٰؑ اور ہارونؑ رحمت الٰہی سے فائز ہوئے تو حضرت یوشعؑ بن نون نے بنی اسرائیل کو آمادہ کیا اور شام کی جانب عمالقہ کی جنگ کو گئے وہ شام کے جس شہر میں پہنچے تھے اُس کو فتح کرتے تھے یہاں تک کہ بلقا میں پہنچے وہاں ایک بادشادہ تھا جس کو بالق کہتے تھے۔ کئی بار اُس سے اور یوشعؑ سے جنگ ہوئی اور کوئی اُن میں سے مقتول نہیں ہوا۔ لوگوں نے اس کا سبب پوچھا۔ فرمایا کہ ان کے درمیان کوئی عُلم نہیں رکھتا اس سبب سے اُن میں کوئی قتل نہیں ہوتا۔ پھر اُن لوگوں سے صلح کر لی اور آگے بڑھے اور دوسرے شہر میں پہنچے۔ جب اُس شہر کے بادشاہ نے دیکھا کہ لڑائی میں یوشعؑ کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتا ہوں تو کسی کو بھیج کر بلعم بن باعور کو طلب کیا کہ وہ اسم اعظم کے ذریعہ سے دُعا کرے تا کہ وہ لوگ غالب ہو جائیں۔ خدا نے بلعم بن باعور کو اسم اعظم عطا فرمایا تھا وہ اُس کے ذریعہ سے جو دُعا کرتا مستجاب ہوتی۔ آخر اس کی رغبت فرعون کی جانب ہوئی۔ فرعون نے جب چاہا کہ موسیٰؑ اور اُن کی قوم کے تعاقب میں جائے تو بلعم سے استدعا کی کہ دُعا کرے تا کہ خدا موسیٰؑ اور اُن کے اصحاب کو روک دے اور فرعون اُن لوگوں تک پہنچ

جائے۔ بلعم کی زبان مثل کتّے کی زبان کے اُس کے سینہ پر پہنچ جاتی تھی۔ الغرض اس بادشاہ نے بھی بلعم کو طلب کیا تو اس نے اپنے گدھے پر سوار ہو کر بادشاہ کے پاس جانے کا ارادہ کیا۔ گدھا سرور میں آیا اور وہ گر پڑا۔ اس نے ہر چند کوشش کی کہ گدھا چلے مگر گدھا رُک گیا۔ اس نے مارا لیکن وہ نہیں بڑھا اس وقت خدا نے اس کو گویا کیا تو اُس نے کہا وائے ہو تجھ پر مجھے کیوں مارتا ہے کیا تو چاہتا ہے کہ تیرے ساتھ رہوں تاکہ تو پیغمبر خدا اور مومنوں کے گردہ پر نفرین کرے اور کہا کیونکر مسرور نہ ہوں حالانکہ یہ جبرئیلؑ ایک ہتھیار ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں اور تجھ کو ان کے مقابلہ پر جانے کو منع کرتے ہیں۔ اس بات کا اُس پر کوئی اثر نہ ہوا اور اُس نے اس قدر مارا کہ وہ حیوان مر گیا اور اسم اعظم اس سے جاتا رہا اور اُس کے دل سے محو ہو گیا۔ حق تعالیٰ نے قرآن میں اُس کے قصّہ میں اشارہ فرمایا ہے کہ (اے رسول) اپنی قوم سے اُس شخص کی خبر بیان کر دو جسے ہم نے اپنی نشانیاں عطا کی تھیں یعنی اپنی حجتیں اور دلیلیں یا اسم اعظم، تو وہ ان نشانیوں اور علوم سے باہر آیا اور اسم اعظم اس سے سلب ہو گیا تو وہ تابع شیطان ہو گیا پھر تو وہ گمراہ ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اُس کو اُن ہی آیات کے ذریعہ سے بلند کرتے لیکن اُس نے زمین کا رُخ کیا اور دُنیا پر راغب ہوا اور اُس نے اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی (اور) اُس کی مثال کتّے کی سی ہے کہ اگر اُس پر تو حملہ کرے تو وہ اپنی زبان نکال دیتا ہے اور اگر چھوڑ دے تب بھی اپنی زبان نکالے رہتا ہے۔

روایت ہے کہ حیوانات داخل بہشت نہ ہوں گے سوائے تین جانوروں کے بلعم کا گدھا، اصحاب کہف کا کتّا اور وہ بھیڑیا جس نے چوبدار کے لڑکے کو کھایا جب ایک ظالم بادشاہ نے چوبدار کو مومنوں کے ایک گروہ کے حاضر کرنے کے لئے بھیجا تاکہ اُن پر عذاب کرے۔ تو اُس چوندار کا ایک لڑکا تھا جس کو وہ بہت دوست رکھتا تھا۔ یہ بھیڑیا آیا اور اُس کے لڑکے کو کھا گیا جس سے وہ چوبدار اندوہناک ہوا اس سبب سے اُس بھیڑیئے کو خداوند عالم بہشت میں لے جائے گا کیونکہ اُس نے اُس چوبدار کو اندوہناک کر دیا۔ الغرض جب بلعم بادشاہ کے پاس پہنچا تو بادشاہ نے اُس سے

خواہش کی کہ اسم اعظم پڑھے اور یوشعؑ کی قوم پر نفرین کرے۔ بلعم نے کہا خدا کا رسولؑ اُن کے ساتھ ہے اُن پر نفرین کا اثر نہ ہوگا لیکن میں تیرے لئے ایک دوسری تدبیر کرتا ہوں یعنی تو بہت سی خوبصُورت عورتوں کو آراستہ کر کے خرید و فروخت کے بہانہ سے اُن کے لشکر میں بھیجدے۔ کہ مردوں میں پیش کریں تاکہ وہ لوگ زنا کریں۔ اس لئے کہ جس گروہ میں زنا زیادہ ہوتی ہے یقیناً خدا طاعون کو اُن کے لئے بھیجتا ہے۔ جب اُس سے ایسا کیا تو یوشعؑ کی قوم نے بہت زنا کی۔ حق تعالٰی نے یوشعؑ کو وحی فرمائی کہ اُن لوگوں نے ایسا فعل قبیح کیا اور میرے غضب کے مستحق ہوئے۔ اگر تم چاہو تو دشمن کو ان پر مسلط کروں اور اگر تم کو پسند ہو تو اُن کو قحط میں ہلاک کروں اور اگر تم چاہو تو ان کو سختی اور عُجلت کی موت سے ہلاک کروں۔ یوشعؑ نے عرض کی خداوندہ یہ فرزندان یعقوبؑ ہیں مجھ کو گوارا نہیں ہے کہ ان پر دشمن کو غلبہ ہو اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ قحط میں مریں۔ لیکن جلدی کی موت میں اگر تو چاہتا ہے تو ان کو معذب فرما۔ تو تین گھڑی میں اُن کے ستر ہزار اشخاص طاعون میں مر گئے۔ روایت کے مطابق اُس کے بعد جبکہ یوشعؑ نے اُن سے جنگ کی اور قریب تھا کہ اُن پر غالب ہو جائیں کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ یوشعؑ نے دُعا کی تو حق تعالٰی نے اپنی قدرت کاملہ سے آفتاب کو واپس کیا یہاں تک کہ وہ لوگ غالب ہوئے تو آفتاب غروب ہوا بالکل اسی طرح پیغمبر آخر الزماںؐ کے وصی امیر المومنینؑ کے لئے آفتاب واپس ہوا۔ روایتوں میں ایک اور واقعہ یوشعؑ کے زمانے کا بیان کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانے میں چار مومن تھے جو آپس میں ایک دوسرے سے وابستہ تھے ایک روز اُن میں سے تین شخص کسی کام کے لئے کسی ایک مکان میں جمع ہوئے۔ پھر وہ چوتھا شخص بھی آیا اُس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ ایک غلام باہر آیا، اُس نے پوچھا کہ تیرا مولا کہاں ہے غلام نے کہا گھر میں نہیں ہے۔ وہ مرد واپس چلا گیا۔ غلام اپنے آقا کے پاس آیا اُس نے پوچھا کون تھا جس نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔ کہا فلاں شخص تھا میں نے اُس سے کہہ دیا کہ میرا مالک مکان میں نہیں ہے تو صاحب خانہ اور اُن تینوں میں سے کسی نے اس بارے میں

کچھ نہ کہا۔ خاموش ہو گئے اور اُس مومن کے واپس چلے جانے کی پرواہ نہ کی اور پھر اپنی باتوں میں مشغول ہو گئے جب دوسرے روز صبح کو وہی مرد مومن اُسی مکان پر آیا دیکھا کہ وہ لوگ مکان سے نکلے اور اُن میں سے کسی کے کھیت پر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اُس نے اُن پر سلام کیا اور کہا کیا میں بھی تمہارے ساتھ آؤں۔ اُن لوگوں نے کہا ہاں آؤ اور روز گذشتہ کے اُس کے آنے اور واپس چلے جانے پر اُس سے معذرت نہیں کی وہ مرد اُن میں مفلس و پریشان تھا۔ اثنائے راہ میں ایک ابر ظاہر ہوا اور اُن کے سروں پر گھرِ گیا۔ اُن لوگوں نے سمجھا کہ بارش ہو گی اس لئے دوڑنا شروع کیا۔ ناگاہ ابر سے ایک منادی نے ندا دی کہ اے آگ ان کو جلادے اور میں جبرئیل ہوں خدا کا رسول۔ دفعتہً ایک آگ ابر سے جدا ہوئی اور اُن تینوں اشخاص پر گری، وہ مرد اُس بلا سے خائف اور متعجب ہوا جو اُن تینوں پر نازل ہوئی اور اس کا سبب نہ سمجھ سکا۔ وہ شخص شہر میں واپس آیا اور حضرت یوشعؑ بن نون کی خدمت میں پہنچا اور آنحضرتؑ سے کل کیفیت بیان کی۔ یوشعؑ نے کہا خدا نے تیرے سبب سے اُن پر غضب نازل کیا۔ اُس کے بعد کہ اُن سے راضی تھا۔ پھر یوشعؑ سے اُس سے روز گذشتہ کے قصّہ کو بیان کیا اُس وقت اُس مرد نے کہا کہ میں نے اُن پر اُن کا یہ فعل حلال کیا اور معاف کیا۔ یوشعؑ نے کہا اگر عذاب نازل ہونے سے پہلے ایسا ہوتا تو اُن کو تیرا یہ حلال کرنا اور معاف کرنا فائدہ دیتا۔ اب تو دُنیا کے لئے اُس سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ شاید آخرت میں اُن کو کچھ نفع بخشے۔

منقول ہے کہ جس شب امیر المومنینؑ شہید ہوئے جس پتھر کو زمین سے اُٹھاتے تھے طلوع صبح تک اُس کے نیچے سے تازہ خون جوش مارتا تھا اور اسی طرح وہ رات تھی جس میں یوشعؑ بن نون شہید ہوئے۔ جب امیر المومنینؑ شہید ہوئے اُسی روز امام حسنؑ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ایّہا الناس اسی رات کی طرح وہ رات تھی جس میں حضرت عیسٰیؑ بن مریمؑ آسمان پر گئے۔ اسی رات کی طرح وہ رات تھی جس میں یوشعؑ بن نون کشتہ ہوئے یعنی اکیسویں ماہ رمضان

۔روایت کے مطابق یوشعؑ کی عمر ایک سو تیئیس سال کی ہوئی اور آپ نے کالبؑ بن یوقنا کو اپنے بعد اپنا وصی و خلیفہ بنایا۔ جیسے موسیٰؑ نے یوشعؑ سے وصیت کی اور اُن کو اپنا وصی قرار دیا اور یوشعؑ بن نون نے فرزند ہارونؑ کو اپنا وصی اور خلیفہ قرار دیا اور اپنے اور موسیٰؑ کے فرزندوں کو خلیفہ نہیں بنایا اس لئے کہ خلیفہ یا امام کا تعین خدا کی جانب سے ہوتا ہے کسی کو اس میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ ایک دفعہ حضرت رسولؐ خدا کے اصحاب میں سے ایک شخص نے ایک نامہ پایا جس کو آنحضرتؐ کی خدمت میں لایا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ندا کریں کہ تمام اصحاب حاضر ہوں۔ پھر آنحضرتؐ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ یوشعؑ بن نون وصیٔ موسیٰؑ نے یہ نامہ لکھا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یقیناً تمہارا پروردگار تمہارا دوست اور تم پر مہربان ہے۔ یقیناً خدا کے تمام بندوں میں سب سے زیادہ بہتر گمنام پرہیز گار ہے اور بدترین خلق خدا وہ ہے جو ریاست باطل کے ساتھ لوگوں میں انگشت نما ہو۔

ترجمہ، بھلا تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا جس نے موسیٰ کے بعد اپنے پیغمبر سے کہا کہ آپ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دیں تا کہ ہم خدا کی راہ میں جہاد کریں۔ پیغمبر نے کہا کہ اگر تم کو جہاد کا حکم دیا جائے تو عجب نہیں کہ لڑنے سے پہلو تہی کرو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم راہ خدا میں کیوں نہ لڑیں گے جب کہ ہم وطن سے (خارج) اور بال بچوں سے جدا کر دیئے گئے۔ لیکن جب ان کو جہاد کا حکم دیا گیا تو چند اشخاص کے سوا سب پھر گئے۔ اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے

﴿۲٤٦﴾ سورۃ البقرۃ

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دں میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کرابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally